رجلك ١١)
مسائل الشربعه
ثرجمه
وسائل الشبعه

تالیف محدث تبحر بختق ملامه الثینج محد بن الحسن الحرالعا کمی فقدس سره

ترجمه وتحشيه فقيه الل بيت آيت الله الشيخ محمد حسين البقى بإكستان

ناشر مكتبة السبطين ـ سيثلاثث ثاؤن سرگودها

جمله حقوق بحق ناشر محفوظ هير

مسائل الشريعية جمدوسائل الشيعه

جلد :

نام كتاب

تاليف محدث بتبحر محقق علامهالشيخ محمد بن الحرالعاملي قدس سره

تر جمه وتحشيه : نقيه الله بيت آيت الله الشيخ محمد سين الجهي ، سر كودها ، پاكستان

كمپوزنگ نظام حيدر (ميكسيما كمپوزنگ سينغر موبائل 03465927378)

طباعت میکسیما پرنتنگ پریس ،راولپنڈی

ناشر مكتبة السطين يسيطلانت نا وك سركودها

طبع اول عربيلانان

ہریہ : ۲۵۰روپے

تعداد : ۱۱۰۰

(2,22)

معصوم يبليكيشنز بلتستان

منتصوكها معلاقه كعرمتك بسكردو بيلتستان

موبائل:0346-5927378

ای میل: maximahaider@yahoo.com

اسلامک بک سینٹر

مكان نبر 2-362 بمكل نمبر 12 °6-6/2 G-6/2 اسلام آياد _ فون: 2602155 - 051

مكتبة السبطين

٢٩٦/٩ - بي بلاك بسيفلا ئث نا وَن ،سركودها

فهرست مسائل الشريعية رجمه وسائل الشيعه (جلد ١٩)

ا مغنبر	خلاصه	بابتبر
r _A	كتاب القصاص	
ľΛ	قصاص کے مختلف ابواب کی فہرست	•
ra l	اصَافَه مَجَانب مترجم عَفَى عنه	•
49	﴿ قصاصِ نفس کے ابواب کی تفصیل ﴿	
	(اس سلسله مین کل ستر (۷۰)باب بین)	İ
r 9	ظلم وجور ہے کسی کوتل کرنا حرام ہے۔	1
** *	محتل حرام میں شرکت کرنا ، اس کے قل کی کوشش کرنا اور اس پر راضی ہونا حرام ہے۔	۲
mm.	الركسي مؤمن كي قل ناحق كوحلال سمجه كراست قل كيا جائة واس سنة آ دمي كافر اور مرقد موجاتا	٣
المالية	مسی استحقاق کے بغیر کسی کو مارنا جائز نہیں ہے۔	۳
P M	انسان کااسے آپ کولل کرنا (خودکشی کرنا) حرام ہے۔	۵
20	انسان کا اپنی اولا د کواور عورت کا اپنی ناجائز اولا د کولل کرنا حرام ہے۔	۲.
۳۵	عورت كيلئة اليى دواء كا استعال كرناحرام ب جس عصل ساقط موجائة أكرچه منوز نطفه اى	ے.
	76-	
7 4	سن کے لئے کسی کو ناحق قبل کرنا ؛ قاتل کو پناہ دینا ، اپنے باپ کے علادہ کسی اور کی طرف اپنے	^
	آ پ کومنسوب کرنا اور اپنے موالی کوچھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنا جائز نہیں ہے۔	
17 2	جو محض کسی بندہ مؤمن کونٹل کرے اس کے ایمان کی وجہ سے تو اس کی تو یہ قبول نہیں ہے ورنہ	9
	قبول ہوسکتی ہے۔	

فرست.	ر بعد ترجمه وسائل الشوعه (حلد ۱۹) معتد المسالية	مسائل الش
مؤنبر	خلاصه	بابرتمبر
PA .	تمل ہے تو بہ میں بیشرط ہے کہ قاتل (اولیاءِ مقتول کے ہاں) قبل کا اقرار کرے اور پھراپنے	1•
	آپ کوقصاص یا دیت اور کفاره کیلئے پیش کرے اور وہ (کفارہ) قبل عمد میں کفارہ جمع ہے اور	
	فتل خطامیں مرتبہ ہے۔	:
P *	قتل عمد قبل خطا اور قتل شبه عمد کی توضیح ؟	. #
ייר .	اس صورت كاسم كرجب سي مخض كے لل ميں دويا دوسے زائدة دي شريك بوں۔	١٣
N. C.	اس مخص کا تھم جوکسی دوسرے آ دمی کوکسی کے تل کا تھم دے؟ (اور وہ قبل کرے)۔	194
la.	ال مخص كا تقم جوابي غلام كوكس آ وي كولل كرف كا تقم دي؟	I۳
గాప	اس مخص کا تھم جودویا دو سے زائد آ دمیوں کو آل کرے؟	16
గాప	ال مخض کا تھم جو قاتل کومقتول کے ولی کے ہاتھ سے چھڑائے؟	14
64	اس مخص کا تھم جوکسی آ دمی کو پکڑے اور کوئی اور مخص اسے قبل کرے؟ اور ایک اور مخص انہیں	14
	و کچه ر با بو؟	
1774	ال مخص كا تكم جورات كے وقت كسى كواس كے كھرسے بلائے اور پھراسے اپنے ہمراہ لے	1/4
	جائے (اور دہ والیس نہ آئے)۔	
12 12	من مدجو چیز درامل ثابت ہے وہ قصاص ہے ہاں البنتہ اگر مقتول کا دلی اور قاتل دیت یا اس	19
	ہے کم وہیش معاوضہ پرراضی ہو جا ئیں تو بیہ جائز ہے؟	٠.
/*4	جو محض ب اختیار کسی پر کرے اور اس سے وہ لل ہوجائے تو اس پر پہی نیس ہے اور اگر اس سے	r.
	اوپر والاقل ہو جائے تو نیچے والے پر پھی ہیں ہے۔	
r*4 ·	اس صورت کا تھم کہ جب کوئی انسان کسی آ دی کوکسی آ دی پر دھکا دے اور وہ (دوسرا) قل ہو	71
	جائے؟ یااس کی وجہ سے کوئی سواری بدک جائے اور اس سے کوئی جان تلف ہو جائے۔	
۵۰	جو مخص چوریا ڈاکو وغیرہ سے اپنا دفاع کرتے ہوئے (انہیں قبل کردے) اس پر نہ قصاص ہے	rr
	اور شدد پیت۔	
•		

نپرست	ز بعير جمه وسائل العبيد (جلد ۱۹) م	مبائل الث
مؤنبر	خلاصہ	<u>باب نمبر</u>
۵۱	جوفض کی عورت سے (زبردی) زنا کرنا جاہے اور دہ اپنا دفاع کرتے ہوئے اس مخض کومل کر	'''
·	وے تواس پر کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے۔	
ar	جو مخص قصاص میں قتل کیا جائے اس کی نہ دیت ہے اور نہ قصاص۔ اور یہی تھم ہر اس مخص کا	414
٠.	ہے جو حدود اللہ میں سے کسی حد میں آتل کیا جائے۔ اور جو حدود الناس میں سے کسی حد میں آتل	
	كياجائے ـ تواس كى ديت بيت المال سے اداكى جائے گى۔	
۵۳	جو مخص کی محرمیں اس لئے جھانے کہ ان کی قابل ستر چیز دل کو دیکھے تو وہ اس کومنع کر سکتے ہیں	ra
	اوراگراصرار کرے تو وہ اس کی آئے بھوڑ سکتے ہیں اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پھراسے قل بھی	
	كريكة بين ـ	
۳۵	جومخص''حذار'' (ڈرواور بچو) کہہ دے اور پھر تیر مارے وہ ضامن نہیں ہے۔	ry .
ه ۲۰	ال مخص كا تملم جوكس سونے والے كے پاس (لواطت كے ارادہ سے جائے اور جب اس كى	12
	'پشت پرسوار ہوتو وہ جاگ جائے اور زور ہے چلائے اور اسے قبل کر دے یا کوئی کسی کے کھر	.
	میں مالک کی اجازت کے بغیر داخل ہواور مالک اسے قبل کر دے؟؟	
۵۵ : .	اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی عظمند دفاع کرتے ہوئے کسی دیوانہ وغیرہ کوفتل کر دے یا	
	اس کے برعکس کوئی و بواند کسی فرزاند کوئل کردے؟ ان دونوں صورتوں میں قصاص نیس ہے۔	1
ra	ال صورت حال كائتم جب كوئى عظمند كسى كوقل كريد اور پھر ديواند ہو جائے يا ديوانل كے عالم	. 19
1	میں کسی کوفل کر ہے۔	'
۵Y	اس قاتل کا تھم کہ جب وہ دیت اوا کرنے کی قدرت ندر کھتا ہو یا مقتول کے وارث قبول ند	P*•
•	کریں؟	
۵۷	جب كوئى برداكسي جھوئے كويا كوئى شريف كسى رذيل كوئل كرية واس سيه قصاص طابت ہوجاتا	P1
•		

أالحاس		
مغنبر	ليدر جمدوسائل الشيعة (جلد ١٩) الله تعديد الشيعة (جلد ١٩) خلاصة	ایل اکثر فمہ [
۵۸ -	جب کوئی بیٹا اتینے باپ یا مال کوئل کرے تو اس سے قصاص ثابت ہو جاتا ہے لیکن اگر باپ) . <u></u>
	بہب ہوں بیں ہے ہو ہوں اور اس مرے وہ اس سے تصاص فابت نہیں ہوتا۔ بیٹے (یا بئی) کوئل کرے یا اسے زشمی کرے تو اس سے قصاص فابت نہیں ہوتا۔	'
- 44	اس صورت حال کا علم کہ جب کوئی مردعورت کو اورعورت مردکولل کردے؟	س ا
ΉI.	اس صورت حال کا حکم کہ جب ایک بچہ اور ایک عورت یا ایک غلام اور ایک عورمت کسی امرد کے	
	قتل میں شریک ہوں؟	,
4F	اند هے آ دمی کے قتل عمد کا تھم؟	
Yr	تصاص کے سلسلہ میں غیر بالغ اور غیر عاقل کا تھم؟ اور اس جادوگر کا تھم جو جادو کرکے سی کونل اقصاص کے سلسلہ میں غیر بالغ اور غیر عاقل کا تھم؟ اور اس جادوگر کا تھم جو جادو کرکے سی کونل	
	\\ \\ \\ \\ \\ \\ \\ \\ \\ \\ \\ \\ \\	
415	جو مخص اینے غلام کونل کرے اس پر قصاص نہیں ہے بلکہ اس پر کفارہ ، تو بد، تعزیر ، اس کی قیمت	, 'P'
	کے برابرصد قد دینا اور ایک سال تک قید کی سزا واجب ہے۔	·
11 "	جو شخص غلاموں کونل کرنے کا عادی ہواس پر قصاص ثابت ہو جاتا ہے۔	۳,
ar	ال فخص كائتكم جوابينے غلام كوعبرت ناك سزاوے؟	٣
ar	غلام کوآ زاد کے قصاص میں قبل کیا جائے گا مگر آ زاد کوغلام کے قصاص میں قبل نہیں کیا جائے گا	ų
• .*	لیکن وہ اس کی قیمت اوا کرے گا۔ مگر مید کہ اس کی قیمت آزاد آؤی کی دیت سے زیادہ ہوتو پھر	
	اس کی دیت ادا کرے گا اور اس پرتعزیر بھی لگائی جائے گی۔	
AA .	اس غلام كافتهم جوكسى آزاد آ دى كوتل كريد؟	ቦ
۲۷,	غلام مدير كا تحكم غلام والا بيدجب تك إس كا آقازنده بي-	ام)
'AF	آ قا کی زندگی میں قصاص اور حدود کے سلسلہ میں ام الولد کنیز کا تھم عام کنیز والا ہے۔	"Y
A F	جس مخض کے دوغلام ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کوئل کر دے تو اس کوئل حاصل ہے	, rr
	كددوسرے سے تصاص لے يا اسے معاف كردے اسے حاكم كے پاس مرافعہ لے جانے كى	
	ضرورت نہیں ہے۔	
79	اس غلام کا تھم جودو باآس سے زیادہ آ زاد آ دمیوں کولل کرے باان کوزمی کرے؟	ሮሴ

فيرست	ليدر جمه وسائل العبط (جلد ۱۹) ما من من من من العبط المناسطة	مسائل الشر
مؤنبر	خلاصه	بابر
ب	مكاتب اور عام غلام كے درميان قصاص كا تھم؟ اور مكاتب اور آزاد كے درميان قصاص كا تھم؟	l, A
·.	اوراس كاتفكم كه جهب اس كانصف آزاد بوجائے؟	
4 1	جب کوئی مسلمان کسی کافر کوئل کرے تو اسے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گامکر یہ کہ وہ ان کے	r۷
	مل کا عادی ہوتو پھر کافر ذمی کے قصاص میں است قبل کیا جائے گا مگر اس کی ویت کی زائد	1
	مقدارذی کے اولیاء سے لینے کے بعد۔	
4r -	يہود ونصاري اور مجوس كے درميان قصاص ثابت ہے۔	M
<u>۷۲</u> ,	جب كوئى نصراني سي مسلمان كونش كرے تو اسے (قصاص) بين تش كيا جائے كا اگر چه وہ بعد	Ma
•	میں اسلام بھی نے آئے اور اگر اسلام نہ لے آئے تو اولیاء کے لئے اس کو غلام بنانا اور اس کا	[
	مال اسپنے قبصنہ میں لینا جائز ہے۔	
2r	ال مخص كا تقلم جوايك اليسيخص كولل كرية جس كا باتحد كثا بهوا بهو؟	۵۰
44	اس مخض کا تھم جوکسی کی دونوں آئیسیں چھوڑ دے اور اس کے دونوں کان بھی کاٹ دے اور	۵1
	عمرائے تل کردے بااس پر دویا دو ہے زیادہ جنابیت <i>یں کرے ایک</i> یا دوضر بت ہے؟	·
۱ ۲۳	جب مقتول کے بعض اولیاء قاتل کومعاف کر دیں یا دیت کا مطالبہ کریں تو ہاتی اولیاء کو قصاص	٥٢
	لینے کاحق حاصل ہے مگر یا قیما ندو دیت کی ادائیگی کے بعد۔	ľ
44	اس صورت حال کا تھم کہ جب (میفول کے) بعض اولیاء چھوٹے ہوں اور بعض بڑے اور	مه
	بڑے معاف کردیں یا بڑے سرے نہوں۔	
۵۵	جب مقتول کے بعض ادلیاء قاتل کو معاف کر دیں تو باقیوں کو اسے قتل کرنے کا حق نہیں ہے	24
•	جب تک زائد دیت (قاتل کے اولیاء کو) اداند کریں۔	
44	سسی بدوی (جنگلی) کیلئے کسی مہاجر کو قصاص میں قتل کرنا جائز نہیں ہے جب تک ہجرت نہ	۵۵
	کرے البت اسے وراثت اور دیت میں ہے حصہ ملے گا اور کسی مؤمن کو غیر مؤمن کے قصاص قترین سے معد	
·	میں قبل نہیں کیا جائے گا۔	
44	عور تول كونه معاف كرنے كاحق ہے اور نہ قصاص لينے كا۔	. PA

فرست	بعيرتر جمه وسائل الشيعه (جلد ۱۹) العير مين مين الشيعة (جلد ۱۹)	مسائل الشر
مؤنبر	خلامه	بابنبر
22	(مقتول) کے ولی کے لئے (قاتل کو)معاف کرنایا دیت وغیرہ پرصلح کرنامستخب ہے۔	52
4۸	جب مقتول کا ولی (قاتل کو) معاف کردے یا صلح کرے یا دیت لینے پرراضی ہوجائے تو بعد	۵۸
	ازاں اے قصاص میں قبل نہیں کیا جاسکتا۔	
۷۸	جو محص قتل ہوجائے جبکہ اس کے اوپر قرضہ ہو مگراس کے پاس مال ندہو۔	٩۵
49	جب ایک ایسے مسلمان کوکوئی مسلمان تل کرے جس کا کافر ذی کے سواکوئی ولی ند ہوتو اگروہ	4.
	ذى اسلام كے آئے تو فيها ورنداس كا ولى امام ہوگا جو جاہے تو قاتل كوتل كرے اور جاہے تو	
	اس سے دیت لے اور اسے بیت المال میں داخل کرے مگروہ قاتل کومعاف نہیں کرسکتا۔	
۸+	جو مخص قاتل کوالیی ضرب لگائے کہ کمان کرے کہ وہ قتل ہو کیا مگروہ نیج نکلے اور ولی اب اس کو	41
	قصاص میں قبل کرنا جا ہے تو پہلے اس سے زخی کرنے کا قصاص لیا جاستے گا۔	
A 1	قصاص میں صرف تلوار سے قبل کرنا ثابت ہے۔ نہ عذاب دینا اور نہ مثلہ کرنا اگرچہ قاتل نے	44
	ابيا كيا ہو۔	
Ar	ا کرکوئی مخص کسی کے خلاف جھوٹی کوائی دے اوراس کے نتیجہ میں وہ مخص قبل ہو جائے تو جھوٹی	444
	موابی دینے والے سے قصاص لیا جائے گا۔	
۸۲	جب جھوٹے مواہ کسی شخص کے خلاف کوائی دیں جسکے نتیجہ میں وہ مخص قتل ہو جائے اور مفتول کا	٦٣
	ولی سب کولل کرنا جا ہے تو بیرجا تز ہے مگر (ایک سے) زائد کی دیت اے ادا کرنا پڑے گی۔	
۸۳	جب (کسی مقتول کا) ولی مرجائے تو اس کی اولا دیا اس کے دوسرے ولی قصاص لینے میں اس	۵۲
	کے قائمقام موں مے۔	
۸۳	قاتل كومقنول كے ولى كے حوالے كيا جائے گا اور وہ اسے قل كرسكتا ہے جبكه اس پركوئى وزرو	77
	وبال شین ہے۔	
۸۳	ان دوغلامول كاتقكم جوابك آ زاد آ دمي كولل كرين؟	14
۸۵	سسی ناصبی شخص کولل کرنے سے بھی مؤمن پر بھی عامہ کے نز دیک قصاص ثابت ہو جاتا ہے	۸۲
	اور نامبی کی تغسیر۔	
		<u> </u>

فرست	بعير جمه وسائل الشيعيه (مبلد ۹۹) الاستون المسائل الشيعية (مبلد ۹۹)	مسائل الشر
مؤنبر	خلاصه	بابنبر
AY	جو من کس آ دی کولل کرے اور پھر دعویٰ کرے کہ وہ اس کی اجازت سے بغیراس سے گھر میں	49
	داخل ہوا تھا۔ یا اس سنے اس کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا تو تصاص ثابت	
	ہوجائے گا اوراس کا وہ دعویٰ بیند (دو کواہول) کے بغیر قبول نہیں ہوگا۔	
۸۷	ہڑی میں قصاص نہیں ہے۔	۷٠
AA	﴿ وعوائے قل اور وہ كس طرح ثابت ہوتا ہے؟ كے ابواب ﴿	
	(اس سلسله ش کل تیره (۱۳) باب بین)	
۸۸	تنل دو عادل کواہوں کی کوائی سے ثابت ہو جاتا ہے۔	. ,
AA	تنل کے سلیلہ میں تنہا بھی اور مردوں کے ہمراہ بھی عورتوں کی گواہی قبول ہے محراس سے دیت	r
	البت ہوگی ند کہ قصاص۔	
A 41	قتل کا اقرار کرنے سے بھی قتل ثابت ہو جاتا ہے اور اس صورت کا تھم کہ جب دو مخص الگ	٣
	الك كسى آدمى كوتل كرف كا اقرار كري نيز اس صورت كالحكم جب كون مخض بهليكسى كوتل	
٠.	کرنے کا اقرار کرے اور پھراس ہے مخرف ہوجائے۔	
4•	اس مورت حال کاتھم کہ جب کوئی مخص سی آ دی کوئل کرنے کا افرار کرے اور پھر آیک اور مخص	۳
	بيا قرار كرے اور يہلے كو برى الذمه قرار دے؟	
91	اس صورت حال کا تھم کہ جسب (وو) مواو کسی مخص کے کسی مخص کو آل کرنے کی مواہی دیں اور	۵
	پھرکوئی اور مخص آ کراس قتل کا اقرار کرے اور پہلے کو بری الذمه قرار دے؟	
91	جب کوئی مخص لوگوں کے از دہام میں مفتول پایا جائے اور یہ پیند نہ جلے کہ اسے کس نے قبل کیا	*
	ہے تواس کی ویت بیت المال سے اداکی جائے گ۔	
95 .	جب قاضی کوئی فیصله کرنے میں غلطی کرے خواہ وہ فیصلہ خون بہانے یا قطع پد وغیرہ سے متعلق	_
	ہوتواس کی دیت بیت المال سے اداکی جائے گی۔	
91".	اس مقنول کا تھم جو کسی قبیلہ میں یا کسی محمر سے دروازہ پر یا کسی بستی میں یا کسی بستی سے قریب یا	٨
	ووبستیوں کے درمیان باسی جنگل میں بایا جائے؟	

П

فبرليت	ييه ترجمه وسائل العبيعه (جلد ۱۹)	مسائل الشر
صغختبر	خلاصہ	بابنبر
91"	جب سی برقل کی تہمت ہو یا شک ہوتو پھر قسامہ ثابت ہوجا تا ہے پس جب قتل کے ، عی کے	. 4
•	یاس بینه (محواه) نه بهوں۔ تو پھروه پیاس مشم کھانے والے مقرر کرے کہ مدی علیہ نے تل کیا	
	ہے اس طرح قتل عمد میں قصاص اور قتل خطا میں دیت ثابت ہو جائے گی۔ مگرید کہ مدعی علیہ] ·
	بچاس قسامے مقرر کرے کہ اس نے قبل نہیں کیا اس طرح پیالزام ساقط ہو جائے گا اور بیت	:
	المال ہے دیت اداکی جائے گی۔	
94	قسامہ کی کیفیت اور اس کے چندا حکام کا بیان۔	10
٩٨	قتل عمداور قتل خطااور قتل نفس اور زخم میں قسامہ کی تعداد کا بیان ۔	U U
99	تنل کے الزام میں کسی شخص کو چھ دن تک قید میں رکھا جا سکتا ہے۔	100
99	سسی غلام کا اینے آتا کے خلاف یا کسی جنایت کار کا اس کی عاقلہ کے خلاف اقرار کرنا جائز	lm.
	نہیں ہے۔	
† ••	🛊 اعضاء کے قصاص کے ابواب 🕈	·
	(اس سلسله مین کل مچیس (۲۵) باب بین)	
1++	مرد اورعورت کا اعضاء و جوارح اور زخمول میں قصاص برابر ہے یہاں تک کہ دیت کے ایک	1
	ثلث تک نوبت چینج جائے پس اس کے بعد مرد کی دیت دوگنی ہو جاتی ہے۔	
[•]	اس مرد کا تھم جو کسی عورت کی آ تکھ چھوڑے اور اس عورت کا تھم جو کسی مرد کی آ تکھ چھوڑے؟	۲
1•1	اس غلام کا تھم جوکسی آزاد آ دمی کوزخی کر ہے؟	٣
1•1	اس آزاد آ دی کا تھم جو کسی غلام کو زخم لگائے یا اس کا کوئی عضوقطع کر دے؟	٠ - ١٠
1•17	غلامول کے زخمول کا محکم؟	ه ۱
1•1" .	اس غلام کا تھم جس پر پچھ قرضہ ہواور وہ کسی آزاد آ دمی کی آئکھ چھوڑ دے۔	۲
1+1"	غلام مکاتب کی اس جنایت کا تھم جو وہ کسی آزاد یا غلام پر کر ۔۔۔ جب کوئی مسلمان کسی کافر ذمی کو زخم لگائے تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ وہ اس کی	4
1+14	جب كوئى مسلمان كسى كافر ذمى كوزخم لكائة تواس ست قصاص نبيس ليا جاسة كا بلكه وه اس كى	. А
	ویت اوا کر ہے گا۔	ļ.

أدريا	الشريعية ترجمه دسائل الشيعه (جلد 19)	مسائل
منځنبر	مر ما مه	باب
1+1"	ال مخص کا تھم جواپی ہیوی کی شرم گاہ کاٹ دے اور اس کی دیت بھی ادانہ کرے؟	9 .
1+4	جب کوئی مخص کسی آ دمی کی انگلیاں کاٹ دے اور کوئی اور آ دمی اس کا منے والے کی مخصلی کاٹ	1•
	و التواس دوسرے آدمی کا ہاتھ کا ٹا جائے گا اور جس کا ہاتھ کا ٹاھیا تھا وہ پہلے مخص کی الگلیوں	
	کی دیت ادا کرے گا۔	
f+∆	اس قصاص کی کیفیت جب کوئی انسان کسی کی آئے پرتھیٹر مارے اور اس سے پانی جاری ہو	6
	ا جائے؟	
(+Y	دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں قصاص ثابت ہے اور جو کوئی کسی انسان کا دایاں باز و کائے	% I *
	(قصاص میں) اس کا داماں باز و کا ٹا جائے گا۔ اور اگر اس کا داماں بازونہ ہوتو پھر بایاں کا ٹا	•
	جائے گا اور اگروہ بھی نہ ہوتو اس کا پاؤں کا ٹا جائے گا اور اگر وہ بھی نہ ہوتو پھر دیت دی جائے	
	کی اور یمی حکم اس صورت کا ہے کہ جب کوئی کیے بعد دیگرے کی آ دمیوں کا ہاتھ کانے؟	
1•4	عداً زخم لگانے اور اعضاء تطع کرنے میں قصاص ثابت ہے تمرید کہ دونوں فریق ویت وینے	1944.
,	لینے پر رامنی ہو جائیں یا اس ہے بھی تم یا بیش پر؟	
I+A	ہاتھ کے توڑنے میں قصاص نہیں جبکہ ٹھیک ہوجائے اور یہی تھم بیج کے دانت کا ہے کہ جب	16
•	دوبارہ اُگ آئے ہاں البندان میں دیت ثابت ہے۔	
(+A	اگر کوئی کانا (کیک چیثم گل) آوی کسی منج العین آوی کی آگھ پھوڑ دیے تو اس میں قصاص ثابت	ام
	ہے مگراس کی نصف دیت واپس لوٹائی جائے گی۔ خوص من میں تاتات ہے ہے۔	
.l+¶	زخم کی مخصوص تین قسموں (۱) جا کفیہ (۲) منقلہ، (۳) اور مامومہ میں قصاص ثابت نہیں ہے۔ ک دُصحہ لِعد کند رہ ہے ۔ یہ ہے۔	H
11+	جب کوئی سیح العین کسی کانے کی آئے بھوڑ ڈالے تو مجروح کو جارح ہے صرف ایک آئے گھے ہے۔	14
	قصاص کینے کاحق حاصل ہے نہ کہ دونوں میں جبکہ جانی نصف دیت بھی اوا کرے گا۔	\ ·
•	let	1

فرست	بدرتر جمه وسائل الشيعه (جلد ۹)	مسائل الثر
مؤنبر	خلاصہ	بابنبر
11•	جس مخص کے خلاف چوری کرنے کی دو کواہ عمدا جھوٹی کوائی دیں اور اس طرح اس (ب	IA
• .	تصور) كا باتحدكات ديا جائے تو اس سے قصاص تابت ہوجاتا ہے اور وہ زائد ديت واپس	
	كركے دونوں كوابول كے ہاتھ كاٹ سكتا ہے اور اگر عدا جھوٹی كوابى ندويں تو وہ ديت كے	
•	صامن ہول گے۔	
H	کوڑا مارنے سے قصاص فابت ہو جاتا ہے اگر چہ ملطی سے حد جاری کرنے میں زیادتی کر	19
	بينهـ	
THE S	جو مخص کسی کے پید کواس قدر دبائے کہ اس کا کپڑوں میں پاخانہ نکل جائے اس سے تصاص	۲۰
	ثابت ہوجاتا ہے۔اگر دیت کا ایک ثلث ادا نہ کرے۔	
Ш	جس مخض کوامام کے تھم سے قصاص میں قتل کیا جائے اس کی کوئی دیت نہیں ہے نہ قتل کی اور نہ	"Pt"
	زخم کی۔	
TIP	قصاص کا تھم اعضاء میں، زخموں میں، مسلمانوں اور کافروں میں، مردوں اور عورتوں میں،	. **
	آ زادوں میں اور غلاموں میں اور بچوں میں۔	
II r	جو مخص کسی آ دی کا کان کائے اور پھراس سے قصاص لیا جائے پھر جنابت کاراس کئے ہوئے	11
	کان کوجوڑ دے اور وہ جڑ جائے تو جس پر جنایت کی گئی تھی وہ اسے دوبارہ کاٹ سکتا ہے۔	·
HY	ہڑی سے سلسلہ میں قصاص فابت نہیں ہے۔
1190	اس مورت کا تھم کہ جب دو مخص ایک آ دی کا ہاتھ کا ٹیس یا ایک مخص دوآ دمیوں کے ہاتھ	70
	-2-16	
97	كتاب الديات	
III	﴿ ويات نفس ك ابواب ﴾	
	(اسسلمدين كل چيس (۱۲۲) باب بيس)	
Her .	ایک آ زاد مسلمان مرد کی دیت ایک سواونث، یا دوسوگائیں یا ایک ہزار بکریاں یا ایک ہزار	
	طلائی دینار، با دس بزار درجم یا دوسو جوز یه کیزید بین _	
	<u></u>	

فهرست	نشر بعدر جمد دسائل الشعب (جلد ۱۹)	مسائل ا ^ا
مؤنبر	خلاصه	<u>ہاپ نم</u>
IIT	تحق عمد وخطاءاور قمل شبه عمد کی دیت میں اونٹوں کے من وسال کی تفصیل ۔	ř
IIZ	جومخص محترم (حار) مهینوں میں کسی کونل کرے اس پر ایک کمل دیت اور ایک مکث اور مسلسل	۳
, .	دو ماہ کے روز ہے اور وہ بھی انہی محترم مہینوں میں واجب ہیں۔	
. II A	۔ عمل خطا کی دیت تین سال میں اور قل عمد کی دیت ایک سال کے اندر واجب الاواء ہوتی ہے۔	, r
ВA	عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔	۵
(1 9	غلام کی دیت اس کی قیمت ہے تکرید کہ وہ آزاد آ دی کی دیت سے بڑھ جائے تو پھرزیادہ تعداد	۲
	ساقط ہو جائے گی اور اگر غلام (مقتول) قاتل کا اپنا غلام ہوتو اس پر اس کی قیست ادا کرنا	
	واجب ب جے مدقد کیا جائے گا۔	
. 11'+	اگر قاتل اور (مفتول غلام کے) آتا کے درمیان غلام کی قبت میں اختلاف ہو جائے تو	. 4
	(قیمت پر) بینه پیش کرنا آقا پر لازم ہے اور جب وہ موجود نہ ہوتو پھر قاتل قتم کھائے گا۔ ممریہ	
	کہ وہشم کو آتا پرلوٹائے۔ نیز اس کی وہ قیمت معتبر ہوگی جو آتل کے وفت بھی۔	
fr•	جب کوئی غلام کسی کوفل کرے یا کوئی جنایت کاری کرے توجس پر جنایت کی مٹی ہے وہ اس کا	٨
	مالك بن جائے كايا اس كى كسى اتنى چيز كامالك متصور ہوگا جواس كى جنايت كے برابر ہو۔ كريہ	
	كراس كا آقا اس كا فدييه اوا كرو اور ما لك پر اين اس غلام ك پيش كرنے يا اس كى	
	قیت ادا کرنے سے زیادہ کھے لازم نہیں ہے۔	
Iri .	غلام مدتر کا تھم جب کسی کوخطاء تمثل کرد ہے؟	
IFF	غلام مكاتب كانتكم جبكة تل موجائ يا خطاء تل كرے اور جس كا بعض حصه آزاد مو چكا مواس كى	1.
	دیت بھی مبغض ہوگی اور اس صورت کا تھم جب کہ اس کا نصف آزاد ہو چکا ہو۔	
IFF	اں ام الولد کنیز کا حکم جواسینے مالک کوشبہ عمد کے طور پریا خطا محص کے طور پر قبل کر دے؟	
iro	جب سی قاتل غلام کواس کا آتا آزاد کردیتواس کا آزاد کرنامیح موگا اوروه دیت کا ضامن	11"
	<i>يوگا</i>	
Itt	یبودی، نصرانی اور مجوی کی دیت برابر برابر ہے لیعن سب کی آئے تھ سودرہم ہے۔	1 12
·		<u> </u>

فرسي	بعير جمه وسائل المصود (جلير ١٩)	مساكل الثرا
مونبر	خلاصہ	بابنبر
Irà	جس شخص کو اہل ذمہ کے قتل کرنے کی عادت ہواس پرمسلمان والی دیت (دس ہزار درہم) ادا	الما أ
	كرنالازم بے يا جار ہزار درہم جس طرح امام مناسب مجھيں۔	
IPY .	ولد الزناكي ديت كابيان؟	۱۵
ITY	کا فر ذمی کے سوااور کسی کا فرکی کوئی دیت نہیں ہے اور اگر ذمی شرا نظ ذمہ سے خارج ہو جائے تو	. 14
	پھراس کی بھی کوئی دیت نہیں ہے۔	
IFY	اگر کوئی کا فر ذمی کسی مسلمان کونتل کر دے اور پھر اسلام لے آئے تو اس کا ولی اس قاتل کو اپنا	14
	غلام بناسكتا ہے اور اس كا مال بھى لے سكتا ہے۔	
172	ایک ذمته عورت کے جنین کی دیت اس کی اپلی دیت کا دسوال حصہ ہے اور کسی چوپائے کے	IA
	جنین کی دیت اس جانور کی قیمت کا دسوال حصہ ہے۔	
11'4	وہ کتے جن کی دبیت مقرر ہے اور پھر دیت کی مقدار؟	19
177	خنثی مشکل کی دیت مرداورعورت کی دیت کا نصف نصف ہے۔	F *
II/A	نظفه، عُلقه (خون منجمد)، مضغه (موشت كالوهمرا)، عظم (بدى والا) اورجنين (بورے بچه كی	71
·	صورت) کی دیت کا بیان ۔	
IF9	ناصبی کی دیت کا تذکرہ جبکدامام کے اون کے بغیر آل کیا جائے۔	rr
11**	دیت کا مال میت کے اپنے (ذاتی) مال کی طرح ہے جس سے اس کے قرضے ادا کے جا تیں	rm
	مے اور اس کی وسیتوں بڑمل درآ مد کیا جائے گا۔	
11	ال مسلمان كاتفكم جوسرزمين شرك مين قتل كرويا جائے۔	tr
IFF	﴿ منافت كموجهات واسباب كابواب ﴿	
	(اسلىلەم مىڭ چوالىس (۱۲۸۸) باب بىس)	
ijer.	جب کوئی شخص تنہا کوئی جنابت کرے یا کسی کے ساتھ مل کرتو اس سے صانت ثابت ہو جاتی ہے	1
	اور اس صورت حال کا تھم کہ جب جار آ دمی نشہ کریں اور پھر یا ہم لڑ پڑیں پس دوقل ہو جا نمیں	
	اور دوزخی ہو جائیں؟	

فيرست	شر پورتر جمه دسائل الشبعه (جلد ۱۹) مناه میساند میشاند میشاند در است میشاند	4
مغنبر	خلامہ	<u>ز</u>
۳۳	اس صورت حال کا تھم کہ جب کہ ایک بچہ غرق ہوگیا اور تین آ دمیوں نے دو آ دمیوں کے	
	طلاف موابی وی کدانہوں نے اسے غرق کیا ہے اور دو آ دمیوں نے خود ان تین سے خلاف	
	گوانی دی؟	
Here	اس صورت حال کا تھم کہ جب تین آ دی کوئی دیوار گرا رہے ہوں اور وہ دیوار ایک آ دی پر گر	
	جائے اور وہ مرجائے؟	
المالية	اس صورت حال مکائم کہ جب کوئی مخص کسی شیر کے شکار کے لئے مہرا کڑھا کھودے اور پھراس	
	میں گر جائے اور وہ دوسرے مخص کو پکڑے اور دوسرا تیسرے کو اور تیسراچو تھے کو اور پھرشیرسب	
	کوچیر بھاڑ دے۔ مرسر میں میں	
ITTY"	جب کوئی آ دمی کسی مخص کو دھکا دے کر دوسرے آ دمی پر گرائے اور وہ دونوں قبل ہو جا کیس تو بیہ	
	دونوں کی دیت کا ضامن ہوگا اور یہی تھم اس صورت کا ہے کہ جب وہ ایک کوئل کرنے اور اگر	
•	کوئی مخص کسی پر بلا اختیار گرجائے (اور دوسرا مرجائے) توبیہ ضامن نہیں ہے۔	٠.
124	ا پنے دفاع میں چور وغیرہ کا قاتل ضامن نہیں ہے اور صانت کے چندا حکام۔	
iro .	جب کوئی لڑی کسی دوسری لڑی پرسوار ہوا در کوئی تیسری لڑی پہلی لڑی کولکڑی وغیرہ مار کر اے	
	ورائے اور دہ بلا اختیار اس طرح جست لگائے کہ اس کی پشت پر سوار لڑی کر کر مرجائے تو اس	
	کی آدهی دیت ڈرانے والی پر ہوگی اور آدهی اس پر جس پر وہ سوار تھی اور اگر بیاسواری ب	
•	مقصد تقی تو پھراس ہلاک ہونے والی لڑکی کی ایک ٹلٹ ساقط ہوگی اور دو ٹلٹ ان دونوں پر	
	لازم الا داء ہوگی۔ فخم میں مدم میں تاریخ	
IPM	جو مخص اپنی ملکیت میں (ضرورت کے تحت) کنوال کھودے اور اس میں گر کر کوئی مخص مرجائے تعدید میں مند میں مصرف سے سے میں کا استعمال کے تعدید کا میں میں کا میں میں میں کا استعمال کا میں میں میں استعمال	
	تو بیہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ بیر کنوال کسی شارع عام پر کھودے یا کسی اور کی ملکیت میں ا کمیں تاہم در میں میں	
	کھود ہے تو پھر ضامن ہوگا۔ - کا کہ میں کا کہ میں	
1172	جوکوئی راستہ پر کوئی ایسی چیز رکھے جو ضرر پہنچائے تو وہ ہر اس چیز کا ضامن ہوگا جو اس کی وجہ ا تاریخ میں نہ میں	
•	سے تلف ہوگی۔ نیز سوار اور پیادہ کے چلنے کا مقام۔	

مؤنبر	څلامه	بابنبر
172	جو خص اینے سر برکوئی (بھاری) چیز اٹھائے اور اس کی دجہ سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو وہ اس	1•
	كا ضامن بوگا خواه وه كسى كى جان بو ياكونى اور چيز؟	
IPA	جوفض این محمر کا پرنالہ یا پاخانہ وغیرہ کا راستہ باہر کی طرف نکالے تو جو چیز اس کی وجہ سے	н
	تنف ہوگی وہ اس کا ضامن ہوگا۔	:
IM	اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی کسی غلام کو مزودری کیلئے لائے یا کسی غلام کو ما تک کر کام	IP.
	کے لئے لائے یا آزاد بیچے کولائے اور وہ کوئی چیز خراب کرویں؟	
1174	آزاد چھوڑے ہوئے جانور کا مالک اس کے نقصان کا ضامن نہیں ہے البنتہ اس کا سوار اس	195
	نقصان كاضامن موكا جوجاتے ونت يا آتے وقت الكے يا بچھلے ياؤں سے كسى كو پہنچائے گا اور	. '
	يبى محم اس كة سع اور ييج چلنے والے آدى كا بے كدوہ اس كے الملے بچلے ياؤں سے چہنے	
٠.	واليے نقصان وزياں كا ضامن ہوگا۔	· .
ll.	مست اونث كا مالك اس كى جنايت كا ضامن ہے بال البت ملى باركى جنايت (الملمى كى وجه	۲۹۱
	ے) معاف ہے۔	
II*•	جوکسی سواری کواس کے سوار سمیت جمگائے تو وہ اس نقصان کا ضامن ہوگا جواس وجہ ہے انہیں	۱۵
	بنج گا۔ اور یک علم اس صورت کا ہے کہ جب دیوار پر بیٹے ہوئے کوکوئی ڈرائے؟	
im	اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی مخص اپنے غلام کو باکسی یتیم کوسی سواری برسوار کرے (اور	- 17
	پھروہ سواری کوئی نقصان کر ہے؟)۔	
اسما	جو خص کسی کے گھر میں دن کے وقت صاحب خانہ کی اجازت سے داخل ہواور اسے کتا کا ث	14
	لے تو وہ منامن ہے اور اگر اجازت کے بغیر داخل ہوتو پھروہ ضامن نہیں ہے۔	
IM.	اس صورت حال کانتم که جب کوئی بچیسی گھر میں داخل ہوا در پھر کنویں میں گر جائے؟	f A
irr	اس صورت حال کاتھم کہ جب ایک جانور دوسرے جانور پر جنابیت کاری کرے؟	19
199	جب سواری یا بار برداری کے جانورکو مالک نے مضبوطی سے با تدھ رکھا ہواور وہ کسی کوتا ہی کے	ř • .
	بغیرچھوٹ جائے اور کسی انسان کو مار ڈاسلے تو اس کا مالک ضامن نہیں ہے۔	

فيرست	شريعه ترجمه وسائل الشيعه (جلد ۱۹) شريعه ترجمه وسائل الشيعه (جلد ۱۹)	مباكرال
مغنبر	خلاصه	بابنبر
الماما	اس صورت حال کا علم جب کوئی عورت اینے کسی دوست کو کھر میں داخل کرے (اور جب شوہر	FI
	کو پہتا چلے تو) وہ اس مخص کو آل کر دے اور عورت شو ہر کو آل کر دے؟	
II'''	جب كوئى عورت (غلط طورير) منت مانے كداس كى ناك بيس تكيل ۋال كراسے كمينجا جائے كا تو	FF
	اگراس کی ناک چیری جائے تو جانور کا مالک ضامن نہیں ہے۔	
IMM	جو مخف لوگوں کے جمع میں قتل ہوجائے اور پانا نہ چلے کہاسے س نے قتل کیا ہے تو اس کی دیت	rm
	بیت المال سے ادا کی جائے گی اور میل والا ضامن نہیں ہوتا۔	
Ira	انسانوں كاعلاج كرنے والا (طبيب) اور جانوروں كاعلاج كرنے والا (بيطار) منامن ميں	* (**
	جب تک مالک سے (انسان یا حیوان کی موت کی صورت میں) پینگی برأت عاصل ندكرلیں۔	
	اور یکی محکم ختنه کرنے والے کا ہے اور جھوٹا گواہ ضامن ہوتا ہے۔	
Ira	ان دو گھوڑ سواروں کا تھم جبکہ آپس میں فکرائیں اور ان میں ہے ایک ہلاک ہو جائے۔	. ra
in'y	خزیر کے قاتل اور چنگ ورباب کے توڑنے دالے کا تھم؟	74
IMA	خچرکے مارنے کی دیت کا تذکرہ۔ ور سے سے	M4 .
ngy -	ایس مخض کا تھم جو کسی مدد سے طلب گار کی فریادرس کے لئے جائے اور راستہ میں کوئی جنابت	17/
	<u></u>	!
16%	دایہ کے بچہ کے ضامن ہونے کا تھم؟ ور سے سے سے	. rq
In/A	ال مخض کائتم جوکسی حاملہ عورت کو ڈرائے اور وہ حمل کو گرا ڈے اور بچے مرجائے؟	100
IM4	اس صورت کا تھم کہ جب میال ہوی ایک دوسرے پرخی کریں جس کی وجہ سے وہ مرجا کیں یا	۳1
	ایک دوسرے پر کوئی جنایت کریں؟	
1∆+	کنوی ، چوپایداورمعدن (کان) کی جنایت کا بیان؟ پر	PT
10+	تاصبی کی منهانت اور اس کی ویت کابیان ۔ 	prp.
101	ال صورت حال كالحكم كدجب قاتل اسلام لائ ياغيرمؤمن مستبعر (مؤمن) ہوجائے؟	. Pri
•		

فرست	بعير جمه وسائل الشيعيه (طلد 19) المساون المساون	مسائل الشرا
مؤنبر	خلاصه	يابنبر
ist.	جوفض کہیں کوئی جا ور پائے اور اسے اس ارادہ سے پکڑے کہ اسے اس کے مالکوں تک	ro
	بہنچائے گا اور وہ سی متم کی کوتا ہی ہے بغیر ہلاک ہوجائے تو بیر منامن نہیں ہے۔	
IDT	جو مخص رات کے وقت کسی کو گھرے باہر بلائے وہ اس کے واپس لوٹانے کا ضامن ہے اور جو	, my
•	مخص قاتل کو حاکم سے چھڑا کر لے جائے اس پر واپس لوٹانا واجب ہے اور اگر نہ لوٹا سکے تو پھر	
	ویت کی اوا لیکی لازم ہے۔	·
101	جب کوئی مخص کسی سواری یا بار برداری کے جانور کو اسپنے دفاع کی خاطر ڈاسنٹے اور وہ ہلاک ہو	72
· .	جائے یا کسی کو ہلاک کروے تو وہ آ دمی ضامن نہیں ہے۔	
ior	اس اند سے کا تھم جو پہلے قائد (سینجے والے) کامختاج نہ تفا مگراستے کسی نے ڈرایا اور خوف دلایا	rà
	كهاب وه قائد كامختاج بوكميا؟	
101	ا کیک اونٹ میں ان شریکوں کا تھم؟ جب ان میں سے کوئی ایک اس کا گھٹنا باندھے اور اس کا	ma
	كوئى عضونو ث جائے۔	
iam	چو پائے کا مالک اس نقصان کا ضامن نہیں ہے جو وہ دن کے وقت کرے ہاں البتہ وہ اس	۴.
	نقصان کا ضامن ہے جو وہ رات کے وقت کرے۔ وریس	
IOM No.	جو محض کسی اور کے محر میں آمک روشن کرے وہ اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ضامن	ام
١۵۵	جب کوئی جارح جارحیت کرے اور وہ زخم جال تلفی تک پہنچ جائے تو اس سے صانت ثابت ہو	٣٢
	جاتی ہے اور اگر دو آ دی زخی کریں تو پھر دونوں پر دیت نصفا نصف واجب ہوگی اگر چہ زخموں	•
	میں تفاوت ہو۔	
١۵۵	جب دو آ دمی کسی سواری پر سوار ہوں تو وہ سواری کی جنابیت کے تاوان میں برابر کے شریک ہیں ا	ساما
	اور جو تیرانداز پہلے کہددے کہ بچو وہ ضامن نہیں ہے۔ هند سیم	
٢۵١	اس مخص کاتھم جواپی ہوی سے مقاربت کرے اوراس کا افضا کردے۔	41/4
•		

۲۱ منا شـ	لشريعة ترجمه وسائل العبعه (جلد ۱۹) ر	مسائل ال باب نمبر
وجوارح کی دیات کے ابواب ک	···	<u> </u>
لله يس كل افعة اليس (١٨٨) باب بيس)		
موسے (جیسے سر، زبان اور ناک یا ذکر) اس میں بوری ویت	- A	
ا من المحين، دو ماتھ وغيره) ان دوبوں ميں پوري ديت ہے اور	ہے اور جو دوعضو ہیں (جیسے دو آ	,
موائے دوخصیوں اور ہونؤں کے اور دیگر دیات کے چندانسام		
	کا تذکرہ۔	
	آ تکھوں کی بلکوں ، ابرؤوں اور کنپنڈ	۲
اس سکے بالکل زائل ہوجانے کی دیت اوراس کا امتحان س	آ تکھ کی دیت، بینائی میں نقص یا	٣
یس قسامه کا بیان؟ م	طرح ليا جائے گا؟ اور اس سلسله:	
چیز اوراس کے پھوڑنے کا بیان۔	ناک کی دیمت اس میں محصفے والی	۳
	دونوں ہونٹوں کی دیت کا بیان۔	۵
	رخساراور چېره کې د بيت کابيان ـ پ	*
	کان کی دیات کا بیان۔	4
	دانتوں کی دیات کا بیان۔	۸
-	ا ہنسلی اور کا ندھے کی دیات کا بیان. نہ سریر	4
	ہاز و اور کہنی کی دیت کا بیان ۔ میند سیند سیند	1•
·	کلائی، نیننج اور مشلی کی دیات کا بیاا	-
کا بیان۔	وونول ماتھوں کی اٹکلیوں کی دیاہے' اس سے	۱۲
	سینداور پیلیوں کی دیات کا بیان۔	1900
	پشت کی دیت کابیان۔ سر	ا الم
	سرین اور ران کی دیت کابیان۔ سمد سال میں	10
ن - ٠	مستمضنه، پنژلی اور مخنه کی دیات کا بیاا	14

مؤنبر

144

ioZ

109

14.

14.

H

IHE

141

1414

140

۱۲۵

144

174

149

14.

14+

141

قرست 	بعد ترجمه دسائل الشيعه (حلو ۱۹) معال المنظمة ا	مسائل الش _ر
موثبر	خلاصہ	ياب نمبر
121	يا وَل اوراس كى الكليوس كى ديات كابيان _	14
, I4M	خصیتین ، آماس خصید، کبراین ،عیب اوراس سلسله میں قتم کھانے اور مرد شکے سرپیتان کی دیات	- IA
	كابيان.	
124	نطفه، علقه (خون منجد)، مضغه (گوشت كالوهرا)، بثري كا بچه، ندكر بو يا مؤنث يا معتبه كو	19
	مرانے یا است زخم لگانے اور عزل (مادة منوب كے رحم سے باہر كرانے) كى ويات كابيان -	
.144	جو مخص کسی حاملہ عورت کو پیٹے جس کی وجہ نہے اس کاحمل ساقط ہو جائے علقہ ہو یا مضغہ۔ تو اس	r.
	مخص کے لئے دیمت کی جگہ ایک غلام یا ایک کنیز کا چیش کر دینا کافی ہے۔	:
141	کنیز کے جنین کی ویت جبکہ شکم ماور میں مرجائے اس کی دیت اس کی مال کی قیمت سے دسویں	141
	حصد کا نصف ہے اور اگر وہ اسے زندہ سقط کرے اور پھر مرجائے تو اسکی دیت اسکی قیمت کا	
. * - *	وسوال حصہ ہے۔	
149	کافر ذی کی آ نکھی دیت جارسو درہم ہے اور ذمید کے جنین کی دیت اس کی قیمت کا دسوال	rr
	ا حصہ ہے۔	
149	جو مخص اپنی بیٹی کو پینٹے جس کی وجہ ہے اس کاحمل سقط ہو جائے اور وہ (بیٹی) اس کی دیت میں	۲۳
	ے اپنا حصہ (ایک مکٹ) اسے معاف کر دیے تو جائز ہے مگر وہ اس دیت کے دو مکٹ اس کے	
	شوہر (اپنے داماد) کواوا کرے گا۔	
I A + -	مردہ (یااس جیسے) آ وی کے سرکا سٹنے کی ویت کا بیان۔	٣٣
IAI -	سسی بھی مؤمن کی میت پر جنابت کاری حرام ہے جیسے اس کا سرقلم کرنا وغیرہ۔	ra
IAT	آ زاداور کنیزی اِ فضاکرنے کی دیت کا بیان۔	ry
JAP -	كانے مخص كى ايك (صحيح) آئكھ پھوڑنے بركامل ديت واجب ہے۔	14

نهرست	الشريعية جمه وسائل الشيعه (جلد ۱۹)	ميائل!
مغنبر	م خلاصه	<u>باب ثم</u>
IAP	مثل شدہ ہاتھ کے کاشنے میں (پورے ہاتھ کی) دیت کا ایک ٹکٹ واجب ہے اور بہی عکم شل	M
	شدہ انظی کانے کا ہے (کہ اس میں پوری انگلی کی دیت کا ایک ثلث واجب ہے) اور اگر یہ	
	جنایت کاری کوئی غلام کرے تو اسے جنایت میں غلام بنایا جا سکتا ہے یا جنایت کاری کی مقدار	
	کے مطابق اس کا سیجھ حصہ غلام بنایا جا سکتا یا پھراس کے آتا ہے اس کی جنایت کاری کی	
	ریت لی جا سکتی ہے۔	
IAľ	کانی آ کھے کے اندروسنس جانے اور بے نور آ نکھے کے چھوڑنے کی دیت کابیان۔	44
IAM	عورت کے (سرکے) بال مونڈ نے سے اس کا زرمبر ادا کرنا پڑتا ہے اور یبی تھم کسی کی بکارت	***
	کوزائل کرنے کا ہے اور اگر دوبارہ بال نہ آگیں تو پھر کامل دیت واجب ہوتی ہے۔	
۱۸۵	محویث آ دمی کی زبان کاٹے سے دیت کی ایک تہائی واجب ہوتی ہے اور اس طرح حصّی ہے دمی	141
	کا آلہ یا حصیتین کا نے سے بھی دیت کی ایک تہائی واجب ہوتی ہے۔	
· FAI	تعصیتین کے آماس، ناف کے شکاف اور ہرقتم کے (بدنی) شکاف کی کہی دیت ہے (اس عضو	۳۲
	ا کی) دیمت کی ایک تہائی ہے۔	
PAE	نے کے دانت کی دیت کا بیان ۔	PP
142	ال صورت حال كانتم كه جب كى غلام يركى كى جنايت كارى اس كى بورى قيمت برميط موجي	777
	اس كى ناك كائى جائي يا آله تناسل؟	
184	بچے کے آلداور نامرد کے آلدکو کاشنے پر پوری دیت واجب ہوتی ہے۔	ro
114	عورت کی شرم گاہ کا نے پر پوری دیت واجب ہوتی ہے۔	۳۲
IAA	سمسی کی ڈاڑھی مونڈنے میں پوری دیت ہے بشرطیکہ دوبارہ نہ اُگے اور اگر دوبارہ بال اُگ	12
	آئیں تو پھر دیت کی ایک تہائی ہے اور اگر مرد کے سرکے بال اس طرح مونڈ نے جائیں کہ	
	دوبارہ ندا کیس تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر کوئی کسی مخض کے پیپٹ کو اِس طرح رکڑ ہے کہ	1
	اس کا کپڑوں میں پاخانہ لکل آئے تو اس میں ایک تہائی دیت ہے۔	
· .		
		1

نیرست	بعية رجمه وسائل الشيعة (جلد ۱۹) والمدروس بالمسالة المسالة المس	مسائل الشر
منحتبر	خلاصه	بابنبر
IA 9	بورے دانت تو ڑنے میں پوری دیت ہے اور وہ اٹھا کیس دانتوں پرتقسیم ہوتے ہیں اور تقسیم کی	PA.
	كيفيت كابيان؟ اورزا كدوانتول كاتحكم؟	
19+	دونوں ہاتھوں کی الکلیوں میں دیت ہے اور اسی طرح دونوں پاؤں کی الکلیوں میں بھی دیت	mq
	ہے اور بیکل دس دس الکلیاں ہیں۔ اور ان سے زائدیا کم الکیوں کا تھم؟	l
191	وانت کی دیت جبکہ اے چوٹ لگائی جائے مگر وہ گرے تو نہ کیکن سیاہ ہو جائے۔	۴.
191	ناخن کی دیت کابیان ۔	ابم
191	الكليول كے اور انگو تھے كے جوڑول كى ديت كابيان۔	Mr
197	کان کی لو (کاٹنے) کی دیت کان کی دیت کی ایک تہائی ہے۔	سومم
iam	مرداورعورت کے اعضاء کی دیت اس وقت تک برابررہتی ہے جب تک پوری دیت کے ایک	~~
	ممث تک نہ پہنچ جائے۔ بعد ازاں مرد کے اعضاء کی دیت عورت کے اعضاء سے دوگی ہو جاتی	
191"	شوہریا آتا کے سوا اگر کوئی اور مخص مجامعت وغیرہ سے کسی اڑکی کی بکارت زائل کرے تو اس پر	ന്മ
	دیت لازم ہے۔	
1917	عورت کے بیتان کا شنے میں عورت کی آ دھی دیت لازم ہے۔	44
1917	جانور کی آ کھے پھوڑنے کی دیت اس کی موجودہ قیمت کی ایک چوتھائی ہے۔	٣4
1914	خِراش میے تاوان کا بیان اورمومن کی پیشکی اجازت کے بغیر اسے خراش پینچانا جائز نہیں ہے۔	ďΛ
197 ·	🛊 منافع کے تلف کرنے کی دیات کا بیان 🔖	•
· .	(اس سلسله مین کل چوده (۱۴۴) پاپ بین)	
PPI .	ساعت، آواز اوراعضاء کوشل کرنے میں پوری دیت لازم ہے۔	1
PPI	جس محص كواس طرح بيمًا جائے كه اس كے كلام ميں پر كھنتص واقع ہوجائے (كم بعض الفاظ اوا	r
	نه کر سکے) تو دیرے کوحروف کی تعداد کے مطابق تقتیم کیا جائے گا (جو کہ بنابرمشہور ۲۸ حروف	
	ہیں) اور جس قدرنقص واقع ہوگا اتنی دیت لی جائے گی۔	• . ·
	J	

فهرست	شريعه ترجمه دسائل الشهيعه (مبلد ۱۹) مربعه ترجمه دسائل الشهيعه (مبلد ۱۹)	<u>سيائل ال</u>
منحنبر	خلاصه	<u>باپ نم</u>
194	جس مخص کی قوت ساعت متاثر ہو جائے تو اس کا امتحان کس طرح لیا جائے گا؟ اور اگر ساعت	. •
	کونقصان پہنچانے والے سے دیت کی جائے ادر بعد ازاں ساحت ٹھیک ہو جائے تو دیت کی	
	رقم واپس نہیں کی جائے گی!	
49A	جب کوئی مخص کسی آ دی کو چینے اور اس سے اس کی بصارت، سو تکھنے کی قوت اور بولنے ک	منا
	طافت زائل ہو جائے تو اس پر تین دیتیں واجب ہوگ۔ اور مدی کے دعویٰ کو جاشینے کا معیار؟	
199	آ تکھ کی بینائی کا تخمینه باول والے دن نہیں لگایا جا سکتا۔	۰ ۵
199	اگر کوئی مخص کسی انسان کو اس طرح مارے پیٹے جس سے اس کی ساعت، بصارت، زبان،	4
	تعقل ہشرم گاہ اور مقاربت کرنے کی قوت زائل ہو جائے تو اس پر چید دیات لازم ہوں گی۔	
***	ال مخض کا تھم جس کی عقل (کسی جنابت کاری کے نتیجہ میں) چلی جائے اور پھرلوٹ آئے اور	4
	اس صورت کا تھم کہ جب کوئی مخص کسی کو ایک ضربت لگائے مگر اس سے دویا دو سے زیادہ بار	
	جنابت کاری موجائے؟	
r •1	جب کوئی مجنس کسی کوچوٹ لگائے جس سے اس کی تیجھ بینائی چلی جائے تو وہ آئھے کی دیت میں	A
	اس کی کی نسبت کے مطابق (نصف یا ثلث وغیرہ) دیت لے سکتا ہے اور اس کی سے معلوم	
	كرنے كاطريقة كار؟	
** *	الیسی چوٹ کی ویت جس سے سلسل البول سلسل یا جانداور افضا کی شکایت پیدا ہو جائے اور جو	٩
	سن کے پیٹ کواس طرح روندے کہاس کا پاخانہ لکل جائے اس کی دیت؟	
r+ r-	آگر کسی عورت کو اس طرح چوٹ لگائی جائے جس سے اس کا حیض آنا ختم ہو جائے تو قتم کے	1+
	بعددیت کا ایک ثلث واجب ہے بشرطیکہ ایک سال کے بعد بھی نہ آئے۔	
f* f*	جب دل کو گفت گرج سے ڈرایا جائے اور وہ اڑ جائے (ہارٹ فیل موجائے) اس میں پوری	l u
	دیت ہے اور جب گردن یا منہ میز ها ہو جائے تو اس میں بھی پوری دیت ہے۔	
** (*	منافع اوراعضاء پر جنابیت کاری کو ثابت کرنے کے لئے کس قدرقتموں کی ضرورت ہے؟	
۲+۵	اس صورت کا تھم کہ جب سانس میں کچھ تقص واقع ہو جائے اور اسکے معلوم کرنے کا طریقۂ کار؟	
		<u>. </u>

فرست <u>. فرست</u>	يعه ترجمه وسألل المشيعه (حلد ۱۹)	سائل الشر
منختبر	خلاصہ	بنبر
** Y	اگرانزال نه بهوتواس میں پوری دیت ہے۔	l ir
F * <u>∠</u>	💠 شجاج اور جراح کے ابواب 💠	
	(اس سلسله مین کل نو (۹) باب بین)	
r•4	ان کے اقسام وانواع اور ان کی تفسیر وتشریح۔	
** 4	ان شجاج اور جراحات کی دیات کابیان مع چند دیگراحکام۔	1
r+q	مرد اورعورت کے زخموں کی دیت اس وقت تک برابر برابر ہوتی ہے جب تک جان کی دیت	٣
٠.	کے ایک ثلث تک نہ پہنچ جائے اس کے بعد مرد کی دیت عورت سے دوگنا ہو جاتی ہے۔	
*I+ ·	تھیٹر مارنے کے تاوان کا بیان۔	 . r
#1+	شجاج بینی جو زخم چہرہ اور سر پر لگے اسکی دیت برابر ہے بخلاف بدن کے دوسرے خون کی	۵
	وبات کے۔	
ri•	عمری و ارادی زخم کی دبیت تب ثابت ہوتی ہے کہ جب قصاص لینے کا ارادہ نہ ہو اور دونوں	,
	فریق راضی ہوں۔	
MII ·	جس کو زخم لگایا جائے اگر وہ جارح کو معاف کر دے مگر زخم جان کے تلف ہونے پرمنجر ہو جائے	_
	تو جانی پر (جان کی) دیت واجب ہے ہاں جومعاف کی گئی تھی وہ واجب نہیں ہے۔	
rii	غلام کی زخم اور چوٹ (شجاج) کی دیت اس کی قیمت کے حساب سے ہے بشرطیکہ وہ آزاد	۸,
	آ دی کی دیت سے بردھ نہ جائے۔	
rir i	اورجس زخم کے بارے میں کوئی نص موجود شہواس میں دوعادل کواہوں کا فیصلہ ثابت ہوگا۔	q
rir	🕏 عا قلہ کے ابواب 🤌	<u> </u>
	(اس سلسله مین کل پندره (۱۵) باب بین)	
rım	ابل ذمه (كفار) كى عا قلدامام عليه السلام موت مين اور غلام كى عا قله اس كا آقاموتا بواور	,
	اگر کافر ذمی کے پاس مال ہوتو پھراس کی جنایت کی دیت اس کے مال سے ادا کی جائے گی۔	

مغتبر	خلاصہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	
rim	عا قلمی تعیین! اور دبیت کی ان پرتقتیم اور بید که وه کسی بھی جانی کی خطائی جنایت کے تاوان کے	۲
	ضامن ہوتے ہیں۔	
ria	عا قلم عمدی یا شهر معد جنایت کی اور مجرم کے اقرار یا صلح کی ضامن نہیں ہوتی بلکہ صرف خطاء	٣
	محض کی ضامن ہوتی ہے۔	
110	عمدی قاتل کا تھم جبکہ وہ کہیں بھاگ جائے؟	••
riy	عاقلہ پر صرف موضحہ (چوٹ) یا اس سے اوپر والی چوٹوں کی دیت عائد ہوتی ہے اور سمحاق سے	. ۵
•	سمتر چونوں کا تھم؟	
PIN .	جب قتل خطا كا مرتكب ديت اداكرنے سے پہلے مرجائے تواس كا تكم؟ اورجس كى كوئى عاقله ند	4
	ہوتو اس کی عاقلہ امام ہوتے ہیں اور میری تھم ملاعنہ کے فرزند کا ہے۔	
riy -	جو كسى كے جرم كا منامن موتا ہے وہى اس مخص كى عاقلہ تصور كيا جائے كا اور اس مخص كا تعلم جو	4
	اسلام کے آسٹے اور اس کا کوئی مولی نہ ہو؟	
71 4	اگر کوئی بدوی (ویهاتی) خطاء جرم کا ارتکاب کر لے تو اس کی دیت بدویوں پر ہوگی اور کوئی	. A
	قروی (شهری) ایبا جرم کریے تو اس کی دیت شہریوں پر ہوگی۔	ı
11 4	عا قلمصرف اس فل خطا کی دیت کی منامن ہوتی ہے جو بیند (کواہوں) سے دابت ہواور اگر	9
	قاتل کے اقرار سے ثابت ہوتو پھرخوداس کے مال سے اواکی جائے گی۔	
MA	اندھے کے عمدی اقدام کا حکم؟	1•
MA	معتوہ (مم عقل)، دیوانہ، بچہاور مدہوش کےعمدی اقدام کا تھم؟	- 11
719	مكاتب غلام كي خطائي جنايت كانتكم؟	I۲
**	اس مخض کا تھم جوکسی حاملہ عورت سے زنا کرے اور اس طرح وہ اس کے بچہ کوٹل کر دے؟ ف	١٣
rř•	جو محض این رشته دارول کے جرائم کی دیت ادا کرنے سے ای برأت و بیزاری طاہر کرے اس	11~
	پروه تاوان عائد نبیس ہوگا جو عاقلہ پر عائد ہوتا ہے۔ ۔	
TTI	اس ام الولد كنيز كائتكم جبكه وه اپنيز آقا كوعمداً ما خطاء قتل كرديد؟	.10
		1

..

كتاب القصاص

قصاص کے مختلف ابواب کی فہرست

- (۱) قصاص نفس کے ابواب۔
- (۲) 🕺 دعوائے قبل اور اس کے اثبات کا طریقۂ کار۔
- (m) ہاتھ یا ذن وغیرہ اعضاء کے قصاص کے ابواب۔

اضافه منجانب مترجم عفي عنه

حسب سابق مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں قصاص کے موضوع پر ایک مفید اضافہ کر دیا جائے تا کہ اس موضوع کی افادیت واہمیت واضح ہوجائے۔سوواضح ہو کہ آلفس محترمہ ندصرف بیا کہ گنامان کبیرہ میں سے ہے بلکہ تمام ساجی ومعاشرتی سین اسے سخت وستھین ترسکناہ ہے اور اس کی روک تھام پر انسانی جان کا شخفط موقوف ہے اس کے بعداس کے انسداد کا انحصار شریعت مقدسہ کے صدود وقصاص کے اجراء پر ہے۔ چنانچہ ارشاوقد رت ہے: ﴿وَ مَسَ يَسْفَتُسَل مُوْمِنًا مُّتَعَيِّدًا فَجَزَآوُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاعَدَّلَهُ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴾ (سورة نساء، آیت ۹۳) ''اور جوکسی مؤمن کو جان بوجھ کرفتل کرے تو اس کی سزاجہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر خدائے تعالی کا قبر وغضب ہے اور اس کی لعنت اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب مہیا کررکھا ہے۔ "چونکہ قل کے اثرات بزیے اور دوررس ہوتے ہیں اور بعض اوقات پورے معاشرے کواپنی کپیٹ میں لے لیتے ہیں اسی لئے اس کی د نیوی اور اُ خروی سزامھی بہت بخت مقرر کی گئی ہے۔ جناب رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بجھےاس خدائے قادر کی سم جس کے قبصہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر زمین وآسان کی تمام مخلوق کسی بندہ مؤمن کا خون ناحق بہانے میں شریک ہو جائے تو خدائے قہار سب کو ناک کے بل جہنم میں اوندھا مچینک دے گا۔ (بحار الانوار، ج عوم) الغرض اگرچکس آ دمی کے تل سے معاشرہ کی بہت سی کڑیاں متاثر ہوتی ہیں مکراس کا سب سے زیادہ اور براہ راست اثر مقتول کے اولیاء پر پڑتا ہے۔ وہی سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور چونکہ اسلامی شریعت عقل وفطرت کے عین مطابق ہے اس لئے وہ نەصرف بەكەانسانى مفادات كا تتحفظ كرتى ہے بلكه اس كے نقصانات كا ازاله بھى كرتى ہے اس ليئے اس نے مقتول

کاولیاء کوتین باتوں میں سے آیک کا اختیار دیا ہے: (۱) وہ قاتل کوتھاص میں قبل کریں، (۲) یا اس سے ویت (خون بها) سے لیس، (۳) یا پھراسے معاف کر دیں۔ ارشادِ قدرت ہے: ﴿ ذَلِكَ مَسْحَدُ فِيفٌ مِّن رَّاسِكُمْ وَرَحْمَدُ ﴾ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے تا کہ وہ طبعی اور فطری رجحان کے مطابق قاتل سے قصاص لینا چاہیں تو وہ لے لیس اور اگر اعلیٰ اخلاقی اقدار کو محوظ رکھتے تو وہ لیس اور اگر اعلیٰ اخلاقی اقدار کو محوظ رکھتے ہوئے اسے معاف کردیں۔ (احقر مترجم عفی عند)

﴿ قصاصِ نفس کے ابواب کی تفصیل ﴿ قصاصِ نفس کے ابواب کی تفصیل ﴾ (اس سلسلہ میں کل سٹر (۷۰) باب ہیں)

باپ ا ظلم و جور ہے سی کوئل کرنا حرام ہے۔

(ال باب میں کل ہیں عدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ کررات کو تھر دکر کے باتی بارہ کا ترجہ پیش خدمت ہے)۔ (احتر مترج عنی غذ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ پاسنا دخود محمہ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ
باقر علیہ السلام سے خدا کے اس ادشاد کے بارے میں پوچھا کہ ہو مکسن قَتَلَ مَفْسًا 'بِسِعَیْسِ فَفْسِ اَوْ فَسَادِ فِی
الْآرْضِ فَسَکَانَّمَا قَنَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ﴾ (جس نے ایک نفس کو بلاوج تی کیا تو کو یا اس نے تمام لوگوں کو تی کر
دیا کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: اگر سب لوگوں کو تی کرے تو اس کا فیکانا بھی جہنم میں ہوگا اسے اس سے زیادہ
عذاب نیس ہوگا۔ (الفروع)

بیر باسنادخود حمران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام محد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے جس میں خدا فرما تا ہے: ﴿ مَن قَتَلَ نَفْسًا آبِ عَيْدٍ نَفْسِ اَوْ فَسَادٍ فِي الْآرُضِ فَكَانَّمَا قَتَلَ السَّسَاسَ جَمِيْعًا ﴾ رواوی نے عرض کیا وہ کس طرح سب لوگوں کا قاتل قرار پاسکتا ہے۔ حالا نکہ اس نے ایک السَّسَاسَ جَمِیْعُ اِسْ جَمِیْعُ اِسْ کَ مَن اللَّهُ اِسْ جَمِیْعُ اِسْ کَ مَن اللَّهُ
(القروع، الفقيد، معانى الاخبار، عقاب الاعمال)

سے نیز با سادخود ابواسامہ زید ہی مے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خداصلی الندعلیہ وہ لہ وسلم ججۃ الوداع میں بہقام فی کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تمام اعمال بیان کے (یہال تک کر مایا) ایہا الناس! کس دن کی حرمت زیادہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آج کا دن ، کس مہینہ کی حرمت سب سے زیادہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آج کا دن ، کس مہینہ کی حرمت سب سے زیادہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شہر (مکہ) کی ۔ فرمایا: قیامت تک تبہارے خون اور تمبارے مال ایک ووسرے پراس طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی ، اس مہینہ کی اور اس شہر کی حرمت لازم ہے۔ پھر خدا تم سے تمبارے اعمال کے بارے ہیں جس طرح اس دن کی ، اس مہینہ کی اور اس شہر کی حرمت لازم ہے۔ پھر خدا تم سے تمبارے اعمال کے بارے میں باز پرس کرے گا۔ پیشر فرمایا جمیعہ بناؤ کہ کیا ہیں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ سب نے کہا: بال فرمایا: خدایا! گواہ رہنا آ گاہ ہو جاؤ کہ جس کے پاس کسی کی امانت ہے وہ واپس کردے کیونکہ کی مسلمان کا خون اور اس کا مال اس کی رضامندی کے بغیر کسی کے لئے حلال نہیں ہے۔ خبر دار آکسی پرظلم نہ کرو۔ اور میرے بعد کافر بن کرا لئے پاؤں نہ نہ بھیر جانا۔ (الفروع ، الفقیم تنہ فیر قیام)

۵۔ باسناد خود جابر بن یز بیرے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خداوند عالم سب سے پہلے خونوں (قانوں) کا فیصلہ کرے گا چنا نچے ہیں ہے تاب آ دم کے دونوں بیٹوں (بابیل و قابیل) کو مقام حساب ہیں کھڑا کرکے ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر ان کا فیصلہ کیا جوان کے بعد آئے اور (کسی کوئل کیا)۔ یہاں تک کوئل کیا کوئی کیس باقی فہیں رہ جائے گا۔ ہر متعقل اپنے قاتل کو پکڑ کر اس حالت میں بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا کہ اس کے جسم (اور اس کی مرکوں) سے خون جاری ہوگا اور عرض کر ہے گا۔ بار البا! اس محض نے جھے قبل کیا تھا۔ خدا قاتل سے فرمائے گا کہ آیا تو نے اسے قبل کیا تھا؟ چنا نچہ وہ اس دن خدا سے اصل حقیقت کو چھپانہیں سے گا۔ (اور پھر خدا عدل فرمائے گا اور قاتل کو واصلی جنبم فرمائے گا)۔الفروع ،الفقیہ ،عقاب الاعمال ،المحاس)

۱- نیز باسنادخود ابو الجارود سے اور وہ حضرت امام مجھ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو بھی قتل ہوتا ہے خواہ نیک ہو یا بدکار وہ قیامت کے دن اس حال ہیں محشور ہوگا کہ اس نے دائیں ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑا ہوگا اور بائیں ہاتھ یراس کا اپنا سر ہوگا۔ اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا۔ اور اس وقت بارگاہ پروردگار ہیں عرض کرے گا کہ اے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے جمعے کیوں قتل کیا تھا؟ پس اگر قاتل نے اسے نیکی کی راہ دوسے جہاد وغیرہ) میں قتل کیا ہوگا تو قاتل جنت میں جائے گا اور مقتول جہنم میں۔ اور اگر کسی اور (شیطان یا اس کے کسی نمائندہ) کوخوش کرنے کے لئے کیا ہوگا تو پھر مشتول سے کہا جائے گا کہ آج تو بھی اسے اس طرح آس کے جسل مرح اس نے بچھے قتل کیا تھا۔ بعد از اس خدا ان کے درمیان اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

(الفروع،عقاب الإعمال)

- نیز با سناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا: مؤمن اس وفت تک وین کے معاملہ میں بڑی وسعت میں ہوتا ہے جب تک خونِ حرام نہ بہائے۔ فر مایا: جو کسی مؤمن کو عمد المحقق میں کو عمد المحقق میں ہوتا ہے جب تک خونِ حرام نہ بہائے ۔ فر مایا: جو کسی مؤمن کو عمد المحقق میں کو قبل کرے اس کو تو بہ کرنے کی تو فیق نہیں ہوتی ۔ (الفروع ،العبد یب ،الفقیہ)
- میز با سناد خود عبدالله بن سنان سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے بین فرمایا تعین قتم کے لوگ جنت میں واخل نہیں ہوں سے ایک ناحق خون بہانے والا (قاتل)، دوسرا شراب خوار اور تیسرا پیغلخور۔ (الفروع)
- حضرت شیخ معدوق علیه الرحمه باسناد خود حفص بن البختری ہے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیه السلام ہے دوایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت کو محض ایک بلی کی وجہ سے عذاب کیا عمیا کہ اس نے اس کو باندھ دیا تھا یہاں تک کہ (وہ شدت بھوک و پیاس سے بلک بلک کر) ہلاک ہوگئی ہے۔ (عقاب الاعمال)
- •ا۔ نیز باسنادخود حلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا کے نزدیک سب سے بڑانا فرمان وہ ہے جوابیخ قاتل کے علاوہ کسی اور کوئل کرے اور ایپنے مارنے والے کے سواکسی اور کو مارے۔ (عقاب الاعمال ، المحاسن)
- نیز باسنا دخود عبدالرحمٰن بن اسلم سے اور وہ اپنے باپ (اسلم) سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام ہے روایت کرنے ہیں فرمایا: جوشف کسی مؤمن کو جان ہو جھ کرقتل کرئے تو خداوند عالم مقتول کے تمام گناہ قاتل کے کھاتے میں ڈال دیتا ہے اور مقتول ان سے بری الذمہ ہوجاتا ہے اور یہی ارشادِ قدرت ہے: ﴿ إِنِسَى أُو يَسَدُ أَنْ تَبُواَ بِالْمُعِنَى وَ إِنْمِلِكَ فَتَكُونَ مِن اَصْحَلِ النّادِ ﴾ (میں چاہتا ہوں کہ میں (مقتول ہوں) اور تو میرے اور اپ

مناه لے کرواپس لوٹے تاکہ ناریوں میں سے قرار پائے)۔ (ایضاً)

11۔ جناب سید مرتضائی اپنے رسالہ محکم و متشابہہ میں تفییر نعمانی کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وہ مقام جہاں لفظ خاص ہے اور معنی عام ہے وہ ایک آیت ہے کہ دوویت آجل فلط خاص سکتہنا عملی بنی اسو آ ء یک آنہ من قَسَل نفسیا ایفیٰ نفس الآیہ کے۔ یہاں بنی اسرائیل کی لفظ خاص ہے کین اس کے معنی میں عموم ہے اور بنی اسرائیل اور دوسرے سب لوگوں کوشامل ہے۔ (ایکیم والمنتظام ہہ) مولف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی کھے حدیثیں اس سے پہلے (جااباب ۲۲ میں) کر رہی ہیں اور جھاس کے بعد (آسیدہ باب میں) کر رہی ہیں اور جھاس کے بعد (آسیدہ باب میں) آئی انشاء اللہ تعالی۔

باس۲

قتل حرام میں شرکت کرنا ، اس کے قبل کی کوشش کرنا اور اس پرراضی ہونا حرام ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک بحرر کوچھوڑ کر باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنہ)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ با سنا دخود محمہ بن مسلم ہے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: پچھلوگ اس حال میں محشور ہوں کے کہ ان کے ساتھ بفتر رہیکی خون ہوگا اور وہ کیے گا کہ خدا کی شنم میں نے

ذرمایا: پکھلوگ اس حال میں محشور ہوں کے کہ ان کے ساتھ بفتر رہیکی خون ہوگا اور وہ کیے گا کہ خدا کی شنم میں نے

ذرمایا: پکھلوگ اس حال میں محشور ہوں کے کہ ان کے ساتھ بفتر رہیکی خون ہوگا اور وہ کیے گا کہ خدا کی شنم میں نے

درکسی کوئل کیا ہے اور چہ بی کسی کے قبل میں شرکت کی ہے (تو پھر بیخون کیسا ہے؟) اس وقت اس سے کہا جائے گا

کہ تو نے فلال محفق کا تذکرہ پُر کے لفظوں میں کیا تھا جس کے نتیجہ میں وہ قبل ہوگیا۔ تو اس کے تل میں سے یہ تیرا

حصہ ہے۔ (الفروع)

ا۔ نیز باسناد خود ابو حزہ سے اور وہ اما میں علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں حضرت رسول خداصلی الله علیہ وہ الہ وسلم کواطلاع دی گئی کہ بی تھینہ میں ایک آ دی قل ہوگیا ہے۔ بیان کرآ تخضرت صلی الله علیہ وہ آلہ وسلم پیدل چل پڑے یہاں تک کہ ان کی مسجد میں پنچے اور اوگ بھی آپ کی آ مد کی خبر س کر وہاں جمع ہوگئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اسے کس نے قل کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہمیں تو پچے معلوم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: (تجب ہے کہ) ایک محص مسلمانوں کے درمیان قل ہوجاتا ہے اور یہ پندئیس چلنا کہ اسے کس نے قل کیا ہے؟ پر فرمایا: مجھے شم ہے اس ذات کی جس نے جمھے برجن مبعوث برسالت کیا ہے کہ اگر تمام اہل آسان وزمین کی بندہ مسلمان کا خون بہانے میں باہم شریک ہوجا کی اور اس پر راضی ہوں تو خدائے جبار ان سب کو تضنوں کے بندہ مسلمان کا خون بہانے میں باہم شریک ہوجا کیں اور اس پر راضی ہوں تو خدائے جبار ان سب کو تضنوں کے بندہ مسلمان کا خون بہانے میں باہم شریک ہوجا کی اور اس پر راضی ہوں تو خدائے جبار ان سب کو تضنوں کے بندہ مسلمان کا خون بہانے میں باہم شریک ہوجا کی اور اس پر راضی ہوں تو خدائے جبار ان سب کو تصنوں کے بن (یا فرمایا: مونہوں کے بل) جبنم میں جمود کہ دے گا۔ (الفروع ، عقاب الاعمال ، الفقیہ)

س ۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود ابن الی عمیر سے اور وہ کئی امتحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو محض کسی بندہ مومن کے قل بیل آ دھے کلمہ سے بی اعانت کرے تو وہ اس حالت بیل قیامت کرے تو وہ اس حالت بیل قیامت کے درمیان تکھا ہوگا: "بیاللدی حالت بیل قیامت کے درمیان تکھا ہوگا: "بیاللدی رحمت سے ناامید ہے"۔ (عقاب الاعمال ،الفقیہ)

۔ جناب عبیداللہ بن جعفر حمیری باسناد خود مسعدہ بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قیامت کے دن سب لوگوں سے زیاد وشریرا یک مثلث ہوگا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ اوہ (تمن آ دمیوں کا) مثلث کیا ہے؟ فرمایا: ایک مخص اپنے بھائی کی حاکم کے پاس شکایت کرتا ہے اور وہ (حاکم) اس مخص کو پکڑ کرفتل کردیتا ہے تو اس (حاکم) اس مخص کو پکڑ کرفتل کردیتا ہے تو اس (شاکی) نے اپنے آپ کو بھی ہلاک کیا اسپنے بھائی کو بھی اور حاکم کو بھی۔

(قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی کچھ صدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بابس

آگر کسی مؤمن کے قبل ناحق کو حلال سمجھ کراستے قبل کیا جائے تو اس سے آ دمی کا فراور مرتد ہو جا تا ہے۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکررکوچھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ) - حضرت مینے کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود سعید ازرق سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے۔

ہیں کہ آپ نے اس مخص کے بارے میں جس نے ایک بندۂ مؤمن کو (ایمان کی وجہ سے یا اس سے آل کو حلال سمجھ کر) قتل کیا تھا؟ فرمایا: اس سے کہا جاتا ہے کہ جوموت جا ہے مرا جا ہے تو یہودی بن کرمراور جا ہے تو نصرانی بن کر مراور جا ہے تو مجوی بن کرمر (بینی تیرا اسلام ہے کوئی تعلق نہیں ہے)۔ (الفروع ،العہذیب)

۲۔ حضرت بیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مؤمن کوگالی و پینافسق ہے، اس سے لڑنا کفر ہے اور (گلہ کرکے) اس کا کوشت کھانا اللہ کی نافرمانی ہے اور اس کے مال کا وہی احترام ہے جو اس کے فون کا ہے۔ (الفقیہ ،الحاس)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (ج ا باب از مقدمۂ عبادات میں اورج ۱۸ باب ۱) از ارتداد میں اس هنم کی پچھ حدیثیں گزرچکی ہیں۔

ہا ہے۔ سمسی استحقاق کے بغیرسی کو مارنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چو کررات کو تلمز دکر کے باتی جارکا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)
ا۔ حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود حلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں
فرمایا: حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا سب سے بڑا نافرمان وہ بندہ ہے جواس مختص کو
قتل کرے جس نے اسے قتل نہیں کیا۔اور اسے مارے جس نے اسے نہیں مارا۔(الفروع)

۲- حضرت فیخ طوی علیه الرحمه باسناد خودجمیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خداصلی الله علیه و آله وسلم نے الله مخص پرلعنت کی ہے جو مدینه میں کوئی حدث کرے یا کسی حدث کرنے والے کو پناہ دے۔ راوی نے عرض کیا کہ حدث سے کیا مراد ہے؟ فرمایا بھی کوئل کرنا۔ (العبد یب) سور حضرت امام محمد باقر علیه الرحمه باسناد خود ابو حزہ ثمالی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیه السلام سے روایت کرتے سے۔

۱۔ حضرت سیح صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود ابوحمز ہ تمالی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روا پر بیں فرمایا: اگر کوئی مخص کسی آ دمی کوایک کوڑا مارے تو خدا اسے جہنم کی آگ کا کوڑا مارے گا۔ (الفقیہ)

س۔ نیز باسنادخود صین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اسپینے آباء واجداد علیم السلام
کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حدیث مناہی میں فرمایا: جو محض کسی مسلمان کے رخساریا منہ پر تھیٹر مارے تو قیامت کے دن خدا اس کی بڈیوں کو تو ڑے گا اور خدا اسے دست بستہ محشور کرے گا۔ یہاں تک کہ دوزوخ میں داخل ہوگا۔ مگریہ کہ توبہ کرلے۔ (الفقیہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس میں کی جھے حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھھاس کے بعد (آئندہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھھاس کے بعد (آئندہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

ہاب ۵ انسان کا اپنے آپ کول کرنا (خودشی کرنا) حرام ہے۔ (اس باب میں کل تمن حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود ابو ولا د حناط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فر مارہے نتھے کہ جومخص جان بوجھ کراپنے آپ کوئل کرے وہ دوز خ میں جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ (الفظیہ ،عقاب الاعمال)

٧۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مخص جان ہو جھ کراہے آپ کو ۔۔؟۔۔ چنانچہ خداوند عالم فرما تا ہے: ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ الآية ﴾۔ (الفقيہ) سے حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود نا جیہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اللہ سے ایک صدیت کے حضمن میں فر مایا مؤمن ہرتئم کی بلا ومصیبت میں جتلا ہوسکتا ہے اور ہرتئم کی موت مرسکتا ہے مگر وہ اپنے آپ کو آپیں کرسکتا۔ (الکافی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی چھ حدیثیں اس سے پہلے (جسا باب ۱۲ از وصایا ہیں) گزر چکی ہیں۔ باب ۲

> انسان کا اپنی اولا دکواورعورت کا اپنی ناجائز اولا دکولل کرناحرام ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عند)

حضرت بیخ صدوق علیه الرحمه با سنادخود ابراہیم بن ابوالبلاد سے اور وہ ایک اور آ دئی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر بایا: حضرت امیر علیہ السلام کے عہد میں ام قبان ٹامی ایک بھی حورت تحقی حضرت امیر علیہ السلام کیا۔ گر دیکھا کہ وہ بہت پریشان ہے اس نے اس کی پریشان ہے اس کے باس عمیا اور سلام کیا۔ گر دیکھا کہ وہ بہت پریشان ہے اس نے اس کی پریشان کی سبب بوچھا تو اس نے بتایا کہ میری ایک کنیز تحقی جے میں ابھی دفن کرکے آری ہوں۔ گر دو بار قبر کی زمین نے اس با بریچینک دیا ہے۔ صحابی کا بیان ہے کہ میں صفرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ما جرابیان کیا آپ نے فرمایا کہ ذمین ایک یہودی اور نعرانی کوتو قبول کرستی ہوتا ہے۔ کہا کہ خدمت میں حاضر ہوا اور ما جرابیان کیا آپ نے فرمایا کہ ذمین ایک یہودی اور نعرانی کوتو قبول کرستی ہے تو اسے کیا ہے؟ گر یہ کہ وہ اللہ والے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب کرے! بہر حال کسی مسلمان مرد کی قبر کی مٹی کی جائے اور اسے جناب جائے اور اس جناب کی قبری ہوگی ہی گاری تھی جائے اور اسے اس کنیز کی قبری جرد س سے بنا نجہ میں ام قبل کے بیاس گیا۔ اور اسے اس کنیز کی قبری جرد س سے بری اللہ اور وہ قرار کوگر گئی۔ بھر میں نے ام قبل سے جو جھا کہ وہ کیا کرتی تھی ؟ اس نے بتایا کہ وہ مردوں سے بری میا کرتی تھی اور اس میں جہریں کہاں میں کہا گی انشاء اللہ تعالی ہیں از ابواب حدزنا میں) گز رچکی مونی علی اور اس کے بعد (آئید) کرتی تھی انساء اللہ تا از ابواب حدزنا میں) گز رچکی جس مونی سے بہلے (ج ۱۸ باب سے از ابواب حدزنا میں) گز رچکی جس اور بھرا کہا کہ کھری ان میں کہا کہ کھری ان کی کھری ان کرتا ہوں کہا گئر کھی انساء اللہ تعالی۔

ہائے کے

عورت کیلئے ایسی دواء کا استعال کرناحرام ہے جس سے حمل ساقط ہوجائے اگر چہ ہنوز نطفہ ہی ہو۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا زجمہ حاضر ہے)۔ (اعتر مترجم عفی عنہ) یع

حضرت مجن صدوق عليه الرحمه باسنا دخود اسحاق بن عمار يه روايت كرتے ہيں ان كابيان ہے كه ميں نے حضرت

امام موی کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک عورت حمل سے ڈرتی ہے اور الیمی دوا بیٹی ہے جس سے حمل سے حمل مان علقہ ہے؟ فرمایا: ایما کرنا جا کزنہیں ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ وہ تو ابھی نطفہ ہے؟ فرمایا: خلقت کی ابتداء تو نطفہ سے بی ہوتی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر اسپے عموم ہے دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب سے ایس میں محرر پیکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باب۸

سی کے لئے کسی کو ناحق قبل کرنا، قاتل کو پناہ دینا،اینے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا اور اپنے موالی کوچھوڑ کرکسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل نوحدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مررات کوالمز وکرکے باتی جارکا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

- حضرت شیخ کلینی علیدالرحمه با سنادخودجمیل (بن درّاح) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصادق علیدالرحمه با سنادخودجمیل (بن درّاح) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے دس امام جعفرصادق علیدالسلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرمارہ ہے تھے کہ حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم نے اس مخفس پرلعنت کی ہے جو مدید کے اندرکوئی حدث کرے باکسی حدث کرنے والے کو پناہ دے۔داوی نے عرض کیا کہ حدث ہے کیا؟ فرمایا جمل کرنا۔ (الفروع ،الفقیہ ،العبد بب، معانی الاخبار)
- ۱۔ نیز باسنادخود منٹنی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی حدث کرے (قبل کرے) باکسی محدث (قاتل) کو بناہ دے تو قیامت کے دن خدا اس کی نہ تو بہ قبول کرے گا اور نہ فدیہ۔ دمانہ میں مدیس

(الفروع ، المحاسن)

"- جناب عبداللہ بن جعفر حمیری باسنا وخود زید بن اسلم ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہو چھا گیا کہ (یہ جو کہا جاتا ہے کہ) جو کوئی حدث کرے یا کسی محدث کو بناہ دے اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: جو خص اسلام ہیں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی حد شری کے بغیر کسی کوئل کرے یا کوئی ایسی لوٹ مارکرے کہ مسلمان اُدھرا تکھیں اٹھا کیں ایسے بدعتی کا دفاع کرے یا اس کی اعانت کرے۔

(قرب الأسناد)

ا معفرت فیخ صدوق علیه الرحمه باسنادخود حمّا دین عمر واورانس بن محمد سے اور وہ اسپنے والدسے اور وہ حضرت امام جعفر صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود حمّا دین عمر واورانس بن محمد سے اور وہ اسپنے آباء واجداد علیم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علی ! جوشن اسپنے وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علی ! جوشن اسپنے

آ قائ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنے آپ کومنسوب کرے تو اس پر خدا کی لعنت ہے اور جومزدور کی مزدوری مردوری روری روری مردوری مردوری مردوری مردوری مردوری مردوری مردے اس پر بھی خدا کی روے اس پر بھی خدا کی لعنت ہے۔ اور جوکوئی حدث کرے یا کسی حدث کرنے والے کو پٹاہ دے تو اس پر بھی خدا کی لعنت ہے۔ عرض کیا میمیا: یا رسول اللہ ؟ وه حدث کیا ہے؟ فرمایا: وہ آتی ہے النے۔ (الفقیہ)

نیز با ادخود امتیہ بن بزید سے اور وہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وہ لہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جوکوئی حدث کرے یا حدث کرے یا حدث کرنے والے کو بناہ دے تو اس پر خدا ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ خدا نہ اس کی تو بہ قبول کرے گا اور نہ کوئی فدیہ۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ حدث کیا ہے؟ فرمایا جو قصاص کے بغیر کی کوئی کرے یا قصاص کے بغیر کی بدعت ایجاد کرے یا کسی شریف آ دی کا مال اولی کرے یا قصاص کے بغیر کسی کا مثلہ کرے۔ یا سنت کے بغیر کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی شریف آ دی کا مال اولی نے مرف کیا گیا کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ اللہ اس کا نہ صرف قبول کرے گا نہ عدل! یہاں عدل سے مراد کیا ہے فرمایا: قدید! صرف سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: تو بہ (محانی الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس منم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

بإب

جو محض کسی بندہ مؤمن کوئل کرے اس کے ایمان کی وجہ سے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے اور نہ قبول ہوسکتی ہے۔

(اس باب بین کل پانچ حدیثین بین بین بین سے دو کر دات کو کلم دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترج عنی عنہ)

د حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ با سناد خود عبداللہ بن سنان اور ابن بیر ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام ہے دوایت کرتے بین کہ آپ ہے ہو چھا گیا کہ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کو عمدا قتل کر دیتا ہے تو آپاس کی توبہ تول ہو سکتی ہے؟ فر بایا: اگر تو اس نے اسے اس کے ایمان کی وجہ سے تل کیا ہے تو پھر تو اس کی توبہ بھول نہیں ہے اور اگر غیظ و خصب یا کسی دنیوی بات کی وجہ سے تل کیا ہے تو پھر اس کی توبہ بیہ کہ اس سے قصاص لیا جائے۔ اور اگر غیظ و خصب یا کسی کو کوئی علم نیس ہے تو اسے چا ہے کہ مقتول کے اولیاء کے پاس جائے اور ان کے ساسنے ان کے آدر کرنے کا اقر ار کرے۔ پس اگر وہ اسے محاف کر دیں تو پھر ان کو مقتول کی دیت ادا کرے اور کفارہ بھی کہا ہے تا کہ بارگا و النی میں کمل توبہ ہو جائے۔ (الفروع ، المجہذ ہے روزے در کھے۔ اور سائھ مسکینوں کو کھانا بھی کھلائے تا کہ بارگا و النی میں کمل توبہ ہو جائے۔ (الفروع ، المجہذ ہے ، الفقیہ)

 ۲۔ نیز باسناد خود ساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضربت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اس ارشاد خداد ندی کے بارے میں پوچھا: ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُوْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَوْ آوْهُ جَهَنَّمُ ﴾ (جوکسی مومن کو جان یوج رفتل کرنے والا ہے جس کے بارے میں خدافر ماتا ہے کہ وقو آعدا کہ غذائد الیف الله کہ کہ اس کے لئے دو عمد اقتل کرنے والا ہے جس کے بارے میں خدافر ماتا ہے کہ وقو آعدا کہ غذائد الیف الله کہ کہ اس کے لئے خدائے پرتر نے عذاب مہیا کررکھا ہے ۔۔۔۔۔ راوی نے عرض کیا کہ ایک مخص کی کسی مخص سے کسی وجہ سے تو تو میں میں ہوجاتی ہے اور وہ تلوار کا وارکر کے اسے لتل کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: یدوہ معمد تمیں ہے جس کے بارے وہ ارشاد غداوندی وارد ہے۔ (ایفا)

س مفسر عیافی اپنی تفسیر میں باسناد خود مرفوعاً حضرت امام موی کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد النبی ﴿ خَلَفُولُو اعْمَالًا صَالِبُ وَالْحَوَ سَیسًا ﴾ (کہ انہوں نے نیک اور بدعمل کو خلط ملط کر وہا ہے) کے بارے ہیں فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بڑے بوے جرائم کا ارتکاب کیا جیسے جناب جمزہ اور جناب جعفر ملیار اللہ کا قب کہ اور جناب جعفر ملیار کا کا تقل پھر (اسلام لاکر) تو بہ کر لی۔ پھر فرمایا: جو خص کسی مؤمن کوئل کرے (اس کے ایمان کی وجہ سے) اسے تو بہ کرنے کی تو نیق نہیں ہوتی ۔ مگر خدا اسینے بندوں کی احمیدوں کوظع نہیں کرتا۔ (تفسیر عیافی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دوشم کی حدیثوں ((۱) مؤمن کے قاتل کی توبہ تبول نہیں ہے۔ (۲) اس کی توبہ تبول ہے ان کے درمیان جمع وتو فیق کی صورت یہ ہے کہ جو کسی مؤمن کو اس کے ایمان کی وجہ سے قبل کرے اس کی توبہ تبول نہیں ہے کہ جو کسی مؤمن کو اس کے ایمان کی وجہ سے قبل کرے اس کی توبہ تبول نہیں ہے سے بیز اس سے پہلے (ج ۱۱ باب یہ میں) کچھوالی حدیثیں گزر چکی ہیں جو گنا بان کبیرہ سے تو بہ کے قبول ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور پھھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باسپ۱۰

قل سے توبہ میں بیشرط ہے کہ قاتل (اولیاءِ مقتول کے ہاں) قتل کا اقرار کرے اور پھراہیے آپ کو قصاص یا دیت اور کفارہ کیلئے پیش کرے اور وہ (کفارہ) قتل عمر میں کفارہ جمع ہے اور قتل خطامیں مرتبہ ہے۔

(اس باب میں کل چوحدیثیں ہیں جن میں ہے دو کررات کو قلمز دکر کے باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عند)

حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود عیسی ضریر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک مخص نے عمداً ایک دوسر نے فض کو قبل کر دیا ہے اس کی توبہ کس طرح ہے؟ فرمایا: (مقنول کے اولیاء کو) اسپنے اوپر قدرت دے! راوی نے عرض کیا کہ اسے اندیشہ ہے کہ وہ کہیں اس کو (قصاص میں) قبل نہ کر دیں! فرمایا: پھران کو دیت اوا کرے۔عرض کیا کہ اسے خطرہ ہے کہ اس طرح ان کو

ہتہ چل جائے گا (کہ بیران کا قاتل ہے)۔فرمایا دیت کی رقم کوتھیلیوں میں بھرے اور نماز کے اوقات میں وہ تھیلیاں ان کے گھرمیں بھینک دیے۔لو الفروع ،العہذیب)

- ا۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود اساعیل بعظی سے روابت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ الرحمہ باسنادخود اساعیل بعظی سے روابت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک مخص عمد ایک مختص کوئل کر دیتا ہے تو؟ (اس کا کفارہ کیا ہے؟) فرمایا: ایک غلام آزاد کرے متواتر دو ماہ کے روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے (اسے کفارہ جمع کہا جاتا ہے)۔(العہدیب)
- س۔ نیز باسنادخود ابوالمعزا سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مخض کے بارے ہیں جس نے خطاء ایک مخض کوئل کیا تھا، فرمایا: اس پر واجب ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور (یا) دو مینیے کے مسلسل روزے رکھے اور (یا) ساٹھ مسکینوں پرصدقہ کرے (ان کو کھانا کھلائے) راوی نے عرض کیا کہ اگر غلام آزاد نہ کرسکے تو؟ فرمایا: پھر دو ماہ کے روزے رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو پھر (ساٹھ) مسکینوں پرصدقہ کرے۔ (ایضاً)
- نیز باسناد خودساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے ان (اما مین علیم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے بع چھا کہ اگر کوئی محفی کسی مؤمن کوعمرا قتل کرے تو اس کی توبہ ہے؟ فرمایا جہیں۔ جب تک اس کے اللی کواس کی دیت اوا نہ کرے اور ایک غلام آزاد نہ کرے اور دو ماہ کے مسلسل روزے نہ رکھے اور ایک تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور نظرع وزاری سے توبہ کرے۔ مجھے امید ہے کہ اس طرح اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر دیت اوا کرنے (کیلئے) اس کے پاس مال نہ ہوتو؟ فرمایا: مسلمانوں سے مانتے یہاں تک کہ ویت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ) علیہ کہ ویت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ) علیہ کے دیت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ) علیہ کہ ویت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ) علیہ کہ ویت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ) علیہ کی دیت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ) علیہ کی دیت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ) علیہ کی دیت اوا کرے (العہذیب، نواور ابن عیلیٰ میلیٰ المقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس شم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (ج اا باب سے ہیں) گزر چکی ہیں اور مجھے اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگئی انشاء اللہ تعالی۔

ا ال حدیث سے مترفع ہوتا ہے کہ ان تین چیزوں بیں ہے کی ایک کو اختیار کرنا قاتل کی صوابہ ید پر مخصر ہے حالا نکہ مشہور بین النظیا و یہ ہے کہ یہ افتیار مقتول کے اولیا و کو حاصل ہے کہ وہ ان تین چیزوں (قصاص، ویت یا معانی) بیں ہے جس امر کو چاہیں اختیار کریں والند العالم ۔

(احظر مترجم علی عنه)

باب اا قتل عمر قبل خطا اورقتلِ شبه عمر کی تو قنیح ؟ ^ل

(اس باب میں کل ہیں مدیثیں ہیں جن میں ہے کیارہ مکررات کو للمز دکر سکے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنه) حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخودعبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفرصادق عليه السلام نے مجھ سے فرمايا كه كيا يكي بن سعيد (قاضى مدينه) تمهار ، قاضيوں كى مخالفت كرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! فرمایا میرے سامنے ان چیزوں میں سے کوئی چیز پیش کروجن میں بیاوگ اختلاف كرتے ہيں! ميں نے عرض كيا: دونو جوان آپس ميں او بڑے ايك نے دوسرے كودانت سے كا اور دوسرے نے ایک پھر اٹھا کر کا شنے والے کوسر پر دے مارا جس سے اس کا سرزخی ہوگیا جس کی وجہ سے اسے کزاز کی بماری لاحق ہوگئ جس کے نتیجے میں وہ مرکیا۔ پس معاملہ یجیٰ بن سعیدی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ قاتل ے قصاص لیا جائے۔ اور رید بات ابن ابی لیل (قامنی) اور ابن شبرمد پرشاق گزری اور اس سلسله میں طرفین سے بہت بات چیت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ یول خطا ہے البدا اس کی دیت دین جاستے چنانچیسیٰ بن علی نے اپنے مال سے اس کی دیت اوا کی۔ بیساری داستان س کرامام علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے ہاں والے مکا مارنے برجمی تصاص لیتے ہیں اور قبل خطاب ہے کہ آ وی کسی اور چیز کا ارادہ کرے اور لگ کسی اور کو جائے۔ (الفروع ، العہذیب) نیز باستادخود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے یو چھا کدایک مخص نے دوسرے کواس زورہے عصا مارا کہ تصروب مرکیا آیا قاتل کومقتول کے ولی کے حواللے كيا جائے كا تاكه وہ اس سے قصاص لے؟ فرمايا: بال-مكراسے اس طرح آزاد نه چھوڑا جائے كه وہ (ولى) اس ہے کھیلنار ہے (اوراسے اذیت پہنچاتارہ) بلکہ تلوار کا وارکر کے اس کا کام تمام کردے۔

(الفروع، العنهذيب، الفقيد)

س۔ نیز باسنادخود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جمل عمریہ ہے کہ اراو ق

ا ان نیوں اقدام کی مختر تعریف ہے ہے: (۱) قل حمد ہو یا نہ ہو گرئی عاقل و بالغ آ دی اقصد قبل کمی مختص کو مارے عام اس سے کہ جس آلد سے مارے وہ غائب قبل کنندہ ہو یا نہ ہو یا گوئل کرنے کا قصد ہو یا نہ ہو گرکام ایسا کرے جو غائب قبل کنندہ ہوتا ہے اور وہ قبل بھی ہوجائے۔(۱) شہر حمد ہیہ کہ کمی مختص کو ادراو ہو بار بیا جائے گرنداس حد تک کہ وہ مار قائل ہواور نہ ہی قبل کا ارادہ ہو۔ محروہ معتروب اس ضرب سے مرجائے۔(۳) قبل خطابیہ ہوتا تا ہو ہوں میں خال کو تیر یا بندوق مارے اور لگ کسی آ دمی کو جائے اور وہ مرجائے یا کسی آ دمی کا باوں میں بارک وجائے اور وہ مرجائے یا کسی آ دمی کا باوں میں برگرے جس کی وجہ سے وہ مرجائے۔(احتر مترجم عفی عند)

لوہے یا پھر یا عصایا کے سے کسی کو مارا جائے بیسب فل عمد ہے اور قل خطابہ ہے کہ ارادہ کسی چیز کا ہواور نگ کسی اور کو جائے۔(الفروع ،العبدیب)

- سر نیز باسنادخود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی فخض کسی کو عصا سے یا چفر سے مارے اور وہ ایک ہی ضربت سے کلام کرنے سے پہلے مرجائے تو بید ہیہ عہر ہے جس میں قاتل کو دیت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور اگر وہ (قاتل) اے گرا کراس کے اوپر چڑھ جائے اور اسے مسلسل عصایا پخر (یا کوں) سے بارے یہاں تک کہ وہ مرجائے تو بی تنا عمر ہے جس کی وجہ سے قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔

 اور اگر قاتل اسے مرف ایک ضرب لگائے اور معنروب کلام کرے اور ایک دن یا اس سے زیادہ وقت تک زندہ رہے اور ایجا ور بھرم جائے تو بید ہی ہے۔ (ایمنا)
- ۔ نیز باسنادخود ابوالعباس ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رواعت کرتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں کسی آ دمی کوکوئی ایسی (معمولی) چیز مارتا ہوں جوعوا قاتل نہیں ہوتی (گروہ اتفاقا اس سے مرجاتا ہے) فر مایا:

 یقل خطا ہے اسی طرح وہ محفق ایک چیوٹی سی کنگری اٹھا تا ہے اور کسی کو مارتا ہے (اور وہ مرجاتا ہے) تو بیہ بھی تل خطا ہے۔ پھرعرض کیا کہ میں بکری کوکوئی چیز مارتا ہوں گر وہ لگ کسی آ دمی کو جاتی ہے تو؟ فرمایا: یہ بھی قتل خطا ہے جس میں کوئی شکری شک عدیہ ہے کہ السی چیز سے مارا جاسے جوعوماً قاتل ہوتی ہے۔ (ایعنا)
- حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوالعباس اور زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روہ ہت کرتے ہیں فر بایا بھی عمد رہے ہے کہ کوئی شخص کسی کوعمرا مارے اور وہ بھی ایسے آلے کے ساتھ جو عادۃ قاتل ہوتا ہے اور صبہ عمد رہے کہ کوئی کسی کوعمرا مارے محرق کا ارادہ نہ بواور مارے بھی اس آلہ ہے جو عادۃ قاتل ہیں ہوتا۔ اور وہ قتل خطا کہ جس میں کوئی شک نہیں ہے یہ ہے کہ قصد کسی اور چیز کو مارنے کا ہو مگر لگ کسی اور چیز کو جائے۔ (المجد یب)
- ے۔ جناب حسن بن علی بن شعبدا بی کتاب تحف العقول میں حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بین کہ آپ نے خطبۃ الوداع میں فرمایا قل عمد میں قصاص ہے اور شبہ عمد بیہ ہے جوعصایا پھر سے مارا جائے اوراس میں سواونٹ بیں۔اور جواس میں اضافہ کرے وہ جالمیت میں سے ہے۔ (تحف العقول)
- ۸۔ مفسر عیاشی اپنی تغییر میں باسناد خود عبد الرحمٰن بن الحجاج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
 کرتے ہیں فرمایا: قبل خطابیہ ہے کہ تمہارا اراوہ کسی اور کو مارنے کا ہواور لگ کسی اور کو جائے اور جس کوتم قصد وارادہ سے مارواور اے لگ بھی جائے (اور مربھی جائے) تو ہے تی عمر ہے۔ (تفییر عیاشی)

9۔ نیز باسنادخود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا قبل عمد میہ ہے کہ تم " ''ارادۂ کسی کوتل کرو۔اورایسے آلہ سے قبل کروجو عادۃ قاتل ہوتا ہے۔ (ایسناً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (ج ۹ باب اسامیں) احرام میں شکار کے کفارول میں خطاکی وضاحت گزرچکی ہے۔

بإباا

اس صورت کا تھم کہ جب کسی شخص کے قل میں دویا دوسے زائد آ دمی شریک ہوں۔
(اس باب میں کل میارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ کررات کوچھوڑ کر باتی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
حضرت شخ صدوق علیہ الرحمہ با سنا دخود داؤڈ بن سرحان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے ان دوآ دمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آ دمی کوئل کیا تھا فر مایا: اگر مقتول کے ولی جا ہیں تو (ایک شریک قال کی) و بت ادا کر سے دونوں کوئل کرسکتے ہیں۔ (المفقیہ)

- ۲۔ نیز باسادخود ابراہیم بن ہاشم سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ چارا دمیوں نے مل کراکی فضی کوئل کیا ہے جن میں سے ایک غلام ہے، دوسرا آزاد ہے تیسری آزاد عورت ہے اور چوتھا وہ مکا تب غلام ہے جواپئی نصف قیمت ادا کر چکا ہے تو؟ فرمایا: بیسب مل کرمعتول ک بایں ترتیب دیت ادا کریں گے: (۱) آزاد آدی دیت کی ایک چوتھائی ادا کرے گا۔ (۲) اور آزاد کورت بھی ایک چوتھائی ادا کرے گا۔ (۲) اور آزاد کورت بھی ایک چوتھائی ادا کرے گا۔ (۲) اور آزاد کورت بھی ایک چوتھائی ادا کرے گی۔ (۳) اور جہاں تک غلام کا تعلق ہے تو اس کے مالک کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ چا ہے تو اپنی غلام کے حصہ کی (ایک چوتھائی حصہ کی دیت ادا کرے اور چاہے تو غلام کو پکڑ کرمفتول کے ادامیاء کے حوالے کر دیت اور چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاو ہو چکا ہے اور چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاو ہو چکا ہے اور چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاو ہو چکا ہے اور چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاو ہو چکا ہے اور چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاو ہو چکا ہے اور چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاو ہو چکا ہے اور چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاد کرے گا کیونکہ وہ آزاد کرے گا۔ (ایضاً)
- سو۔ حضرت شیخ کلینی علید الرحمہ باسناد خود طلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

 آپ نے ان دی آ دبیوں کے بارے ہیں جنہوں نے مل کرایک شخص کولل کیا تھا؟ فرمایا: مقتول کے اولیاء کو افتتیار
 دیا جائے گا کہ ان ہیں سے جس ایک کو چاہیں (قصاص ہیں) قبل کر دیں اور اس قاتل کے اولیاء دوسرے نو

 آ ومیوں کی طرف رجوع کر کے اپنے مقتول کی دیت کے نو جھے ان سے رجوع کریں گے۔ (کتب اربعہ)

 سر نیز ہا بناد خود نفیل بن بیار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ وی آ دمیوں نے مل کر ایک آ دی کولل کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر مقتول کے اولیاء چاہیں تو خدمت میں عرض کیا کہ وی آ دمیوں نے مل کر ایک آ دی کولل کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر مقتول کے اولیاء چاہیں تو

پورے دی آ دمیوں کو قصاص میں آئل کر سکتے ہیں تمراس صورت میں ان کونو آ دمیوں کی ویت ادا کرنا پڑے گی اور اگر چاہیں تو ان میں سے ایک آ دمی کوئل کریں اور اس صورت میں باتی (نو قائل) اس کی دیت کے نو جھے اس کے اولیا وکوادا کریں مے بعدازاں حاکم ان کی سرزنش بھی کرے گا اور ان کوجیل خانہ میں بھی ڈالے گا۔ (ایونا)

- نیزباسنادخودابوالعهاس وغیرہ سے اور وہ حضرت ایام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب چند آ دی کسی ایک آ دی کے تل جس کریں ہول تو حاکم تھم دے گا کہ مقتول کے ولی ان میں سے جس کو چاہیں تل کریں گران کو بیخ نہیں ہے کہ وہ ایک سے زائد کوتل کریں۔ کیونکہ خداو تدعالم فرما تا ہے: ﴿وَوَ مَسسنُ فَتِسلَ مَ طَلْكُو مِنَا فَافَدُ جَعَلْنَا لِوَلِیّهِ سُلْطَانًا فَالاَ یُسْوِفْ فِی الْفَتْلِ ﴾ (جوکولَ ظلم کے ساتھ قبل کیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے (کہ تا ال کوقصاص میں قبل کرے یا دیت نے یا معاف کرے) ہیں اس کوتل کرنے میں اسراف (زیادتی) نہیں کرنی جائے۔ (الفروع)
 - ایمز با سنادخود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا سے سے اور ایک غلام نے مل کرایک آ دی کوئل کیا ہے تو؟ فرمایا: مقتول کے ولی کوئل حاصل ہے کہ جاہے تو آ زاد کوئل کرے اور جا ہے تو غلام کوئل کرے! پس اگر وہ آ زاد کوئل کرے تو غلام کے دونوں پہلوؤں پر مارے گا۔ (الفروع ، الدہذیب ، الاستبصار)
 - حضرت بیخ طوی علید الرحمه باسناد خودعلی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام مولی کاظم علید السلام سے ہو چھا کہ چند غلاموں نے ال کرایک آزاد آ دمی کولل کیا ہے۔ ان کا کیا تھم سے ؟ فرمایا: ان سب کواس کے قصاص میں تل کیا جائے گا۔ پھر پوچھا کہ چند آزاد آ دبیوں نے ال کرایک غلام کو تقل کیا ہے تو ان کا کیا تھم ہوگا؟ فرمایا: سارے مل کراس کی قیمت اواکریں ہے۔

(التبذيب، بحارالانوارطبع جديد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں متم کی چھے حدیثیں اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئینگی انشاء اللہ نعالی ۔ استعا

اس مخص کا تھم جو کسی دوسرے آ دمی کو کسی کے لل کا تھم دیے؟ (اوروہ لل کرے)۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مخص سے بارے میں جس نے کسی آ دمی کوعلم دیا کہ وہ ایک آ دمی کوئل کرے اور اس نے قبل کر دیا؟ فرمایا: متعنول کے قصاص میں قتل تو ای آ دمی کو کیا جائے گا جس نے اسے قتل کیا ہے مگر تھم دینے والے کو تا مرگ حبس دوام میں رکھا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

ا۔ جناب کفی اپنی کتاب رجال میں با شادخود معمی ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب معلی بن حیس کولل کیا گیا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام واؤو بن علی (حاکم مدینہ) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے واؤد! تو نے میرے غلام کولل کیا اور میرا مال و بایا! اس پر داؤد نے کہا کہ فد میں نے آپ کے غلام کولل کیا ہے اور نے میں اس خض کے خلاف خدا کی بارگاہ میں بددعا کروں گا جس نے نہی آپ کا مال و بایا ہے! اس پر امام نے فرمایا: میں اس خض کے خلاف خدا کی بارگاہ میں بددعا کروں گا جس نے میرے غلام کولل کیا ہے اور میرا مال و بایا ہے۔ بیس کر واؤد نے کہا کہ میں نے اسے قل فہیں کیا ہاں البت میری پیلیس کے سربراہ نے قبل کیا ہے! امام نے فرمایا: تیرے تھم سے یا تیرے تھم کے بغیر؟ واؤد نے کہا کہ میرے تھم کے بغیر! بیس کرامام نے فرمایا: تیرے تھم دیا جن کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ جا واور اس کا کام تمام کر دو چنانچہ اساعیل کو تھم دیا جن کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ جا کواور اس کی برم کے اندرا سے قبل کرویا۔ (رجال کشی)

۔ رجال کئی کی ایک دوسری روایت میں اس کا تقد ہوں وارد ہے کہ جب سیرانی (پولیس کے سربراہ) کو قصاص کے لئے پکڑا گیا۔ تو اس نے (جیج جیج کر) کہنا شروع کیا: اے مسلمانو! دیکھو! بدلوگ مجھے لوگوں کو تل کرنے کا تھم دیتے ہیں اور جب ان کو ان کی خاطر قتل کرتا ہوں تو پھر مجھے تل کردیتے ہیں اس کے بعد سیرانی کو تل کر دیا حمیا۔ (ایضاً)۔ ﴿ حَسِرَ اللّٰهُ نِياً وَ اللّٰحِوَ قَدَ لَٰلِكَ هُوَ الْمُحْسَرَ انْ الْمُبِينُ ﴾

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ ہاب میں) بعض ایسی حدیثیں آئینگی جو بظاہران حدیثوں کے منافی ہیں اور ہم وہیں اس کی توجیہہ پیش کریں ہے۔

باب ۱۱۰ اس شخص کانتم جوابینے غلام کوکسی آ دمی کے لل کرنے کا تھم دے؟ (اس باب میں کل چار مدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت بینے کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن محمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محف کے بارے میں جس نے اسپنے غلام کوظم دیا تھا کہ وہ کسی آ دی کوئل کرے اور اس نے کردیا۔ فرمایا: اس مقتول کے قصاص میں مالک کوئل کیا جائے گا۔ (الفروع، العبد یب، الاستبصار)

۲- نیز باسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس فض کے بارے میں جس نے اینے غلام کو تھم دیا تھا کہ وہ کسی محض کوئل کرے اور اس نے کر دیا۔

فرمایا تھا کہ سی مخص کا غلام تو بمنزلہ اس کے کوڑے یا تلوار کے ہے! للبذا قصاص میں آقا کوئل کیا جائے گا۔ البتہ تا مرگ غلام کومیس دوام میں رکھا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

س۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جناب علامہ کائی نے اپنی کتاب مختلف الشیعہ میں حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ کی کتاب خلاف ہے ان کی میختین نقل کی ہے کہ موصوف فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں روایات میں قدرے اختلاف پایا جاتے گا۔گر جاتا ہے بعض میں وارد ہے کہ قصاص ما لک ہے لیا جائے گا اور بعض میں ہے کہ غلام سے قصاص لیا جائے گا۔گر علاء نے اس کی کوئی تفصیل میان ہیں کی ۔۔۔۔ پھر شخ نے اپنی میختین پیش کی ہے کہ آگر غلام عاقل و بالغ ہواور حرام وطلال کو بھتنا ہواور ہیں جاتا ہو کہ اس کی کوئی تفصیل کر دوتو پھر تھی خلاف شریعت ہے اور گناہ ہے اور پھر بھی تقبیل کر دوتو پھر تو پھر تو قصاص اس سے لیا جائے گا۔ اور اگر غلام چھوٹا ہو یا ہوتو ہو اگر بجھدار نہ ہو بلکہ یہ جھتا ہو کہ مالک جیسا ہمی تھم دے قصاص اس سے لیا جائے گا۔ اور اگر غلام چھوٹا ہو یا ہوتو ہو اگر بجھدار نہ ہو بلکہ یہ جھتا ہو کہ مالک جیسا ہمی تھم دے (غلط ہویا جائے گا۔ (مختلف علامہ حلی)

بإب۵ا

اس مخض کا تھم جو دویا دو ہے زائد آ دمیوں کوئل کر ہے؟

(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

- حضرت مینے کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابن مسکان سے اور وہ ایک اور مخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فر مایا: جب کوئی مخص دو یا دو سے زائد آ دمیوں کوفل کرے تو اسے ان کے قصاص میں فلل کیا جائے گا۔ (الفروع ،الحہذیب)

> مؤلف علام فرماتے ہیں کہاس کے بعد (باب عامیں) اس متم کی چھے صدیثیں آئیگی انشاء اللہ تعالی ۔ اسکا

ال مخض كالحكم جو قاتل كومقتول كے ولى كے ہاتھ سے چھڑا ہے؟

(ال باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت سیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حزیز ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں حریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے پوچھا کہ ایک محفق نے عمد الیک آ دمی کوئل کیا اور معاملہ حاکم تک پہنچا اور اس نے قاتل کو پکڑ کرمقول کے اولیاء کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے (قصاص میں) قتل کریں۔اس اثناء میں پھولوگوں نے ان پرحملہ کرکے اس قاتل کو ان سے چھڑا لیا تو؟ فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ ان چھڑانے والوں کو پکڑ کراس وقت تک جیل میں ڈال دیا جائے جب تک وہ قاتل کو چیش نہ کریں۔عرض کیا گیا کہ چھڑانے والوں کو پکڑ کراس وقت تک جیل میں ڈال دیا جائے جب تک وہ قاتل کو چیش نہ کریں۔عرض کیا گیا کہ

اگر اس اثناء میں قاتل مرجائے تو؟ فرمایا: اگر ایسا ہوجائے تو وہ مقتول کی دیت اس کے اولیاء تک پہنچانے کے وُمہ دار ہیں۔ (الفروع ، العبدیب ، الفقیہ)

بالسائدا

اس مخص کا تھم جو کسی آ دمی کو پکڑے اور کوئی اور مخص اسے قبل کر ہے؟ اور ایک اور مخص انہیں و کیچر ہا ہو؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک کرر کوچھوڑ کر باتی دو کا ترجمہ عاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی منہ)

د حضرت میں صدوق علیہ الرحمہ باسنا دخود حلبی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فر مایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ان دو آ دمیوں کا فیصلہ جن میں سے ایک نے ایک آ دمی کو پکڑا تھا اور وہ سرے

زی قبل بات بر ما بات کی دورم میں رکھا جائے گا

نے اسے آل کیا تھا ہوں کیا تھا کہ قاتل کو قصاص میں قبل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو حیس دوام میں رکھا جائے گا یہاں تک کٹم وغصہ میں اس طرح مرجائے جس طرح اس نے مقتول کؤم وغصہ میں مارا تھا۔ (الفقید)

نیز بانادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا تین آ دمیوں کا معاملہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا ان میں سے ایک نے ایک آ دمی کو پکڑا۔ اور دوسرا آیا اور اس نے ایک نے ایک آ دمی کو پکڑا۔ اور دوسرا آیا اور اس نے اسے قبل کیا اور ایک تیسرا آ دی سے کاروائی دیکیا رہا (محرکوئی وظل نہ دیا) تو آپ نے اس دیکھنے والے کی آئے میں سلائی پھروا دی۔ اور پکڑنے والے کو تامرک جیل میں ڈال دیا۔ اور قاتل کو قضاص میں قبل کر دیا۔ (افروع، الفقیم)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی سمجھ حدیثیں اس سے بعد (باب ۱۹ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ مال کے اللہ علام فرماتے ہیں کہ اس میں سمجھ حدیثیں اس سے بعد (باب ۱۹ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس مخص کا تھم جورات کے وقت کسی کواس کے گھر سے بلائے اور پھراسے اپنے ہمراہ لے جائے (اور وہ واپس نہ آئے)۔

(اس باب میں کل دو صدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکو مچوڑ کرباتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنہ)
حضرت ہینے کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر و بن ابوالمقدام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے
منصور دوائقی سے کہا جبکہ وہ طواف کر رہا تھا اے امیر! ان دو شخصوں نے رات کے وقت میرے بھائی کا دروازہ
کھنکھنایا اور اسے اپنے ساتھ لے مجئے۔ اور وہ تا حال میرے پاس وائیس نہیں آیا اور بخدا میں نہیں جان کہ انہوں
نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ اس پر دوائقی نے اُن سے بوچھا کہتم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا:
اے امیر! ہم نے تو صرف اس سے بچھ بات چیت کی اور پھر وہ وائیس کھرچلا گیا........... (یہاں تک کہ راوی کا

ہیان ہے کہ) دوافقی نے حضرت ادام جعفرصادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ ان کا فیصلہ کریں (یہاں تک کہ
کہا کہ) ادام نے فرمایا: اے جوان! لکھ ﴿ بِسْسِمِ اللّٰهِ اللّٰو حَدْمِ اللّٰو بِحَدِمِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللهِ حَدْمِ اللّٰهِ اللهِ عَدْمِ اللّٰهِ اللهِ اللهِ عَدْمُ اللّٰهِ اللهِ عَدْمَ اللهِ اللهِ عَدْمَ اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

باب ١٩

فل عمد میں جو چیز دراصل ثابت ہے وہ قصاص ہے ہاں البتہ اگر مقتول کا ولی اور قاتل دیت یا اس سے کم وہیش معاوضہ پر راضی ہوجا کیں تو بیرجا کز ہے؟

(اس باب میں کل میمارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پارچ کررات کوللر دکر کے باتی چے کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سناوخود یونس سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سنے روایت کرتے ہیں فرمایا: جوفض کسی مؤمن کوعمراً قتل کرنے تو قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا مگر میہ کہ معتول

کے ولی ویت پرراضی ہوجا کیں یا ویت سے زیادہ یا اس سے کم معاوضہ پرراضی ہوجا کیں۔ بہر حال آگر ایسا کریں

تو بیرجائز ہے اور آگر وہ النہ کھیر کریں تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ اور فرمایا: ویت وی ہزار درہم یا ایک ہزار

دیناریا ایک سواونٹ ہے۔ (الفروع، العبذیب، الاستبصار)

ا۔ حضرت شخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود تھم بن عتبیہ ہے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہآپ نے ایک حدیث کے اندر فر مایا کہ آل خطاقل عمد کی مانندنہیں ۔ قتل عمد میں قصاص ہے۔

(التبذيب،الفقيه)

س جناب طبری اپنی کتاب احتجاج میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آیت مبارکہ ﴿ وَ لَنظُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیوٰ ہُا اُولِی الْالْبَابِ ﴾ (اے صاحبان عقل التمبارے لئے قصاص میں زیدگی ہے) فرمایا: اے امت محر التمبارے لئے قصاص میں زندگی ہے کیونکہ جب سی کوئل کرنے کا اداوہ رکھنے والے کومعلوم ہوگا کہ اس سے قصاص لیا جائے گا تو وہ تل کے اداوہ سے باز آجائے گا تو اس میں اس مخص کی بھی زندگی ہے جس سے قصاص لیا جانا تھا اور ان کے بھی زندگی ہے جس سے قصاص لیا جانا تھا اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کیلئے بھی زندگی ہے کیونکہ ان کومعلوم ہو جائے گا کہ قصاص واجب ہے تو وہ قصاص کے ڈر سے کی کار کرنے کی جرائے بھی زندگی ہے کیونکہ ان کومعلوم ہو جائے گا کہ قصاص واجب ہے تو وہ قصاص کے ڈر سے کی کوئل کرنے کی جرائے بھی زندگی ہے کیونکہ ان کومعلوم ہو جائے گا کہ قصاص واجب ہے تو وہ قصاص کے ڈر سے کی کوئل کرنے کی جرائے نہیں کریں گے۔ (احتجاج طبری)

سے نیز روایت کرتے ہیں کہ ایک فخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت ہیں ایک فخص کو پکڑ کر لایا جس کے بارے ہیں اس کا خیال تھا کہ بیاس کے باپ کا قاتل ہے۔ چنانچہ اس فخص نے امام کے سامنے اس کا اعتراف کیا۔ تو امام نے اس کی اسے معاف کر اعتراف کیا۔ تو امام نے اس پر قصاص کو واجب قرار ویا۔ اس پر اس فخص نے مدی سے خواہش کی اسے معاف کر وے تاکہ اس کا اجرو تو اب زیادہ ہوائے۔ (ایعنا)

كاحق ادا نه كرو_(نهج البلاغه)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ میں) گزر پکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئیندہ باب میں) آئینگی انشاءاللہ تعالی۔

باب۲۰

جو من ہے اختیار کسی پر گرے اور اس سے وہ کل ہو جائے تو اس پر پچھ ہیں ہے اور اگر اس سے او پر والاقل ہو جائے تو شیجے والے پر پچھ ہیں ہے۔

(اس باب میں کل چارحدیثیں ہیں جن میں ہے دو کررات کوتلمز دکر کے باتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عند) ا۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنا دخودعبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصا دق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مخص (بلا اختیار) دوسرے پرگرا جس سے دوسرامل ہوگیا تو؟ فرمایا: اس برچھنہیں ہے۔(العہذیب،الفروع،الاستبصار)

ا۔ حضرت بینے کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عبید بن زرارہ سے اور وہ امامین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے بیں کہ آپ نے اس مخص کے بارے میں جو کو تھے کے اوپر سے دوسرے مخص پر گرا اور ان میں سے ایک مرگیا؟ فرمایا: نہ اوپر والے پر پچھ ہے اور نہ نیچے والے پر پچھ ہے۔ (الفروع ،العہذیب)

باب١

اس صورت کا تھم کہ جب کوئی انسان کسی آ دمی کوئسی آ دمی پر دھکا دے اور وہ (دوسرا) قتل ہوجائے؟ یا اس کی وجہ ہے کوئی سواری ہدک جائے اور اس سے کوئی جان تلف ہو جائے۔ (اس باب بیں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدائلہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آ دمی کو دوسرے آ دمی پر دھکا دے کر گرایا جس سے وہ (دوسرا) قتل ہوگیا۔ فرمایا: جس کو دھکا دیا گیا وہ مقتول کے وارثوں کواس کی دئیت ادا کرے گااور پھر وہ دھکا دیا گیا تو وہ بھی اپنا دھکا دینے والے سے وصول کرے گا۔ نیز فرمایا: اگر اس شخص کا بچھ نقصان ہوا جس کو دھکا دیا گیا تو وہ بھی اپنا ہرجانہ دھکا دینے والے سے وصول کرے گا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ نیز باسنادخودطبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حصرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے پوچھا کہ اس کے میں کے حصرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مختص کور خی کر دیتا کہ ایک مختص کسی ورخی کر دیتا

يهاتو؟ فرمايا: جو يحصهوا ب بدكان والاسب كاضامن ب - (العهذيب)

۔ سے بیز باسناد خود ابوبصیرے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

پوچھا کہ ایک محف محموڑے پر سوار تھا۔ اس نے پیدل چلنے والے فیک محف کو ڈھا تک لیا (اس پر چڑھ کیا) اور
قریب تھا کہ اسے روند ڈالے۔ پس اس پیدل چلنے والے نے چلا کر محوڑے کو بدکایا (پس محوڑ ابدکا) اور سوار گرکر
مرجمیا یا زخمی ہوگیا تو؟ فرمایا: وہ چلا کر بدکانے والا ضامن نہیں ہے اس نے تو اسپنے آپ کو بچانے کے لئے ایسا کیا
ہے۔ (النہذیب، الفقیہ)

باس۲۲

جو میں چوریا ڈاکووغیرہ سے اپنا دفاع کرتے ہوئے (انہیں قتل کردے) اس پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مررات کو تلم دکر کے باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

د حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ با سنا دخود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی قصاص کے سلسلہ میں حد جاری ہوئے سے لل کیا جائے اس کی ویت نہیں ہے اور فرمایا: جو کوئی فضص کسی پر قا تلانہ حملہ کر ہے اور دوسرافض اپنا دفاع کرتے ہوئے اسے زخمی کردے یا قبل کر دے۔ تو اس پر پھھٹیں ہے (کیونکہ اس نے یہ سب بھی حفاظت خود اختیاری کے تحت کیا ہے) نیز فرمایا: جو کوئی شخص کسی تو م کے گھر پر جھانے تاکہ ان کی پوشیدہ چیزیں دیکھے اور وہ (کوئی چیز مارکر) اس کی آئے کھی چوڑ دیں یا اسے زخمی کردیں تو ان پر کوئی دیت نہیں ہے (کیونکہ اس نے اپنے کے کی سرا پائی ہے) نیز فرمایا: جو کسی پرزیادتی کردے اور اس کے نتیجہ میں اس پرزیادتی کی جائے تو ان پرکوئی قصاص نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

- ۱- نیز باسنا دخود علاوین الفضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روابیت کرتے ہیں فرمایا جب کوئی فعض کسی کوظلم و زیادتی سے مارنا پیٹینا چاہے اور دوسر المحض اپنے بچاؤ کی خاطر دفاع کرے اور اس پہلے محض کوکوئی ضرر و زیاں پہنچ جائے تو دفاع کرنے والے پر پہھنہیں ہے۔ (الفروع ، العہذیب)
- ۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنا دخود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک چور چوری کی غرض سے ایک عورت کے گھر میں داخل ہوا۔ اور کیٹرے (وغیرہ) ایکٹے کئے اور جنب جانے لگا تو عورت نے اس کا پیچھا کیا گیا ۔... وہ لوٹا اور اس سے (زیردی) زنا کیا اس اثناء میں اس عورت کے بیٹے نے کچھ حرکت کی (جاگا) اور اس ظالم کے پاس کلہاڑی تھی اس سے وار

کرکے بچہ کوئل کردیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہوکر اور کیڑوں کی تصری اٹھا کر باہر نکلنے لگا تو عورت نے کلہاڑی کا وار کرکے اسے قل کر دیا۔ دوسرے دن اس کے اولیاء آئے اور اس کے خون کا مطالبہ کیا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کے وہ وارث جواس کے خون کا مطالبہ کرنے کیلئے آئے ہیں وہ بچہ کی دیت کے ضامن ہیں۔ اور وہ چور فرمایا: اس کے وہ وارث جواس نے خون کا مطالبہ کرنے کیلئے آئے ہیں وہ بچہ کی دیت کے ضامن ہیں۔ اور وہ پور جو بچھ مال ومتاع چھوڑ گیا ہے اس سے چار ہزار درہم اس عورت کو دیئے جائیں سے چونکہ اس نے زبردتی اس سے زنا کیا تھا۔ بیاس کا تاوان ہے اس اور عورت پرائے قل کرنے کی وجہ سے پھوٹیس ہے کیونکہ وہ چورتھا (جس کا خون بدر ہے اور قاتل بھی تھا)۔ (المقتیہ ، النہذیب ، الفروع)

۳- حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود سکونی سے اور وہ جعزت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے آباء طاہرین علیم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو محض نگی تلوارا شما کرلوگوں کو ڈرائے دھمکائے اس کا خون مدر (رائیگان) ہے۔ (العہذیب) مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس متم کی تمجھ حدیثیں اس سے پہلے باب الدفاع (باب اوس و ۲ میں) اور جہاد (ج ۱۱ میں) باب ۲۳۱) میں گزر چکی ہیں اور جہاد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باب

جو محض کسی عورت سے (زبردتی) زنا کرنا جا ہے اور وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے اس محض کوئل کر دیے اس پر کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے۔

(اس باب بین کل تین حدیثیں ہیں جن بین سے ایک کررکوچھوڑ کر باتی دوکا ترجہ حاضر ہے)۔ (احتر متر جع عنی عنہ)
حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت ایام جعفر صادق علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے ہے کہ دوہ اس فض کے بارے ہیں جس نے ایک خورت کے حدامکاری کرنا چاہی اور اس نے اسے پھر مارا جو ٹھیک نشانے پر لگا جس سے وہ خض بلاک ہوگیا۔ فرمار ہے ہے کہ اس عورت پر خداوند عالم کے نزد یک پھر (وزر و وبال اور تصاص و دیت وغیرہ) نہیں ہے اور اگر اس کا معاملہ امام عادل تک پہنچایا گیا تو وہ بھی اس خض کے خون کورائیگان قرار دیں سے۔ (الفروع، المتبذیب، المقتیہ)
معاملہ امام عادل تک پہنچایا گیا تو وہ بھی اس خض کے خون کورائیگان قرار دیں سے۔ (الفروع، المتبذیب، المقتیہ)
فر باسناد خودروایت کرتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام معصوم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک فخص نے ایک ایک ورت سے شادی کی جس کا ایک دوست (یار) تھا جنب ہے بوئ و کنار کرنا جابی تو اس نے اپنی دوست کو بلوا کر جہلہ عردی میں (چھپاکر) بھا دیا اور جب شوہر نے اپنی ہوگ سے بوئی و کنار کرنا جابی تو اچل کہ دوست کو بلوا کر جہلہ عردی میں (چھپاکر) بھا دیا اور جب شوہر نے اپنی ہوگ سے بوئی و کنار کرنا جابی تو اس خوش کوئی کردیا دوست کے اس دوست نے ایک دوست نے ایک دوست نے اس دوست نے شوہر پر جملہ کردیا اور پھر دونوں گھتم گھتا ہو گئے۔ انجام کارشوہر نے اس فیض کوئی کردیا

یہ ماجرا دیکھے کرعورت اٹھی اورا پینے دوست کے عوض کوئی چیز مار کرا پیئے شوہر کوئٹل کر دیا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت اپنے دوست کی دیت کی ضامن ہے (کیونکہ وہی اسے بلوا کرائے ٹٹل کرانے کا باعث ہے)۔اورشوہر کے قصاص میں اسے ٹٹل کیا جائے گا۔ (الفروع ،النہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تم کی پجور میش اس سے پہلے باب الدفاع (باب اوساوہ وہ ہیں) گزر پکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باب

جو محض قصاص میں قبل کیا جائے اس کی نہ دیت ہے اور نہ قصاص۔ اور بہی تھم ہراس محفض قصاص ہو حدود الناس میں صدیق کا ہے جو حدود النام میں صدیق کیا جائے۔ اور جو حدود الناس میں سے سے سے حدیث المال سے اوا کی جائے گی۔ سے سے حدیث المال سے اوا کی جائے گی۔

(اس باب میں کل نو مدیشیں ہیں جن میں سے جار مررات کو ممر دکرے باتی بائے کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

- حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک حدیث کے حضن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بوجھا کہ ایک فخص قصاص میں قبل کیا حمیا ہے آیا اس کی دیت ہے؟ فرمایا: اگر ایسا جوتا تو پھرتو کسی سے قصاص نہ لیا جا سکتا؟ فرمایا: جس کو کوئی حدقل کرے اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔ (الفروع، العبدیب، الاستبصار)
- ۔ نیز باسنادخودسکونی ہے اور وہ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا جس ہے قصاص کیا جائے وہ قرآن کاقبل کردہ ہے (کیونکہ قصاص کا تھم قرآن میں ندکور ہے)۔ (الفروع، العہذیب،الفقیہ)
- ۔ نیز باسناوخودسن بن صالح توری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصادتی علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فر مارہے تھے کہ ہم جس پر حدود اللہ ہیں سے کوئی حد جاری کریں اور وہ مرجائے تو اس کی دیت ہم بس کی دیت ہم اس کی دیت ہم پہیں ہے اور جس پر حدود الناس میں سے کوئی حد جاری کریں اور وہ مرجائے تو اس کی دیت ہم پر ہے (جو بیت المال سے اوا کی جائے گی)۔ (الفروع، النہذیب)
- سم۔ حضرت شخ طوسی علیہ الرحمہ باسنا دخود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس کو امام کے تقلم سے قصاص ہیں قبل کیا جائے تو اس کے قبل اور زخم کی کوئی دیت نہیں ہے۔ (العہذیب) ۵۔ نیز باسنا دخود حکمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس کو حدیا قصاص قبل کرے این فرمایا: جس کو حدیا قصاص قبل کرے این کی کوئی ویت نہیں ہے۔ (ایعنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پچھواس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

پاپ ۲۵

جو شخص کسی گھر میں اس لئے جھانے کہ ان کی قابل ستر چیزوں کو دیکھے تو وہ اس کومنع کر سکتے ہیں اور اگر اصرار کرے تو وہ اس کی آئھ پھوڑ سکتے ہیں اور اگر پھر بھی بازند آئے تو پھراسے تی بھی کر سکتے ہیں۔

(اں باب ہیں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکر رات کو تعرو کرے باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر سترجم عفی عنہ)

د حضرت بیخ صدوق علیہ الرحمہ با بنادخو و حماد بن عیسی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فر مایا: حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے بعض حجروں میں تشریف فرما ہے کہ ایک مخص نے دروازہ کے سوراخ سے اندر جھانکا اس وقت آئخضرت کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ڈھیلا تھا۔ فرمایا: اگر میں تیرے قریب ہوتا تو اس سے تیری آ کھ پھوڑ دیتا۔ (الفقیہ ، قرب الاسناد)

- ا۔ نیز باسادخود محد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محد باقر علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا مؤمن کی قابل ستر چیز (کا دیکھنا) مؤمن پرحرام ہے۔ نیز فرمایا: جو مخص کسی کے گھر بیں تا نئے جھائے تو مؤمن کیلئے اس حالت میں اس کی دونوں آئمیں مباح ہیں (کہ ان کو پھوڑ ڈالے)۔ اور جو کسی مؤمن کے گھر بیں باذا جازت اچا تک واضل ہوجائے تو اس حالت میں مؤمن کیلئے اس کا خون مباح ہے۔ (الفقیہ)
- سے نیز باسنادخود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپ آباء واجدادعلیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حدیث منائی میں فرمایا ہے بعائی کی قابل فرمایا ہے بعائی کی تابل فرمایا ہے بعائی کی تابل بیشش چیز پر نگاہ ڈالے یا اپنی ہوی کے علاوہ کسی کی شرم گاہ پرعدا نگاہ ڈالے تو خدائے تعالی اسے ان منافقوں کے ساتھ محشور فرمائے گا جولوگوں کی چھپی ہوئی چیز وں کوکر یہتے ہے اور وہ اس وقت تک دنیا ہے نہیں جائے گا جب تک خدااسے رسوانہیں کرے گا تگر یہ کہ تو بہرلے۔ (ایسنا)
- سم۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن فضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی فخص بلندی سے (جیسے اپنے مکان کی حجمت سے) کسی قوم پر جھا تھے یا ان کی کسی چیز کے سوراخ وغیرہ سے تا کے اور وہ اس کو تیر ماریں جواسے گئے اور وہ فتل ہوجائے یا اس کی آئے کھے چھوٹ جائے تو ان پر کوئی تا وان نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ آیک فخص نے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجمرہ کے سوراخ سے پرکوئی تا وان نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ آیک فخص نے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجمرہ کے سوراخ سے

اندرجهانکا اور آپ تیر (یا نیزه) لے کر باہر نظے تا کہ اس کی آ کھ کو پھوڑیں۔ مگر وہ مخص اس وقت تک جاچکا تھا۔
آپ نے فرمایا: اے خبیث! آگر تو اپنی جگہ کھڑار ہتا تو میں تیری آ کھ پھوڑ ویتا۔ (الفروع، التبذیب)
مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس فتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب سوم میں) گزر چکی ہیں اور پچھ اس کے بعد
(باب سام میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

اپاپ ۲:۲

جو من ار فررواور بچو) کہدد ہے اور پھر تیر مارے وہ ضامن نہیں ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسناوخود ابوالصباح کنائی سے اور وہ جعرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام کے عہد ہیں کچھ بچے کھیل رہے سے کہ جب ایک بچے نے اپنا تیر مارا تو دوسرے بچے کہ جب ایک بچے نے اپنا تیر مارا تو دوسرے بچے کے اسکا حیار دانت ٹوٹ سے نے ۔ تو یہ مرافعہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت ہیں پیش کیا تھیا تو تیر مارنے والے نیچے نے دو گواہ پیش کئے کہ اس نے تیر مارنے سے پہلے ''حذار'' (وروبچ) کہد دیا تھا۔ تو آ نجناب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جوحذار کہد دیا وہ معذور ہے۔ (الفروع، المفقیہ ،العلل ،المتہذیب)

باب ۲۷

اس مخص کا تھم جو کسی سونے والے کے پاس (لواطت کے ارادہ سے جائے اور جب اس کی پشت پر سوار ہوتو وہ جاگ جائے اور زور سے چلائے اور اسے ل کر دیے یا کوئی کسی کے گھر میں مالک کی اجازت کے بغیر داخل ہواور مالک اسے لی کردے؟؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عند)

جعفرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خودجسین بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حصرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یو چھا حمیا کہ ایک شخص ایک سوئے ہوئے آدی کے پاس (بدفعلی کیلئے) حمیا جبکہ وہ سویا ہوا تھا۔ اور جب اس کی پشت پرسوار ہوا تو وہ آدمی بیدار ہو گیا۔ تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اسے قل کردیا تو؟ فرمایا: اس پر نہ دیت ہے اور نہ قصاص ہے۔ (الفروع، المتہذیب)

ا۔ نیز ہاسنادخود نتے بن بزید جرجانی سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ انسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس فض اس فض کے بارے میں جو کسی کے گھر میں (بلا اجازت) چوری یا بدکاری کے ارادہ سے داخل ہوا اور گھر کے مالک سے اسے قبل کر دیا۔ آیا اسے اس کے عوض قبل کیا جائے گایا نہ؟ فرمایا: جان لو! کہ جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہوتا ہے وہ اپنے خون کو ہدر کرتا ہے اور اس (قاتل) پر پچھ نہیں ہے۔ (ایعنا)

"- حضرت شیخ طوی علیه الرحمه باسنادخود ندکوره بالا روابیت کونقل کرنے کے ساتھ ساتھ بیتمتہ بھی نقل کرتے ہیں کہ حضرت مسلح طوی علیه الرحمه باسنادخود ندکوره بالا روابیت کونقل کرنے کے ساتھ ساتھ زیروسی زنا کرنا جا ہے اور وہ عورت حضرت رسول خداصلی الله علیه وآلہ وسلم نے فرمانیا جوشف کسی عورت کے ساتھ زیروسی زنا کرنا جا ہے اور وہ عورت العبد یب اسے قبل کردیے تو اس پر ندویت ہے اور نہ قصاص ۔ (العبد یب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب بین) گزر چکی ہیں اور ان دونوں حکموں کی تفصیل باب الدفاع میں گزر چکی ہے۔

باب ۲۸

اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی تقلمند دفاع کرتے ہوئے کسی دیوانہ وغیرہ کوئل کردے یا اس سے برعکس کوئی دیوانہ کوئل کردے یا اس کے برعکس کوئی دیوانہ کسی فرزانہ کوئل کردے؟ ان دونوں صورتوں میں قصاص نہیں ہے۔ اس کے برعکس کوئی دیوانہ میں فرزانہ کوئل کردے؟ ان دونوں صورتوں میں قصاص نہیں ہے۔ (احتر مترج عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیدالرحمہ باسنادخود ابوبھیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ باقر علیدالرحمہ باسنادخود ابوبھیر مرادی سے روایت کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ د بوانہ اس کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا اور اس نے اسپنے دفاع کی خاطر اس کو تل کیا ہے تو پھر اس پر کوئی دیت یا قصاص نہیں ہے۔ اور اس کی ویت بیت المال سے اواکی جائے گی۔ اور اگر اس دیوانہ نے اس کو ضرر پہنچائے کا کوئی ارادہ نہیں کیا تھا۔ اس نے ویسے اسے تل کر دیا۔ تو اس پر جو قصاص نہیں ہے لیکن میر تا تل اپنے مال سے ویسے اسے تل کر دیا۔ تو اس پر قصاص تو نہیں ہے۔ کیونکہ دیوانہ پر جو قصاص نہیں ہے لیکن میر تا تل اپنے مال سے اس کی در شکودیت ادا کر سے گا اور اللہ سے مغفرت طلب کر سے گا اور تو بہ کر سے گا۔

(الفروع، الفقيه ، العلل)

باسنادخود ابوالورد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اصلحک اللہ! ایک فیض پر ایک پاگل آ دمی تلوار سے حملہ کرتا ہے اور وہ فیض اس سے تلوار سے کر جوائی حملہ کر کے اسے قل کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: میں مجمعتا ہوں کہ اس سے نہ قصاص لیا جائے گا اور نہ دیت ۔ ہاں اس کی دیت امام (بیت المال سے) ادا کریں سے ۔ اور اس کا خون را بڑگان نہیں جائے گا۔ (الفروع، العہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس متم کی پھھ صدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر پکی ہیں اور پھھ اس کے مستقدین مستقدین بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بات ۲۹

اس صورت حال کا تھم جب کوئی عقلند کسی کوئل کرے اور کھر دیوانہ ہوجائے یا دیوائلی کے عالم میں کسی کوئل کرے۔ (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید بن معاویہ بچل سے روایت کرتے بیں ان کا بہان ہے کہ حضرت امام محمہ باقر علیہ الرحمہ باسناد خود برید بن معاویہ بچل سے روایت کرتے بیں ان کا بہان ہے کہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے بوچھا گیا کہ ایک خفس نے کسی آ دی کوئل کیا۔ گراس کے خلاف کوئی شہادت قائم نہ ہوئی اور نہ اس برحد جاری ہوئی کہ وہ باگل ہوگیا۔ اور اب ایک گروہ نے گواہی دی کہ اس نے ایک مخفس کوئل کیا تھا جبکہ ہے ہے الد ماغ تھا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اسے قصاص بیں قبل کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ گروہ یہ گواہی نہ دسے گراس کے باس کے باس کی مال موجود ہوتو اس کے مال سے مقتول کے وارثوں کو ویت اداکی جائے گی۔ اور اگر اس کے باس کوئی مال نہ ہوتو پھر اس کی دیت بیت المال سے اداکی جائے گی اور ایک مسلمان کا خون رائیگال نہیں ہونے دیا جائے گا۔ (الفروع ، الفقیہ ، النہذیب)

٧۔ حضرت شخط طوی علیہ الرحمہ باسنادخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محمد بن ابو بکر نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں خطاکھا جس میں میہ سنلہ دریافت کیا تھا کہ آیک یا گل فضص نے عمد آ ایک آ دمی کو آل کر دیا ہے تو کیا کیا جائے؟ جناب امیر علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ مقتول کی دیت یا گل کو قرم ادا کر ہے گا۔ اور آ ب نے پاگل کے قبل عمد اور قتل خطاکو برابر قرار دیا۔ (التہذیب، الفقیہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب۳۰

اس قاتل کا تھم کہ جب وہ دیت اوا کرنے کی قدرت ندر کھتا ہویا مقتول کے وارث قبول نہ کریں؟

(اس باب میں کل چارحد یعیں ہیں جن میں سے ایک کررکوچھوڑ کر باتی تین کا ترجہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنہ)

د حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سنادخود ہشام بن سائم اور ابن بکیر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ محمد بن شہاب دیوانہ ہوگیا ہے اس لئے وہ بواتا نہیں ہے۔ امام بیس کرا محمد اور اس کے باس گئے۔ جب زہری نے آپ کو دیکھا تو آپ کو بہچان لیا۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تخبے کیا ہے؟ (بہ کیا حال بنایا ہے؟) فرمری نے کہا کہ جمعے حکومت (مورزی) دی گئی اور اس اثناء میں میں نے ایک محفی کا خون ناحق بہایا بس اس کی وجہ سے میری بیادات ہوگئی ہے! امام نے فرمایا: میں میں نے ایک محفی کا خون ناحق بہایا بس اس کی وجہ سے میری بیادات ہوگئی ہے! امام نے فرمایا: میں میں نے ایک محفی کا خون ناحق بہایا بس اس کی وجہ سے میری بیادات ہوگئی ہے! امام نے فرمایا: میں

توسیحتا ہوں کہ تیرار صب خداوندی سے ماہی ہونا تیرے اس جرم سے بھی زیادہ خت جرم ہے! پھر فرمایا: ان کو

دمتوں کے آولیاء کو) دیت وے! زہری نے کہا کہ بیں نے دیت دینا چاہی ہے مگر وہ انکار کرتے ہیں۔ امام نے

فرمایا: اس تم کوتعیلیوں میں بند کر کے نماز کے اوقات بین ان کے گھر میں پھینک دے۔ (الفردع المعجد یب)

حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باساد خود وصب بن وصب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ

اپنے والد ما جدعلیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جوض کی قوم کے دوست کوئل کرے تو وہ جس قدر مال اوا

کرنے کی طاقت رکھتا ہے ان سے مصالحت کرے کوئلہ یہ چیز اس کے عاسمہ کی تخفیف کا باعث ہے۔ (اللفتیہ)

سی نیز باساد خود عینی ضعیف سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی

مدمت میں عرض کیا کہ ایک آ دی نے ایک آ دی کوئل کیا ہے اس کی تو بہ کیا ہے؟ فرمایا: ان کوکوئی رشتہ و یہ اور پی اور کہ دوہ ان کے آ دی کوئل کیا ہے اس کی تو بہ کیا ہے؟ فرمایا: ان کوکوئی رشتہ و یہ وض کیا: اس طرح ان کو پید چل جائے گا کہ وہ ان کے آ دی کا قاتل ہے! فرمایا: ان کوکوئی رشتہ و یہ عرض کیا کہ اسے انہ بیشہ ہے کہ وہ عورت کہیں ان کو اصل حقیقت ہے آ مگاہ ذیکر دیے؟ فرمایا: چھراییا کرے کہ عرض کیا کہ اسے انہ بیشہ ہے کہ وہ عورت کہیں ان کو اصل حقیقت ہے آ مگاہ ذیکر دیے؟ فرمایا: پھراییا کرے کہ عرض کیا کہ اسے انہ بیشہ ہے کہ وہ وہ حورت کہیں ان کو اصل حقیقت ہے آ مگاہ دوہ آن کے آ دی کرتے وہ قدت) ان کے گھر میں بند کر کے نماز کے اوقات میں (بالخصوص نماز صبح اور ظہر کے وقت) ان کے گھر میں چھینک دے (تا کہ وہ آئیں اغلیا کہ)۔ (ایمنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۹ میں) گزر پکی ہیں۔ ماس اس

جب كوئى براكسى جھوسٹے كويا كوئى شريف كسى رؤيل كوئل كر ہے تو اس سے قصاص ثابت ہوجاتا ہے۔

(اس باب بين كل چار حديثين بين جن بين ہے دوكر رابت كولار وكر كے باتى دوكا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عنی عنه)

ا حضرت شخ صدوق عليه الرحمه بابناد خود عبدالله بن ابو يعفور ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام ہے

روايت كرتے بين فرمايا كه حضرت رسول خداصلى الله عليه و آله وسلم نے بمقام منى خطبه ديا (يهاں تك كه فرمايا)

مام مسلمان بھائى بھائى بين فرمايا كه حضون برابر برابر بين ان كا ادنى (اعلى كى) حفاظت كرتا ہے اور وہ سب اغيار

كے لئے ایک ہاتھ بين۔ (الا مالى ، الخصال بقير تين)

۲- حضرت شیخ طوی علیه الرحمه پاسناد خود ابن نصال سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه
 السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص عمراً کسی جھوٹے یا بڑے کو قتل کرے اس پر قصاص لازم ہے۔(العبدیب،اللفیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں (سابقد ابواب میں) اور پچھ باب النکاح میں گزرچکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جب کوئی بیٹا اسپنے باپ یا مال کوئل کرے تو اس سے قصاص ثابت ہوجا تا ہے کیکن ایکر باپ بیٹے (یا بیٹی) کوئل کرے یا اسے زخمی کرے تو اس سے قصاص ثابت نہیں ہوتا۔

(اس باب میں کل عمیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھے تمررات کوللمز دکر کے باتی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه)

- حضرت شيخ كليني عليه الرحمه باسنا دخود حمران سے اور وہ امامین علیما السلام میں سے ایک امام علیه السلام سے روایت كرتے ہيں فرمايا: والد سے اولا د كا قصاص نہيں ليا جائے گا۔ليكن أكر اولا د والد كوعمر أقتل كرے تو اس سے قصاص
- ٣ ۔ نيز باسنادخودعلا بن فضيل ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام ہے روايت كرتے بيّن فرمايا: والد كواولا د (کولل کرنے کے قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہاں البنتہ اگراولاد باپ کولل کرے تو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا اور جب کوئی آ دمی کسی کونل کرے تو قاتل مقتول کا وارث قرار نبیس یا تا اگرچی خطا بی کیوں نہ
- ۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدعلیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ کوئی باپ اپنے بچہ کی وجہ سے قبل نہیں کیا جائے گا۔ نیکن بیچے کو باپ کی وجہ سے قبل کیا جائے گا اور اگر باپ بیٹے پر تہمت زنا لگائے تو باب پر حد نذف جاری نہیں کی جائے گی جبکہ اگر بیٹا یہ الزام باپ پر نگائے تو اس پر حد جاری کی جائے
- س۔ نیز باسنا دخود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اگر کوئی مخص اپنے بیٹے کو یا ما لک اینے غلام کوئل کرے تو اسے قصاص میں مل نہیں کیا جائے گا البتہ اسے سخت مارا پیما جائے گا اور اسے اپنے اصلی وطن سے دلیس نکالا دیا جائے گا۔ (التہذیب،الفقیہ)
- حضرت شیخ صدوق علیه الرحمه باسنادخود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اسپنے باپ سے اور وہ حضرت امام جعفرصا دق عليه السلام سے اور وہ اسپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلة سند سے حضرت رسول خداصلی الله علیه و آلدوسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت امام علی علیدالسلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا یاعلی ایسی

بان کواسینے بینے کوئل کرنے کی وجہ سے قصاص میں تل نہیں کیا جائے گا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں اس متم کی پھے حدیثیں اس سے پہلے قذف سے باب (ج ۱۸ باب۱۲) میں گزر پکی یں۔ با ساسا

اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی مردعورت کو اورعورت مردکولل کردے؟

(ال باب میں کل اکیس حدیثیں ہیں جن میں ہے بارہ کررات کو تھم دکر کے باتی نوکا ترجمہ حاضر ہے)۔(احظر مترجم علی عنہ)

ا حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اللہ جعفرصاد تی علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے سنے کہ اگر کوئی مردا پی بیوی کوعمدا قتل کر دیت و اس کے اللہ علیہ اللہ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے سنے کہ اگر جا ہیں تو مرد کو قصاص میں قتل کر دیں اور آدھی دیت مرد کے وارثوں کوادا کر دیں اور اللہ عالمی دیت مرد کے وارثوں کوادا کر دیں اور اللہ عالمی دیت مرد کے وارثوں کوادا کر دیں اور اللہ عالمی دیت مرد کے وارثوں کوادا کر دیں اور اللہ عالمی دیت مرد کے وارثوں کوادا کر دیں اور آپ نے اس عورت کے بارے میں جو اسپنے شوہر کوعمدا کی کردیں دیں اور آپ کے اللہ اور آپ کو اس کو اللہ عالمی کو اللہ عالمی کی گئی کردیں۔ (کتب اربعہ)

- ۲- نیز با سادخود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب کوئی مردعمہ اکسی
 عورت کوئل کرے تو اگر عورت کے اولیاء اسے قصاص ہیں قل کرنا چاہیں تو آ دھی ویت مرد کے ورثہ کو اوا کر کے
 اسے قبل کر سکتے ہیں اور اگر دیت لینا چاہیں تو مرد کی دیت کا نصف (پانچ ہزار دوہم) لے سکتے ہیں اور جب کوئی
 عورت کسی مرد کوئل کرے تو اسے قصاص ہیں قبل کیا جائے گا۔ مرد کے اولیاء کوائی کی جان کے سوا اور کسی چیز پر
 دسترس نہیں ہے۔ (الفروع، العبذیب، الاستبعار)
- س- نیز باسنادخود ابو ولا دے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت ہیں ایک ایسے فض کو لایا گیا جس نے ایک حاملہ عورت کو خیمہ کے ستون سے قبل کیا تفا؟ تو آ تخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کے اولیاء کو افتیار دیا کہ چاہے تو قاتل ہے اپنی عورت کی دیت لین ؟ تو آ تخضرت ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوض ایک خدمت گزار غلام یا خدمت گزار لونڈی لے ایس اور چاہیں تو مردکی آ دھی دیت ادا کر کے اس کو قبل کر دیں۔ (الفروع، النہذیب)
- سم۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود ابومریم سے روایت کرتے بین ان کابیان ہے کہ بین نے حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے عورت کے زخم کے بارے بین بوچھا (جواسے کوئی مرد لگائے؟) فرمایا: اس کا تاوان مرد کے زخم کے تاوان کا نصف ہے۔ پھرع ش کیا کہ اگر ایک عورت ایک مرد کوئی کر دے تو؟ فرمایا: مرد کے اولیاء اسے قصاص کے تاوان کا نصف ہے۔ پھرع ش کیا کہ اگر ایک عورت ایک مرد کوئی کر دے تو؟ فرمایا: اگر عورت کے اولیاء جا ہیں تو آدمی میں تا تا میں تا تا تا ہیں تو آدمی کے اولیاء جا ہیں تو آدمی میں تا کہ میں تا کہ میں تا کوئی مرد کمی عورت کوئی کر دے تو؟ فرمایا: اگر عورت کے اولیاء جا ہیں تو آدمی

دیت ادا کرکے مرد کو قصاص میں قتل کر سکتے ہیں۔ (اور اگر جاہیں تو مرد کی دیت کا نصف قبول کریں)۔(العبدیب)

- ۵۔ تیزبانا دخود زرارہ سے اور وہ امامین علیما السلام میں سے آبک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے
 آبت مبارکہ ﴿ السّفْسَ بِالنّفْسِ وَ الْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ ﴾ (نفس کے بدلے فس، آئکھ کے عوض
 آئکھ اور ناک کے بدلے ناک) کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا بیم کام ہے۔ (ایعنہا)
- ایز با منادخود محمد بن مسلم ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہے ہو چھا
 کہ دوعورتوں نے مل کر ایک مرد کو مل کیا ہے تو؟ فر مایا: اس کے قصاص میں دونوں کو تل کیا جائے گا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (ایسنا)
- 2- جناب سيد مرتضائي اپنے رساله محکم و متشابه ميں تغيير نهماني سيفق كرتے ہيں اور وہ بسند خود حضرت امير عليه السلام سے روايت كرتے ہيں كرآپ نے ايك حديث كے ضمن ميں فرمايا: نائخ كى مثال قصاص ميں بيہ كوتوراة ميں جوفرائفل درئ سے قرآن نے ان كومنسوخ كر ديا مثلا ارشاد قدرت ب: ﴿ وَ كَتَبْسَا عَلَيْهِم فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِ اللَّهُ فَي سِن وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ الآية ﴾ چنانچ توراة ميں مرد وعورت آزاداور غلام سب برابر سے محرفدان قرآن ميں وه منسوخ كر ديا جوتوراة ميں درج تھا بيفرما كركہ ﴿ يَا يَهُ اللّهُ يُن المَنُوا الْحَيْبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ قرآن ميں وه منسوخ كرديا جوتوراة ميں درج تھا بيفرما كركہ ﴿ يَا يَهُ اللّهُ يُن المَنُوا الْحَيْبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَدْلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ ال

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں ننخ بمعنی تخصیص ہے للبذا بدروایت نمبر۵ کے منافی نہیں ہے جس میں ندکور ہے کہ بدآ بت محکم ہے کیونکہ اس کے بعد بھی اس پڑمل جاری ہے۔

- ر۔ جناب عیاشی باسنادخود ساعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد خداوندی ﴿ اَلْحُورُ مِالْمُعُورُ مِالْعُبُدُ مِالْعُبُدُ مِالْعُبُدُ وَالْاَنْتُى ﴾ (آزاد کے بدلے آزاد اور فلام کے عوض غلام اور عورت کے بدلے آزاد اور فلام کے عوض غلام اور عورت کے بدلے گا۔ مگر اسے شخت مارا پیٹا جائے گا۔ مگر اسے شخت مارا پیٹا جائے گا۔ اور آگر کوئی مرد کسی عورت کوئی کرے اور عورت کے اولیاء مرد جائے گا۔ اور آگر کوئی مرد کسی عورت کوئی کرے اور عورت کے اولیاء مرد کوقصاص میں قبل کرنا جا ہیں تو وہ مرد کے ورثہ کونصف دیت اوا کریں مے۔ (تفییر عیاشی)
- بیز باسنادخود ابوالعباس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصاوق علیہ السلام سے

مؤلف علام فرماتے ہیں اس منتم کی مجھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔ باب مہم

اس صورت حال کانتم که جب ایک بچه اور ایک عورت یا ایک غلام اور ایک عورت کسی مرد کے تل میں شریک ہوں؟

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه) ا

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبھیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت اہام محمہ باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک نابالغ بچہ اور ایک عورت نے ال کر ایک مرد کوئل کیا ہے؟ فرمایا: عورت اور بچہ کی خطاء مجمی عمد نصور لے ہوتا ہے۔ لبندا اگر مفتول کے اولیاء چاہیں تو قصاص میں ان دونوں کوئل کر سکتے ہیں مگر اس صورت میں بچہ کی آدھی دیت یعنی پانچ ہزار درہم لڑے کے اولیاء کواوا کریں مجے۔ اور اگر چاہیں تو صرف لڑے کوقصاص میں بچہ کی آدھی دیت یعنی پانچ ہزار درہم لڑے کے اولیاء کواوا کریں میں دوری ویت کی ایک چوٹھائی اوا کرے گ میں قبل کریں۔ اور اس صورت میں اور کا عورت کوئل کریں تو کر سکتے ہیں اور اس صورت میں اور کا عورت کوئل کریں تو کر سکتے ہیں اور اس صورت میں اور کا عورت کے ورش کو کامل دیت کا ایک چوٹھائی حصہ اوا کرے گا اور اگر مقتول کے وارث دیت لینے پر راضی ہوجا کیں تو اس صورت میں لڑکا ورت میں لڑکا ورت دیت اور کریں ہوجا کیں تو اس صورت میں لڑکا اور اگر مقتول کے وارث دیت لینے پر راضی ہوجا کیں تو اس صورت میں لڑکا اور عورت کوئل کریں گے۔ (کتب اربعہ)

ا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآ ۃ العظول میں فرمایا ہے کہ حسب ظاہر ہے بات نہ صرف خلاف مشہور ہے بلکہ خلاف اجماع ہے۔ للذا ممکن ہے کہ خطاء کے اصطلاحی معنی مراد نہ لئے جا کمیں بلکہ اس سے مراد میہ ہو تکہ عورت اور لڑکا ناتعں احتال ہیں للذا جو پچھان سے صاور ہوا ہے وہ خطاء ہے اور حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ نے اس کو بعض مخالفین سے نظریہ پرمحول کیا سے۔ اور باتی جو احکام ان دونوں حدیثوں میں خدکور ہیں وہ معمول بہا ہیں لیعنی انہی کے مطابق عمل درآ مدہوتا ہے۔ واللہ العالم۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

باب ۲۵ اندھے آ دی کے ختل عمد کا تھم؟

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احفر مترجم علی منہ)

حفرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ کہ میں نے مفرت امام محمہ باقر علیہ اللہ سے کا اللہ سے اللہ کا دیت وصول کی جائے گی اور اگر اس کے پاس کوئی مال نہ ہوا تو پھراس کی دیت امال سے ادا کریں سے) اور ایک مسلمان کا حق ضائع نہیں کیا جائے گی دیت امال سے ادا کریں سے) اور ایک مسلمان کا حق ضائع نہیں کیا جائے گا۔ (الفروع، الحبد یب، المفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تھم کی چھے حدیثیں اس سے بعد باب العاملہ (نمبرہ) میں آئینگی انشاء اللہ تعالی ۔ ما س ۲ سو

۔ قصاص کے سلسلہ میں غیر بالغ اور غیر عاقل کا تھم؟ اور اس جادوگر کا تھم جو جادو کر کے کسی کولل کر ہے؟ ۔ (احقرمتر جم عفی عنہ) ۔ (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقرمتر جم عفی عنہ)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خودسکونی سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس مرد اور نوجوان کے بارے ہیں جنہوں نے مل کرایک آدمی کوئل کیا تھا۔ فرمایا: جب او کے گافتہ یا بچے بالشت ہوجائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور جب اس کا فقد یا بچے بالشت سے کم ہو

نو پھردیت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

۲- جناب عبداللہ بن جعفر حمیری باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجہ سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مستقل دیوانہ (جھے بھی افاقہ نہیں ہوتا) اور نابالغ بیچ کے جفنرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مستقل دیوانہ (جھے بھی افاقہ نہیں ہوتا) اور نابالغ بیچ کے بارے میں فرماتے متھے کہ ان کا عمر بھی خطاء ہے۔ جن کی دیت ان کی عاقلہ (پدری رشتہ دار) برواشت کرے گی اور ان دونوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (وہ مرفوع القلم ہیں)۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام قرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۸ و ۲۹ میں) اور (ج ۱۸ ابواب بقیۃ الحدود باب امیں) جادوگر کا مختم ذکر کیا جاچا ہے کہ استے تل کیا جائے گا۔اور بعض اصحاب نے اس (جادوگر) کے تل کواس کے زمین میں فساد پھیلانے کی حد قرار دیا ہے۔ نہ کہ قصاص کی وجہ ہے۔اور اس فتم کی پچھ حدیثیں اس کے بعد عاقلہ (باب ۱۱ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۷

جو محض اپنے غلام کوئل کرے اس پر قصاص نہیں ہے بلکہ اس پر کفارہ ، تو بہ ، تعزیر ، اس کی قبت کے برابر صدقہ دینا اور ایک سال تک قید کی سزا واجب ہے۔

(ال باب میں کل حمیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مررات کو تلمز دکر کے باتی پانچ کا ترجمہ ماضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنہ)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سناد خود طبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ
آپ نے اس آ دمی کے بارے میں جواپنے غلام کوعمدا قتل کروے؟ فرمایا: مجھے میہ بات پیند ہے کہ وہ ایک غلام
آزاد کرے، دو ماہ کے سلسل روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاتے بعد از ان تو بہمی کرے۔ جناب شیخ
مدوق نے اس روایت کو بروایت ماد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے مگر اس کی ابتداء میں
مدوق نے اس روایت کو بروایت ماد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے مگر اس کی ابتداء میں
یہ ندکور ہے کہ وہ (قاتل جو کہ مالک ہے) مقتول غلام کی قیمت اداکرے گا اور اسے سخت مارا پیٹا بھی جائے گا۔

(الفروع، الفقیہ ، التبذیب)

نیز باسنادخود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے ربوایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس نے اپنے غلام کواس قدر سزادی تھی کہ وہ مرکبیا تھا؟ تو جنابً نے بطور عبرت استے ایک سوتازیانے ہارے اور ایک سال کے لئے بیل میں ڈال دیا اور اس سے اس کی قیمت وصول کرے اس (مقول) کی جانب سے ضدقہ کیا۔ (ایفنا)

r- حضرت شیخ طوی علیه الرحمه باسنا دخودعلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ

آپ نے اس مخص کے بارے میں جس نے خطاء اپنے غلام کول کیا۔ فرمایا: اس پرایک غلام کا آزاد کرنا، دو ماہ

کے مسلسل روز ہے رکھنا اور ساٹھ مسکینوں پرصدقہ کرنا واجب ہے اور اگر غلام آزاد کرنے پر قادر نہ ہوتو صرف

دوز ہے رکھے اوراگر روز ہے بھی نہ رکھ سکے تو پھر صرف (ساٹھ مسکینوں کو) صدقہ دے۔ (التہذیب، الاستبصار)

م نیز با سناد خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے جیں کہ آپ نے اس مخص کے

بارے میں جس نے اپنے بیٹے یا غلام کوئل کیا۔ فرمایا: اسے معتول کے قصاص میں قبل نہیں کیا جائے گا۔ محمر اسے

سخت مارا بیٹا جائے گا اور اسے اپنے وطن سے (ایک سال کے لئے) ویس نکالا دیا جائے گا۔ (التہذیب)

2۔ نیز باسنادخود بوٹس سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ تیز باسنادخود بوٹس سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محض کے بارے میں جس نے اپنے غلام کوئل کیا تھا فر مایا: اسے سخت مارا پیٹا جائے گا اور اس سے اس کی قیمت وصول کی جائے گی اور بیت المال میں داخل کی جائے گی۔ (ایصناً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سم کی پچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب ۴۸ میں) اور اس کے بعد (باب ۴۹ میں) پچھ ایس حویثیں بھی آئیگی جو قصاص کے ثبوت پر دلالت کرتی ہیں اور وہ اس صورت پر محمول ہیں کہ جب مالک اپنے غلاموں کوئی کرنے کا عادی ہو۔

باب۳۸

جو شخص غلاموں کو آل کرنے کا عادی ہواس پر قصاص ثابت ہوجا تا ہے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسٹادخود ابوائقتی جرجانی سے اور وہ حضرت اہام موئی کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محف کے بارے میں جس نے اپنے غلام یا کنیز کوئل کیا؟ فرمایا: اس کی تادیب کی جائے گا ایس کہ تادیب کی جائے گا (ایس کی تادیب کی جائے گا اور اسے (ایک سال کے لئے) قید کیا جائے گا تکریہ کہ وہ اپنے غلاموں کوئل کرنے کا عادی ہوتو پھرا ہے قصاص میں قبل کیا جائے گا۔ (الفروع، الدہذیب، الاستبصار)

ار۔ نیز باسنادخود بونس سے اور وہ بعض ائر معصوبین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس مخص کے بار سے
میں بوچھا کیا جوا پنے غلام کوئل کرے؟ فر مایا: اگر وہ اپنے غلاموں کوئل کرنے میں مشہور نہ ہوتو پھرا سے خت مارا
پیا جائے گا اور اس سے غلام کی قیمت وصول کی جائے گی اور بیت المال میں وافل کی جائے گی اور اگر وہ السے تل
کا عادی ہے تو پھرا سے (قصاص ہیں) قتل کیا جائے گا۔ (ایسنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے حدمحارب کے بیان میں (ج ۱۸ باب اوس میں)

سنزر چکی ہیں اور پھھاس کے بعد (باب اساد میں س) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باب ٢٩

اس مخص کانتم جواہیے غلام کوعبرت ناک سزا دے؟ (اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس نے اپنی کنیز کے دونوں پہتان کاٹ دیے جھے؟ بیہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ کنیز اب آزاد ہے اس پر اس کی ماکن کا کوئی حق نیس ہے اور اس غلام کے بارے میں جے اس

کے مالک نے عبرتناک سزا دی تھی یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ آزاد ہے۔ اس کے مالک کا اس پراب کوئی حق نہیں ہے۔ وہ جس سے عقد مواضات کرے ایس جواس کے جرم سکے تاوان کی صاحت دے گاوہ اس کا وارث ہوگا۔

(الفروع،العهذيب)

بابهم

غلام کوآ زاد کے قصاص میں قبل کیا جائے گا مگر آ زاد کوغلام کے قصاص میں قبل نہیں کیا جائے گالیکن وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ مگر بیر کہ اس کی قیمت آ زاد آ دمی کی دیت سے زیادہ ہوتو پھراس کی دیت ادا کرے گا اور اس پرتعزیر بھی لگائی جائے گی۔

(اس باب میں کل بارہ مدیثیں ہیں جن میں سے چو کردات کو کلر دکرے باتی چوکا ترجہ ماضر نے)۔ (احظر مترجم عفی عنہ)
حضرت فیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ امامین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں راوی نے مرض کیا کہ اس ارشاد خداوندی کامغہوم کیا ہے؟ ﴿ کُونِسبَ عَسَلَیْ کُمُ الْفَقِصَاصُ فِی الْفَقَتْلَى اَلْهُ حُوّ بِالْحُوْ بِالْحُورِ وَ الْعَبْدِ وَ الْاَنْتَى بِالْاَنْتَى بِالْاَنْتَى بَالْاَنْتِى بَالْدُورِ اللهِ بَالْمُورِ وَ الْعَبْدِ وَ الْاَنْتَى بِالْاَنْتِى بِالْدُورِ وَ مِن اَور عَلَى مِن مِن اَور عَلَى اِللهِ اللهِ مِن اَور عَلَى مِن مَن اَور عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

(الفروع ،العنديب ، الاستبصار)

ا۔ نیز باسنادخود ساعہ سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام کو آزاد کے قصاص میں آتی کی جائے گا۔ اور جب کوئی آزاد آ دی کسی غلام کولل کرے تو وہ اس کی قیمت اوا کرے گا اور اسے مارا بیٹا بھی جائے گا تا کہ دوبارہ ایبانہ کرے۔ (ایبنا)

- ۔ نیز باسناد خود جلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فربایا: جب کوئی آزاد آدی کسی غلام کوئل کر ہے تو وہ اس کی قیمت اوا کرے گا اور اس کی تادیب بھی کی جائے گی (اسے خوب مارا پیٹا جائے گا) عرض کیا گیا کہ اگر غلام کی قیمت بیس ہزار درہم ہوتو؟ (جوکہ آزاد آوی کی دیت سے بھی زیادہ ہے جوکہ وس ہزار درہم ہے) فرمایا: غلام کی قیمت آزاد آوی کی دیت سے زیادہ نیس ہونی چاہئے (ورنہ پھر غلام کی ویت اواکی جائے گی جوکہ پانچ ہزار درہم ہے)۔ (کتب اربعہ)
- س نیز باسنا دخود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آزاد اور غلام کے درمیان باہمی قصاص نہیں ہے۔ (الفروع، العہذیب، الاستبصار)
- 3۔ حبرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنا وخود سکوئی ہے اور وہ حضرت امام جعیفر صادق علیہ السلام سے رواہت کرتے ہیں کہ آپ اس غلام کے بارے میں کیا فرمائے ہیں جس نے عمداً اپنے آ قا کوئل کیا تھا فرمایا: اسے قصاص میں قبل کیا جائے گا۔ فرمایا: حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسائی فیصلہ کیا تھا۔ (العہذیب)
- ١- جناب عبداللہ بن جعفر حميري باسنا دخود على بن جعفر سے روايت كرتے ہيں ان كابيان ہے كہ ميں نے اپنے بھائی حضرت امام موى كاظم عليه السلام سے ہو جھا كہ چند آزاداور چند فلاموں نے الكرايك فلام كولل كيا ہے تو؟ فرمايا: فلاموں ميں كاظم عليه السلام سے ہو جھا كہ چند آزاداور چند فلاموں نے الكر فلاموں كا تعلق ہے فلاموں ميں سے جس نے اسے لل كيا ہے اسے قصاص ميں لل كيا جائے گا اور جہاں تك آزادلوكوں كا تعلق ہے ہے وہ اس كی قیمت اداكر یں سے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس متم کی بچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب سے میں) گزر چکی ہیں اور بچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب اہم اس غلام کا تھم جو کسی آ زاد آ دمی کولل کرے؟

(اس باب میں کل دس مدیثیں میں جن میں سے تین مررات کو تلفز دکر کے باتی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عنی عند)

ا حضرت میخ کلینی علیہ الرحمہ با سنادخود زرارہ سے اور وہ امامین علیما السلام میں سے ایک امام سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ نے اس غلام کے بارے میں جس نے آزاد آدی کو تل کیا تھا فرمایا کہ اس کا معاملہ متقولی کے اولیاء پر

چھوڑا جائے گا وہ جاہیں تو اسے قصاص میں قبل کر دیں اور جاہیں تو اسے اپنا غلام بنالیں۔ (الفروع ،التہلہ یب)

ا سی تنم کی ایک اور روایت میں جو بروایت ابان بن تغلب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اس کے ساتھ بیاضا فہ بھی ہے کہ آگر جاہیں تو اسے قید کر دیں۔ (ایضاً)

- ۳۔ نیز باسنادخود ابوجمہ وابھی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے
 بوجہا کہ پھیلوگوں نے ایک غلام پر ایسی جنایت کرنے کا الزام نگایا جس کا آگاوان اس کی قیمت کے برابر ہے۔ اور
 غلام بھی اس کا اقرار کر لیتا ہے تو؟ فر مایا غلام کا ایسا اقرار نافذ العمل نہیں ہے جس کا مالک کونقصان پہنچے۔ ہاں
 البتہ اگر دولوگ گوا ہوں سے اس کی جنایت ثابت کر دیں تو چھر دہ غلام کو پکڑ سکتے ہیں مگر میہ کہ اس کا آقا اس کا فدیہ
 (دیت) اداکر دے۔ (الیمنا)
- سم حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنادخود ابن مسکان ہے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ بیں فرمایا: جب کوئی غلام کسی آزاد کوئل کرے تو اسے منتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا (وہ جا ہیں تو اسے تقل کریں اور جا ہیں تو غلام بنا کرزندہ رکھیں) بہرحال اس کے مالکوں پر پچھنبیں ہے۔ (العبدیب)
- ۵۔ نیز باسناوخود اسحاق بن عمار ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس
 آزاد اور غلام کے بارے ہیں جنہوں نے مل کرایک آزاد آ دمی کوئل کیا تھا؟ فرمایا: (مقتول کا ولی) چاہے تو آزاد کو
 آئل کرے اور چاہے تو غلام کوئل کرے اور اگر آزاد کوئل کرے تو غلام کے دونوں پہلوؤں پرخوب مارے۔

(التبذيب،الاستبصار)

- ۲- جناب عبدالله بن جعفر حميري باسناد خود على بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آگر چند غلام لل کرکسی آزاد کوئل کریں تو؟ فرمایا: اس کے قصاص ہیں سب کوئل کردیا جائے گا۔ (قرب الاسناد)
- 2۔ نیز باسنادخود انہی جناب نے انہی حصرت سے پوچھا کہ جب چند آزاد آ دی مل کرکسی فلام کوفل کریں تو؟ فرمایا: سب مل کراس کی قیمت ادا کریں محے۔ (ایسا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی بچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر پیکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باسهم

غلام مرتب^ل کانتھم غلام والا ہے جب تک اس کا آتا زندہ ہے۔ (اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابوبھیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد با قر

ے۔ مدند اس غلام کوکہا جاتا ہے کہ جس کا آتا اس سے بیدمعاہدہ کرے کہ وہ آتا کی موت کے بعد آزاد ہوجائے گاڑاس طرح کواس میں آزادی کا ایک شائمہ پایا جاتا ہے کمرآتا کا کے حین حیات تک اس پرغلام کے احکام لا کوہوتے ہیں۔ (احتر مترجم علی عند) علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مرتر غلام نے ایک محص کوعمدا قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اسے مقتول کے قصاص بی قتل کیا جائے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر خطاء قتل کر سے تو؟ فرمایا: پھر اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا اور اب وہ الن کا غلام متصور ہوگا۔ وہ اگر چاہیں تو اسے فروخت کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے غلام بنائے رکھیں۔ گر وہ اسے قتل نہیں کر سےتے۔ پھرامام نے فرمایا: اے ابو محمدا مدتر بھی غلام ہی ہے۔ (الفروع، البندیب، الفقیہ) مواف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گر رچکی ہیں اور پھھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) گر رچکی ہیں اور پھھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

بأبسهم

آ قاکی زندگی میں قصاص اور حدود کے سلسلہ میں ام الولد کنیز کاتھم عام کنیز والا ہے۔ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت اہام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حقوق الناس کے معاملہ میں ام الولد کنیز کی جنابت کا تاوان اس کے سروار پر ہے اور جہال تک حقوق الله کے سلسلہ میں حدود کا تعلق ہے تو وہ اس کے بدن پر جاری ہوں گی۔ نیز فرمایا: غلاموں کے قل کے سلسلہ میں اس سے قصاص لیا جائے گا اور آزاواور غلام کے درمیان قصاص نییں ہے۔ (الفروع، العہدیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی مجد حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھواس کے بعد (آئدہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھواس کے بعد (آئدہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھواس کے بعد (آئدہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھوالی۔

بابههم

جس مخص کے دوغلام ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے گوٹل کردیے تو اس کوخل حاصل ہے کہ دوسرے سے قصاص لے بااسے معاف کردیے اسے حاکم کے پاس مرافعہ لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت ییخ کلینی علیدالرحمد باسناوخوداسحاق بن عمارے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں سنے حضرت امام جعفرت امام جعفرصاوق علیدالرحمد باسناوخوداسحاق بن عمارے روایت کرتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کوئل کر دیتا ہے آیا اس کو میدت حاصل ہے کہ جا کم وقت کی طرف مرافعہ لے جانے کی بجائے خود دوسرے سے قصاص ہے؟ فرمایا: وہ

اس کا اپنا مال ہے وہ جس طرح جاہے اس میں تصرف کرسکتا ہے! جاہے تو اسے (قصاص میں) قتل کرے اور جاہے تو اسے معاف کردے۔ (الفروع، العہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) مزر پکی ہیں اور پچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باب ۵

اس غلام کا تھم جو دویا اس سے زیادہ آزاد آ دمیوں کوئل کرے یا ان کوزخمی کرے؟ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مررکوچھوڑ کر ہاتی دوکا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم علی عنه)

- حفرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ
 آپ نے اس فلام کے بارے ہیں جس نے دوآ زاداً دمیوں کوزشی کر دیا؟ فرمایا: وہ ان کے درمیان نصفا نصف ہوگا۔ اگراس کی جنایت اس کی پوری قیمت کے برابر ہو۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ دن کے ابتدائی حصہ ہیں ایک آ دی
 کوزشی کرے اور آخری حصہ ہیں کسی اور کوزشی کرے تو؟ وہ دونوں میں نصفا نصف ہوگا بشر طیکہ دوسرے کوزشی
 کرنے سے پہلے زخمی کا فیصلہ نہ کر دے فرمایا: اگر اس کے بعد وہ کسی اور پر جنایت کرے تو چھراس کی جنایت
 کرنے سے پہلے زخمی کا فیصلہ نہ کر دے فرمایا: اگر اس کے بعد وہ کسی اور پر جنایت کرے تو چھراس کی جنایت
 آخری پر متصور ہوگی۔ (العبد بیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس منم کی کھے صدیثیں اس سے پہلے (باب اس میں) گزر چی ہیں۔

مکاتب اور عام غلام کے درمیان قصاص کا تھم؟ اور مکاتب اور آزاد کے ورمیان قصاص کا تھم؟ اور مکاتب اور آزاد کے ورمیان قصاص کا تھم؟ اور اس کا تھم کہ جب اس کا نصف آزاد ہوجائے؟ ورمیان قصاص کا تھم ؟ اور اس کا تھم کہ جب اس کا نصف آزاد ہوجائے؟ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باساد خود ابو واقا و حفاظ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر جادتی علیہ السلام سے بوجھا کہ ایک مکا تب مشروط ہے اس نے ایک مخص پر جنایت کی ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ اپنی مکا تبت کا پچھ حصہ اوا کر چکا ہے (نصف یا ثملث یا رابع وغیرہ) تو اسی نسبت سے جنایت کا تاوان اوا کرے گا (اور باتی اِس کا آقا اوا کرے گا) (یہاں تک کہ فرمایا) مکا تب اور خالص غلام کے درمیان قصاص نہیں ہے جبکہ مکا تب نے اپنی مکا تبت کا پچھ حصہ اوا کر دیا ہو۔ (کیونکہ اس صورت میں اس میں آزادی کا شائبہ پایا جا تا مکا تبت کا پچھ حصہ اوا کر دیا ہو۔ (کیونکہ اس صورت میں اس میں آزادی کا شائبہ پایا جا تا ہے)۔ اور اگر ہنوز مکا تبت کا پچھ حصہ اوا نہ کرے تب تک وہ اس کا غلام ہے۔ (الفروع، النہذیب)

۲۔ نیز باسنا دخود جھ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیس نے حضرت امام جمہ باقر علیہ السلام سے لوچھا

کہ ایک مکا جب غلام نے ایک آ دی کو خطاء ناجی قبل کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر مکا تبت کے وقت اس کے مالک نے

اس سے بیشر طمقرر کی تھی کہ اگر اس کی قبت سے بچھ بھی باقی روگیا (لیعنی پوری قبت اوانہ کی) تو وہ بدستور غلام
متصور ہوگا تو وہ ہنوز بمز لہ خالص غلام کے ہے لہذا اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا کہ اگر وہ چاہیں تو

الے تل کر دیں اور چاہیں تو اسے فروخت کر دیں۔ اور اگر اس کے مالک نے اس سے بیشر طمقر تہیں کی تھی (بلکہ
وہ جس قدرا پئی قبت اواکر تا جائے گا اس قدر آزاد ہوتا جائے گا) اور اس نے بچور تم اواکر دی تھی۔ تو امام پر لازم
ہے کہ مقتول کی دیت میں سے اس کی آزادی کی مقدار کے مطابق اواکر میں تاکہ ایک مسلمان کی دیت رائیگان نہ جائے اور جس قدر دیت باتی ہے وہ مکا تب کے ذمہ ہے۔ لہذا مقتول کے اولیاء اس سے خدمت لے سکتے ہیں۔
مگر وہ اسے فروخت نہیں کر سکتے۔ (المتبذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس منم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد قصاص اعضاء کے ابواب میں بیان کی جائینگی انشاء اللہ۔

جب کوئی مسلمان کسی کافر کوئل کرنے تو اسے قصاص میں قبل نہیں کیا جائے گا گر بیر کہ وہ ان کے قبل کا عادی ہوتو پھر کافر ذمی کے قصاص میں اسے قبل کیا جائے گا محراس کی دیت کی زائد مقدار ذمی کے اولیاء سے لینے کے بعد۔

(ال باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے نین کررات کو قلم دکر کے باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر سترجم عنی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود اساعیل ہی فضل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مجوس، یہود اور نصار کی کے خون (قتل) کے بارے میں ہوچھا کہ بجب وہ مسلمانوں کو دھوکہ دیں اور ان سے تعملم کھلا دھنی کا اظہار کریں تؤتی یا ان پر اور ان کے قاتل پر بچھ (قصاص وغیرہ) ہے؟

فرمایا: نہیں! مگر میہ کہ کوئی مسلمان ان کو (بلا وجہ) قتل کرنے کا عادی ہو۔ راوی نے عرض کمیا کہ اگر کوئی مسلمان اہل ذمہ یا اہل کتاب کوئل کرے تو تایا ان کے قصاص میں اسے قتل کیا جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ مگر میہ کہ وہ اس بات کا عادی ہو جے دہ ترک نہ کرے تو تایا ان کے قصاص میں اسے قتل کیا جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ مگر میہ کہ وہ اس بات کا عادی ہو جے دہ ترک نہ کرے تو تایا لی کرے اسے قبل کیا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

باسنادخود ساعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس (مسلمان)

آ دمی کے بارے یں جو کسی کا فر ذمی کو قبل کرے فر مایا کہ بے صدیت بڑی سخت ہے جس کو عام لوگ برداشت نہیں کر
سکتے ۔ لیکن ذمی (یعنی اس کے ولی) مسلمان کی دیت ادا کریں سے اور پھرمسلمان کو قصاص بیس قبل کیا جائے گا۔

سکتے ۔ لیکن ذمی (یعنی اس کے ولی) مسلمان کی دیت ادا کریں سے اور پھرمسلمان کو قصاص بیس قبل کیا جائے گا۔

(الفردع، العبد یب، الاستبصار)

س۔ نیز با سادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جنب کوئی مسلمان کسلمان کسلمان کسلمان کسلمان کو قصاص میں قبل کرنا جا ہیں تو وہ مسلمان کی ویت کی زائد مقدار اوائر کے ایس کی دیت کی زائد مقدار اوائر کے ایس کی دیت کی خاند مقدار اوائر کے ایسا کر سکتے ہیں۔ (ایفنا)

۷۔ نیز باسنادخود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کسی مسلمان سے کسی ذمی کے قتل بازخم لگانے میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔ ہاں البنتہ مسلمان سے اس کی جنایت کا ذمی کی ویت کے مطابق تاوان لیا جائے گا جوکہ آٹھ سودرہم ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے حدمحارب (باب امیں) گزر پھی ہیں۔

يبود ونصاري اور محوس كے درميان قصاص ابت ہے۔

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احتر مترجم عنی عند)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخودسکونی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روابت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیم حضرت امیم حضرت امیم علیہ السلام فرمایا کرتے ہے کہ یہود، نصاری اور مجوس کا ایک دوسرے سے نصاص لیا جائے گا۔ فرمایا کہ حضرت امیم علیہ السلام فرمایا کریں مے تو قصاص میں ان کوئل کیا جائے گا۔ (الفروع، المتبلذیب)

اب مہم

جب کوئی نصرانی کسی مسلمان کوئل کرے تواسے (قصاص) میں قبل کیا جائے۔ گا اگر چہوہ بعد میں اسلام بھی لیے آئے اور اگر اسلام نہ لیے آئے تو اولیاء کے لئے اس کوفلام بنانا اور اس کا مال اپنے قبضہ میں لینا جائز ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنہ)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ضریس کنای سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس تعرانی کے بارے میں جس نے ایک مسلمان کوفل کیا اور جب اسے پکڑا گیا تو وہ اسلام لے آیا؟ فرمایا: اسے تقل کر دو۔ عرض کیا گیا کہ اگر اسلام نہ لائے تو؟ فرمایا: اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا۔ وہ اگر چاہیں تو اسے فلام بنالیں۔ پھرعرض گا۔ وہ اگر چاہیں تو اسے فلام بنالیں۔ پھرعرض کیا گیا کہ اگر اس (تعرانی) کے پاس بھی مال بھی ہوتو؟ فرمایا: اسے اور اس کے مال کو مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا۔ (الفروع ، النہذیب ، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی چھ حدیثیں اس سے پہلے (باب سے بیں) گزر چکی ہیں۔

اس مخص کا تھم جوایک ایسے خص کول کرے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو؟ (اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت مینی علیہ الرحمہ باسناد خود سورہ بن کلیب سے اور وہ حضرت امام جعفر ممادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام سے بوجھا کیا کہ ایک فیض ایک ایسے فیض کوئل کرتا ہے جس کا دایاں ہاتھ کتا ہوا تھا تو؟ فر مایا: اگر اس کا ہاتھ کسی جنابیت (جیسے چوری) کے نتیجہ میں کتا ہوا تھا۔ یا کسی نے اس کا ہاتھ کا ثا

تھا اور اس نے کا نے والے سے ہاتھ کی دیت وصول کر کی تھی تو پھر اگر مقتول کے اولیاء قاتل کو قصاص بیں قتل کریا ہے۔ اور اگر دیت لینا چاہیں تو پھر اسے قبل کریں ہے۔ اور اگر دیت لینا چاہیں تو پھر اسے قبل کریں ہے۔ اور اگر دیت لینا چاہیں تو ہاتھ کی دیت چھوڑ کر ہاتی حاصل کریں ہے۔ فرمایا: اور اگر اس (مقتول) کا ہاتھ کسی جنایت کے نتیجہ بیں خبیں کا ناحمیا۔ بلا اگر کسی نے کا ناتھ کو مقتول نے اس کی دیت نہیں کی تقی ہے تو پھر مقتول کے اولیاء قاتل کو قبل کریں ہے۔ اور اگر بیا ہیں تو پوری دیت لے سکتے ہیں۔ فرمایا: اولیاء قاتل کو قبل کریں ہے اور ہاتھ کی دیت اوائیس کریں ہے۔ اور اگر جاہیں تو پوری دیت لے سکتے ہیں۔ فرمایا: ممل کریں ہے اور ہاتھ کی دیت اوائیس کریں ہے۔ اور اگر جاہیں تو پوری دیت لے سکتے ہیں۔ فرمایا: ممل ملے السلام کی کتاب ہیں ایسانی لکھا ہوا پایا ہے۔ (الفروع ، العہد یب)

باباه

اس مخص کا تھم جو کسی کی دونوں آئیمیں پھوڑ دے اور اس کے دونوں کان بھی کاٹ دے اور پھراسے کل کردے بااس پر دو با دو سے زیادہ جنابیتیں کرے ایک یا دوخر بت ہے؟ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضرے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الزحمہ باسناد خود محمہ بن قیس سے اور وہ اما مین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محف کے بارے میں جس نے پہلے ایک محف کی دونوں آ کلمیس پھوڑیں، پھر
اس کے دونوں کان کانے اور پھراسے قبل کر دیا۔ فرمایا: اگر اس نے بیسب کاروائی الگ الگ کی ہے تو پھراس
سے پہلے ان اعضاء کا قصاص لیا جائے گا اور پھر قبل کیا جائے گا (یعنی اس صورت میں پہلے اس کی آ تکمیس پھوڑی
جا کیں گی اور کان کانے جا کیں محاور پھر قبل کیا جائے گا) اور اگر اس نے ایک ہی ضربت میں بیسب پھی کیا ہے
جا کیں گی اور کان کانے جا کیں محاور پھر قبل کیا جائے گا) اور اگر اس نے ایک ہی ضربت میں بیسب پھی کیا ہے
(یعنی ایک الی ضرب لگائی کہ مقتول کی آ تکھیں بھی پھوٹ گئی ہیں ، کان بھی کٹ محے ہیں اور قبل بھی ہوگیا ہے) تو
پھراس سے (ان اعضاء کا) قصاص نہیں لیا جائے بلکہ صرف اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

(الفروع، التهذيب، الفقيه)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود حفص بن البختری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیس نے حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے ہو چھا کہ ایک مخص کے سر پر ایک ایک ضربت لگائی گئی کہ جس سے اس کی بعدارت اور ساعت جاتی رہی اور زبان بند ہوگئی اور پھر مرکیا؟ فرمایا: اگر تو یکے بعد دیگرے دو ضربوں کے نتیجہ بیں ایسا ہوا ہے تو پھر قاتل سے پہلے ان اعضاء کا قصاص لیا جائے گا اور پھر قبل کیا جائے گا اور اگر ایک ہی ضرب کے نتیجہ بیس ایسا ہوا ہے تو پھر قاتل سے پہلے ان اعضاء کا قصاص نہیں لیا جائے گا اور پھر قبل کر دیا جائے گا۔ (المتہذیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی پچھ حدیثیں اسکے بعد (اعضاء کے قصاص کے ابواب میں) آئیگئی انشاء اللہ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی پچھ حدیثیں اسکے بعد (اعضاء کے قصاص کے ابواب میں) آئیگئی انشاء اللہ

جب مقتول کے بعض اولیاء قاتل کومعاف کر دیں یا دیت کا مطالبہ کریں تو باقی اولیاء کوقصاص لینے کاحق حاصل ہے گر باقیماندہ دیت کی اوائیگی کے بعد۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ با سادخود الو والا دخاط ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اس شخص کے بارے ہیں بوچھا جو ماں ، باپ اور ایک بیٹا چھوڑ کر آل ہوگیا تھا ہیں اس کے بیٹے نے کہا کہ ہیں آو اپنے باپ کے قاتل کو آل کرنا چاہتا ہوں اور مرخوم کے باپ نے کہا کہ ہیں اے معاف کرنا چاہتا ہوں اور ماں نے کہا کہ ہیں دیت لینا چاہتی ہوں۔ تو؟ فرمایا: مفتول کے بیٹے کو چاہئے کہ مرحوم کی دیت کا چھٹا حصہ ادا کرے جو کہ مقتول کے باپ کا مرحوم کی دیت کا چھٹا حصہ ادا کرے جو کہ مقتول کے باپ کا مرحفہ عضد ہے جس نے قاتل کو معاف کردیا تھا اور پھر بے شک قاتل کو آل کرد ہے۔ (الفروع ، الفقیہ ، المہذیب) صفد ہے جس نے قاتل کو معاف کردیا تھا اور وہ مرفوعاً حضرت انمیر علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے ہیں ہوا اور دو ولی چھوڑ گیا۔ جن میں ہے ایک نے قاتل کو معاف کر دیا ور مایا: اگر معاف نہ کرنے والا قاتل کو قصاص میں قتل کرنا چاہتو اسے روایت کردیا اور دو مرفوعاً نے دیک کے دیا ہے معاف کرنے سے انکار کر دیا فر مایا: اگر معاف نہ کرنے والا قاتل کو قصاص میں قتل کرنا چاہتو کو بیٹ میں کہ آپ کے دیا کہ کر اس کی نصف دیت اس کے اولیاء کو ادا کرے گا۔ (کیونکہ ایک ولی نے اسے معاف کر دیا ہے معاف کر دیا ہے انکار کر دیا فر مایا: اگر معاف نہ کرنے والا قاتل کو قصاص میں قتل کرنا جاہتے ہیں جس کا آ دھا حصہ ہے)۔ (ایسنا)

س۔ نیز باساد خود عبد الرحل سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں راوی نے آپ سے

پوچھا کہ ایک محفق نے دوآ وی عمداً قبل کر دیئے۔ بعد ازاں ایک مقتول کے اولیاء نے اسے معاف کر دیا۔ مگر

دوسرے مقتول کے اولیاء نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ فرمایا معاف نہ کرنے والے اس کو (قصاص میں)

قبل کر سکتے ہیں۔ اور اگر دیت لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں۔ (الفروع ، الاستبصار ، العہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تم کی مجموحہ یشیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی اور پجھوائی حدیثیں بھی

آئینگی جو بظاہراس کے منافی ہیں مگر ہم اس کی توجیہہ بیان کریں گے انشاء اللہ تعالی۔

بالسفا

اس صورت حال کا تھم کہ جب (مقنول کے) بعض اولیاء جھوٹے ہوں اور بعض بڑے اور بڑے معاف کر دیں یا بڑے سرے سے نہ ہوں۔ (اس باب بیں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

حفرت شیخ کلینی علیہ افرحمہ باسناد خود ابو والا و سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حفرت امام جعفر صادق هلیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک فخص قبل ہوگیا جبکہ اس کی اولا و ہیں سے پہلے چھوٹے ہیں اور پہلے بڑے ہیں۔ اگر بڑی اولا دمعاف کردے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: بنوز قاتل کو تل نہ کیا جائے اور بڑی اولا دکواپے حصہ کے مطابق معاف کرنے کا حق حاصل ہے اور جب چھوٹے بڑے ہو جا کیں تو وہ دیت سے اپنے حصہ کا مطالبہ کر کتے ہیں۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام قرماتے ہیں: اس کی وجہ بیان کی جائے گی۔

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اور وہ اسپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ (جب قبل ہونے والے کی اولا وصفار و کہار موجود ہوتو) ان چھوٹول کے بڑے ہونے کا انتظار کیا جائے گا جن کا باپ قبل ہوا ہے ہیں جب وہ بڑے ہو جا کیں موجود ہوتو) ان چھوٹول کے بڑے ہوئے کا انتظار کیا جائے گا جن کا باپ قبل ہوا ہے ہیں جا ہیں تو اسے معاف کریں اور سے تو ابن کو اختیار ویا جائے گا کہ آگر جا ہیں تو اسے معاف کریں اور آگر جا ہیں تو (ویت لے کر) مصالحت کریں۔ (العہد یب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس میں کی محصریثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔ ما ہے م

جب مقتول کے بعض اولیاء قاتل کومعاف کردیں تو باقیوں کواسے آل کرنے کاحق نہیں ہے جب تک زائد دیت (قاتل کے اولیاء کو) ادانہ کریں۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں ہے دو کررات کو لکمز وکرکے باتی تین کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احتر مترجم عنی عنہ)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سنا وخود عبد الرحمٰن ہے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے حمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ دومردوں نے ال کر آیک شخص کوعمر اقتی کہ میں ہے دو ولی ہیں اور ان میں سے ایک اسے معاف کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: جب ان میں سے ایک اسے معاف کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: جب ان میں سے ایک افردیت میں معاف کر دیتا اوا کریں گے) اور دیت میں سے ایک اخترین معاف کر دیت اوا کریں گے) اور دیت میں سے

مجھی معاف کرنے والے کا حصہ معاف ہو جائے گا اور باقیماندہ وہ اپنے مال سے ان اولیاء کوادا کریں تھے جنہوں نے معاف نہیں کیا۔ (الفروع ،العہذیب ،الاستبصار)

- ۷۔ حضرت بیخ طوی پلیدالرحمہ با ناوخود اسحاق بن عمارے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیدالسلام ہے اور وہ اسپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیدالسلام فرمایا کرتے تھے کہ جب (مفتول کے) اولیاء ہیں بعض (قاتل کو) معاف کر دیں جن کا حصہ ہے تو ان کا معاف کرنا جائز ہے۔ اور اس سے خون (قصاص) ساقط ہوجائے کا ور دیت سے بھی معاف کرسنے والے کا حصد ساقط ہوجائے کا ور دیت سے بھی معاف کرسنے والے کا حصد ساقط ہوجائے گا (اور باتی ادا کیا جائے گا)۔ (التہذیب، الاستبصار)
- س۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ مقتول کے اولیاء میں سے بعض (قاتل کو) معاف کر دیں۔ تو اس سے قصاص ختم ہوجاتا ہے (اور دیت ثابت ہوجاتی ہے)۔ (الفقیہ)
 مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب۵۲ میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد

ياب۵۵.

(باب ۵۸ میں) آئینگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

سمی بدوی (جنگلی) کیلئے کسی مہاجر کو قصاص میں قتل کرنا جائز نہیں ہے جب تک ہجرت نہ کرے البتہ استے دراشت اور دیت میں سے حصہ ملے گا اور کسی مؤمن کوغیر مؤمن کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه)

- ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باستاد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیس نے حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جو آئی کر دیا ہی جس کا ایک بھائی دار البحر ت میں ہے اور دوسرا بھائی دار البدو میں ہے جس نے بنوذ ہجرت نہیں کی۔ تو آپ کیا فرماتے ہیں کہ آگر مقتول کا مہاجر بھائی قاتل کو معافی دار البدو میں ہے جس نے بنوذ ہجرت نہیں کی۔ تو آپ کیا فرمایا کسی بدوی کو کسی مہاجر کو آئی کرنے کا حق نہیں ہے۔ معاف کر دے تو اس کا معاف کر دیت بدوی کو (مقتول کی نے عرض کیا کہ آئیا بدوی کو (مقتول کی) میراث میں سے مجھ جھے مطاح کا حرمایا: جہاں تک ورافت کا تعلق ہے تو وہ مقتول کی دیت بدوی کو (مقتول کی) میراث میں سے مجھ جھے مطاح کا حرمایا: جہاں تک ورافت کا تعلق ہے تو وہ مقتول کی دیت ہے آئر لی گئی تو برابر حصہ ملے گا۔ (الفروع ، البہذیب ، الفقیہ)
- ٢٠ جناب عياشي اليي تفسير مين بإسنا دخود بعض اصحاب سيه اور وه حضرت امام جعفر صاوق عليه السلام سيه روايت كرتے

بین کدآپ نے آیت مبارکہ ﴿ يَسَانِيُهَا الْمَلِينَ الْمَشُوا الْحَيْبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ﴾ کی تفير میں فرمایا: په (قصاص) جماعت اسلمین کے بارے میں ہے(پھر) فرمایا بیہ بالخصوص الل ایمان کے لئے ہے(للدائس کا فرو ہے ایمان کے قصاص میں کسی مسلمان اور مومن کوئل نہیں کیا جائے گا)۔ (تفیر عیاجی)

باب۲۵

عورتول كوندمعاف كرف كاحق باورندقصاص لينكا

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوالعباس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا:عورتوں کے لئے ندمعافی ہے اور نہ قصاص ہے۔ (الفروع ،العبذیب،الاستبصار)

' نیز باستادخود زراره سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر حصہ دار کا معاف کرنا نافذ ہے۔ (الفروع، العہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ نے اس کوعورت کے علاوہ دومرے حصد وارول سے مخصوص قرار دیا ہے۔ مگر باب المیر اث میں مسئلہ تعصیب میں وارد شدہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقیہ پرمحمول ہے۔ واللہ العالم ۔

باب ۵۷

(مقنول) کے ولی سے لئے (قاتل کو) معاف کرنا یا دیت وغیرہ پرسٹے کرنامستحب ہے۔
(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو کررات کو المود کرتے باتی دد کا ترجہ حاضر ہے)۔ (بحتر سرج عنی عنی ان حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں سے آپ سے اس آ بت شریفہ کے بارے میں پوچھا ﴿فَحَمَن تَصَدُق بِهِ فَهُو کَفَارَةٌ لَهُ ﴾ کا بیان ہے کہ میں سے آپ سے اس آ بت شریفہ کے بارے میں پوچھا ﴿فَحَمَن تَصَدُق بِهِ فَهُو کَفَارَةٌ لَهُ ﴾ (کر جو قاتل کو معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے) کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: ولی جس قدر (قاتل کو) معاف کر دے گا اس قدر وہ اس کے گئا ہوں کا کفارہ بن جائے گا پھر سائل نے اس آ بت کا مفہوم دریافت کیا؟ ﴿فَحَمَن عُلِقَی لَهُ مِن اَخِیْهِ شَیءٌ فَاتِبًا عُ بِالْمَعْرُوفِ وَاَدَاءٌ اللّٰهِ بِاحْسَان ﴾ (جس (قاتل) کیلئے اس کے بعائی (مقول کے ولی) کو جائے گر جب دیت اور جملائی کے ساتھ (دیت) ادا کرنا چاہئے ۔ فرمایا: صاحب حق (مقول کے ولی) کو چاہئے کہ جب دیت لینے پرصل کے ساتھ (دیت) ادا کرنا چاہئے)۔ فرمایا: صاحب حق (مقول کے ولی) کو چاہئے کہ جب دیت لینے پرصل کر ہے تو پھائی (قاتل) پر وصولی میں تکی نہرے اور جس نے دیت ادا کرنی ہائے کہ جب دیت لینے پرصل کر ہوتہ کی جمائی (قاتل) پر وصولی میں تکی نہ کرے اور جس نے دیت ادا کرنی ہائے کہ جب دیت لینے پرصل کر ہے تو پھائی (قاتل) پر وصولی میں تکی نہ کرے اور جس نے دیت ادا کرنی ہائے کہ جب دیت لینے پرصل کر ہوتہ کہ جب ایک بھون کے کہ جب

اس کے پاس مال موجود ہے تو اوا لیکی میں تاخیر نہ کرے۔ بلکہ اچھائی کے ساتھ اوا کردے۔ (الفروع ، العبذيب) ٢_ حضرت شيخ صدوق عليدالرحمه بإسنادخودمعلى ابوعثان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق عليدالسلام سے روايت ر تے ہیں موسوف نے امام سے آ بت مبارکہ ﴿فَسَمَنْ تَصَدُق بِهِ فَهُوَ كُفَّارَةً لَّهُ ﴾ كے بادے ميں يوجها، فرمایا جمل عمر میں (مقنول کا ولی) جس قدر معاف کرے کا خدا اس قدر اس کے ممناہ معاف کرے گا۔ اور قتل عمر میں مرد کے قصاص میں مرد کوئل کیا جاتا ہے محربیا کہ (مقنول کا ولی) معاف کردے اور دیت قبول کر لے اور جس بات پر دونوں فریق راضی ہوجا ئیں وہ ان کے لئے جائز ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ صدیثیں اس سے پہلے (باب م میں) گزر چکی ہیں۔

جب مقتول کا ولی (قاتل کو) معاف کر دے یا صلح کرے یا دیت لینے پرراضی ہوجائے تو بعد ازال اسے قصاص میں فکن ہیں کیا جا سکتا۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو مکمز دکر کے باتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه) حضرت شیخ کلینی علیه الرحمد با سناوخود حلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں موصوف نے ایام سے ہوچھا کہ اس آیت مبارکہ ﴿ فَعَن اعْتَدائی بَعْدَ ذَلِكَ فَلَه ' عَذَابٌ ٱلِيْمٌ ﴾ ﴿ كہ جواس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دروناک عذاب ہے)۔ فرمایا: اس سے (مقتول کا ولی) مراد ہے جو دیت لینے پرراضی ہوجائے یا معاف کردے یا صلح کرے اور پھرزیادتی کرتے ہوئے اس کونل کردے اس کے گئے ارشاد خداوندی کے مطابق دردناک عذاب ہے۔ (الفروع، المتبذیب)

٢_ جناب ينخ فضل بن حسن طبري الى تغيير مجمع البيان مين حضرت الام محمد با قر عليه السلام اور حضرت الام جعفر صاوق عليدالسلام _ روايت كرت بيل كرآب في في من اغتداى بعد ذلك فلك عدّاب أليم كالنسرين فر مایا: اس ہے مراد وہ مخص ہے جومعاف کرنے یا دیت لینے پر رامنی ہوجانے کے بعد قاتل کوئل کرے۔ (تفبير مجمع البيان)

جو خص قتل ہوجائے جبکہ اس کے اوپر قرضہ ہو گراس کے پاس مال نہ ہو۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابوبصیر مرادی ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفرصاوق علیہ السلام ہے اس مخص کے بارے میں پوچھا جو آل ہو گیا گراس کے ذمہ ہجے قرضہ تھا لیکن اس کے پاس کو کی مال نہیں تھا۔ تو آیا اس کے ولی اس کے قاتل کو معافی دے سکتے ہیں؟ فرمایا: جو قرض خواہ ہیں وہ قاتل کے مخالف ہیں الہٰذا اگر مقتول کے اولیاء قرض خواہوں کے قرضہ کی اوائیگی کے ذمہ داری قبول کرلیس تو پھر قاتل کو معاف کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ (العہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شخص صدوق علیہ الرحمد باسناد خود علی بن ابوح زوسے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے جعزت امام موئی کاظم علیہ السلام سے بوچھا کہ ایک شخص نے ایک آدی کوعمرا یا خطاع قبل کیا ہے اور مقتول کے ذمہ بچھ قرضہ ہے قرضہ ہے گراس کے پاس کوئی مال نہیں تھا اور اس کے ولی قاتل کو معاف کرنا چاہتے ہیں تو؟ فرمایا: اگر وہ اسے معاف کریں تو پھر اس کے قرضہ کے ضامن ہوں گے۔ عرض کیا اور اگر اس کے ولی (قصاص میں) اسے تل کرنا چاہیں تو؟ فرمایا: اگر اس نے عمراً کیا تعالیہ اسلام غاربین کے جصہ چاہیں تو؟ فرمایا: اگر اس نے عمراً کیا تھا۔ تو اسے تل کیا جائے گا اور مقتول کا قرضہ امام علیہ السلام غاربین کے جصہ ہے اوا کریں گے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر قاتل نے مقتول کوعمراً قبل کیا ہواور اس کے ولی دیت لینا چاہیں تو اس صورت ہیں قرضہ کی اوا پڑی کون کرے گا امام بیا ولیا ء؟ فرمایا: اس کے ولی دیت والی رقم سے اس کا قرضہ اوا کریں سے کوئکہ مقتول سب سے زیادہ اس کا حقد اور ہے۔ (المقیہ)

باب۲۰

جب ایک ایسے مسلمان کوکوئی مسلمان تل کر ہے جس کا کافر ذمی کے سواکوئی ولی نہ ہوتو اگروہ ذمی اسلام لے آئے تو فیہا ورنداس کا ولی امام ہوگا جو جا ہے تو قاتل کوئل کرے اور جا ہے تو اس سے دیت کے اور اسے بیت المال میں داخل کرئے مگروہ قاتل کومعاف نہیں کرسکتا۔

(ان باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکوچھوڑ کر باتی دوکا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
حضرت شیخ باسنا دخود ابو ولا و سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے بوچھا کہ ایک مسلمان آ دمی نے ایک ایسے مسلمان کوئل کیا جس کا کوئی مسلمان ولی نہیں ہے۔ ہاں البعۃ کچھکا فر
ذمی ولی ہیں تو؟ فرمایا: امام اس کے کا فرذی اولیاء پر اسلام پیش کریں گے۔ پس ان میں سے جو اسلام قبول کر بے
گا وہ مقتول کا ولی متصور ہوگا اور قائل اس کے حوالے کیا جائے گا کہ چاہے تو اسے قل کرے اور چاہے تو معاف
کرے اور اگر چاہے تو دیت وصول کرے۔ اور اگر ان لوگوں میں سے کوئی اسلام نہ لائے تو اس کا ولی امام ہوگا جو
عام ہے تو قائل کوئل کرے اور چاہے تو دیت لے کر بیت المال میں داخل کرے۔ کیونکہ اس حالت میں وہ مقتول
کوئی جنایت کرتا تو ایس کا تا وان بھی تو امام نے اوا کرنا تھا۔ لہٰذا اس کی ویت بھی وہی وصول کرے گا۔ راوی نے

عرض کیا کہ اگر امام اسے معاف کر دے تو؟ فرمایا: وہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ (تنبا امام معاف نہیں کرسکتا)۔ ہاں وہ صرف قبل کرسکتا ہے یا دیت لے سکتا ہے۔ (الفروع،الفقیہ ،العلل ،العہذیب)

حفرت شیخ صدوق علید الرحمه با مناوخود سلیمان بن خالد بروایت کرتے بی ان کا بیان ہے کہ بی فی حضرت امام جعفر صادق علید السلام سے بوجھا کہ ایک مسلمان آ وی قل کر دیا حمیا ہے اوراس کا لفرانی باب موجود ہے۔ للذا اس کی دیت کس کو مطرع کی جو نایا: دیت لے کر بیت المال بیں جمع کرائی جائے گی کیونکہ اس کی جنایت بھی بیت المال بر ہوتی ہے۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کداس منتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۹ میں) مزر پکی ہیں۔ ماس ۲۱

جو محض قاتل کو ایسی ضرب لگائے کہ گمان کرے کہ وہ آل ہو گیا تکر وہ نی کیلے اور ولی اب اس کو قصاص میں قبل کرنا جا ہے تو پہلے اس سے زخمی کرنے کا قصاص لیا جائے گا۔ (اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

(الغرض) جب معنول کے بھائی کوچھ فیصلہ سے آگاہ کیا تھیا تو اس نے سوچا کہ اگر اس سے زخم کا قصاص لیا تھیا تو اس سے سوچا کہ اگر اس سے زخم کا قصاص لیا تھیا تو اس سے تو اس کی جائے ہی جائے ہی جہ لغوا اس نے قاتل کو معاف کر دیا۔ اور اس طرح دونوں نے آیک دوسر سے سے قصاص لینا ترک کر دیا۔ (الفروع مالفقیہ ،التہذیب)

بالساكاك

قصاص میں صرف تلوار ہے آل کرنا ٹابت ہے۔ نہ عذاب دینا اور نہ مثلہ کرنا اگر چہ قاتل نے ایسا کیا ہو۔

(اس باب بین کل چه حدیثیں ہیں جن میں سے تین کردات کالمردکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (اختر مترجم عنی عنہ)

حضرت بین کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالعباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے آپ سے بوچھا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو عصا مارا جس سے وہ مرگیا۔ آیا

اسے مقتول کے ولی نکے حوالے کیا جائے گا تا کہ وہ (قصاص میں) اسے قبل کر دے؟ فرمایا: بال لیکن اسے قبل

کر منے میں آزادی ندی جائے کہ جس طرح جائے ہے (اسے عذاب دے کر) قبل کرے۔ بلکہ تلوار سے اس کا کام ،

تمام کرے گا۔ (الفروع)

نیزبا سنادخوداسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام کی ضدمت میں عرض کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿ وَمَ مَن فَتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيّهِ سُلُطُلُنَا فَلَا يُسُوفُ فَدَمَت مِن عُرض کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿ وَمَ مَن اللّٰهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّٰهُ عَلَى ال

است جناب سیزرضی حفرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (ضربت کننے کے بعد) تمام بی باتشم اور حفرت امام حسن علیہ السلام کو (وحیت کرتے ہوئے) فرمایا: اب بی عبد المطلب! بیں تہمیں اس حالت میں نہیں یہ یکھنا چاہتا کہ تم لوگوں کا یہ کہر کرخون بہاتے ہوئے نظر آؤ کہ حضرت امیر علیہ السلام فن کر دیے مجے ہیں میرے فل کے قصاص میں صرف میرے قاتل کوئل کیا جائے۔ دیکھو جب میں اس ضربت سے جاں بحق ہوجاؤں فو ایک ضربت کے وض ایک ہی ضربت نگانا اور اس کا منکہ نہ کرنا ۔ کیونکہ میں نے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و ایک ضربت کے وض ایک ہی ضربت کے وض ایک ہی مثلہ نہ کرنا ۔ کیونکہ میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میرے بیٹے کہ کا شیخ والے کئے کا بھی مثلہ نہ کرنا ۔ پھر آپ حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میرے بیٹے ارمیرے بعد) تو میرے خون اور دوسرے امور کا ولی ہے۔ اگر السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میرے بیٹے ارمیرے بعد) تو میرے خون اور دوسرے امور کا ولی ہے۔ اگر

تو (قاتل کو) معاف کردے تو تخیے افتیار ہے اور اگر آئل کرنا جا ہے تو پھر ایک ضربت ہے اور (زیادتی کرکے) گنهگار ند بننا۔ (نجے البلاغہ)

> مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر پھی ہیں۔ یا ب

اگر کوئی مخص کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے اور اس کے نتیجہ میں وہ مخص قمل ہوجائے تو جھوٹی گواہی دینے والے سے قصاص لیا جائے گا۔

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سناد خود ابن محبوب سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان چار کواہوں کے بارے میں جنہوں نے ایک محصن مخص کے خلاف زناکاری کی جیوٹی کوابی وی جس کے نتیجہ میں اسے قتل کر دیا محیا۔ مگر اس کے بعد ان میں سے ایک کوابی سے مخرف ہو گیا؟ فرمایا: اگر وہ یہ کے کہ جھے اشتباہ ہوا تو پھر تو اس پر صد جاری کی جائے گی (استی کوڑے) اور مقتول کی دیت ہمی کی جائے گی اور اگر وہ کے کہ میں نے عمد الیا کیا تو پھراسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔

(الفروع،العهذيب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں اس ہے پہلے باب الشہا دات میں گزر چکی ہیں اور پھھ اس کے بعد (آئئدہ باب میں) بیان کی جائیگی انشاء اللہ۔

بإحبه

جب جھوٹے کواوکسی شخص کے خلاف گوائی دیں جس کے نتیجہ میں وہ شخص قتل ہوجائے اور مقتول کا ولی سب کوتل کرنا جا ہے تو بیہ جائز ہے گر (ایک سے) زائد کی دیت اسے اوا کرنا پڑے گی۔ (اس ہاب میں کل دو مدیثیں ہیں جن کا ترجمہ ماضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت مین کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان چار آ دمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک (محصن) کے خلاف (حجموثی) میں ان ہیں دی کہ انہوں نے اس کو ایک عورت سے زنا کرتے ہوئے ویکھا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس مخص کو سنگسار کر دیا گیا۔ اور بعد از ان ان میں سے ایک آپی گوائی سے منحرف ہوگیا۔ فرمایا: اس کو پوری و بت کا چوتھا حصہ اوا کردیا گیا۔ اور بعد از ان ان میں سے ایک آپی گوائی سے منحرف ہوگیا۔ فرمایا: اس کو پوری و بت کا چوتھا حصہ اوا کرنا پڑے گا جب وہ یہ کہے کہ جھے اس گوائی میں اشتہاہ ہوا تھا۔ اور اگر دومنحرف ہوجا کیں اور یہی کہیں کہ ہمیں

اشتباہ ہوا تو وہ آ دھی دیت ادا کریں سے اور اگر سب اپنی کواہی ہے پھر جا کیں اور کہیں کہ ہمیں اشتباہ ہوا تھا تو پھر وہ پوری دیت کے ذمہ دار ہوں سے اور اگر وہ سب اقر ار کریں کہ ہم نے جان پو جھے کر جھوٹی کواہی دی تھی تو پھر ان سب کوئل کیا جائے گا۔ (الفروع ،العہذیب)

ا۔ نیز باسادخود فتح بن برید جرجانی سے اور وہ حضرت امام موی کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان (جھوٹے) چار کواہوں کے بارے میں جنہوں نے ایک فخص کے زنا کرنے کی (جھوٹی) گواہی دی اور اسے سنگسار کر دیا گیا اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم نے اشتہاہ کیا تھا تو فرمایا: ان پر دیت کے اداکرنے کا تاوان عائد کیا جائے گا۔ اور اگر بیا قرار کریں کہ انہوں نے عمر آجھوٹی گوائی دی تھی۔ تو مقتول کے ولی کو اختیار ہوگا کہ ان چار میں سے جس کو چاہے تل کرے اور باتی تین اس کی دیت کے تین جھے ادا کریں سے اور ہرایک کوائی اسی کوڑے بین جھے ادا کریں سے اور ہرایک کوائی اسی کوڑے بھی مارے جا کیں گے اور اگر مقتول کا ولی سب کوئل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ مگر تین دیتیں ان چاروں کو ایوں کے ورثہ کو ادا کریں گے اور اگر مقتول کا ولی سب کوئل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ مگر تین دیتیں ان جاروں کوابوں کے ورثہ کو ادا کریں گا۔ اور پہلے سب کوائی اسی کوڑے مارے جا کیں سے وار پھر امام ان سب کوئل کر دیا گا۔ (ایشنا)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس میں می می می میں اس سے پہلے (سابقہ باب میں اورج ۱۸ باب، امیں) گزر چکی ہیں۔

باب۲۵

جب (مسی مقتول کا) ولی مرجائے تو اس کی اولا دیا اس کے دوسرے ولی قصاص لینے میں اس کے قائمقام ہوں گے۔

(ال باب مين صرف ايك حديث ہے جس كا ترجمه حاضر ہے)_(احقر مترجم عفي عنه)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود جمیل سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے ایک امام علیہ السلام سے ایک اولاد علیہ السلام سے دوایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی منفقول کا ولی (قصاص لینے سے پہلے) مرجائے تو اس کی اولاد اس سلسلہ میں اس کی قائمقام ہوگی۔(الفروع، العبدیب، اللقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۲۳ از مقدمة الحدود میں) گزر چکی میں۔

باب۲۲

قاتل کومقنول کے ولی کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اسے قبل کرسکتا ہے جبکہ اس پر کوئی وزر و و بال نہیں ہے۔ (اس باب میں مرف ایک مدیمت ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن محارے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے روائن منتصور آپ (مقتول کے ولی کی مدد کی جائے گی) کامفہوم ہو چھا؟ فرمایا: اس سے بوج کراس کی مدد کیا ہو تھی ہے کہ قاتل کو اس سے حوالے کیا جائے گا تا کہ وہ اسے قبل کر دے جبکہ اس براس قبل کا کوئی وزرووبال نہیں ہے نہ دنیا میں اور نہ دین میں۔ (الفروع) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب٧٢

ان دوغلامول كاعم جواليك آ زاد آ دى كول كري ؟

(اس باب مسمرف ایک مدید ہے جس کا ترجمہ مامر ہے)۔ (احتر مترجم علی عنه)

حضرت ملی کلین علیہ الرحمہ با سادخود عبد الرحمٰ بن المجائ سے روانیت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک فحض مدید سے لکا جو ان جانا چاہتا تھا کہ کالے رنگ کے دو فلاموں نے اس کا تعاقب کیا جن بی سے ایک حضرت امام جعفر صادق علیہ السان م کا فلام تھا۔ جب وہ بہ تھا م اعواس بہ بنچا تو وہ سوگیا تو انہوں نے ایک (بھاری) پھر لے کر اس کے مر پر بارا (جس سے وہ جان بحق ہوگیا) اس کے بعد ان دونوں کو پکر نیا جمیا۔ اور حمد بن خالہ (حاکم) کے مر پر بارا (جس سے وہ جان بحق ہوگیا) اس کے بعد ان دونوں کو پکر نیا جمیا۔ اور حمد بن خالہ (حاکم) کے مارے پیش کیا جمیا۔ بعد ازاں مقتول کے آولیاء بھی پینے گئے اور انہوں نے حاکم سے خواہش کی کہ وہ انہیں قصاص بی خواہش کی کہ وہ انہیں قصاص بی خواہش کی کہ وہ انہیں قصاص بی سوال کیا۔ حمر امام نے ایسا کرنا پہند نہ کیا۔ چنا نچ اس نے حصرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا۔ حمر امام نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ عبد الرحمٰ بیان کرتے ہیں کہ بی کہ میں نے خیال کیا امام نے اسے اس کے جواب نہیں دیا کہ (شاید) آپ کو یہ بات پہندئیں ہے کہ ایک آ دی کے فوض دوآ دی آئی کیا امام نے اس الفرض متقول کے اولیاء نے اہل کی دیارے بیان کو در اور ان کی ضدمت بیں اپنی شکارے بیان کرو۔ چنا نی میتول کے اولیاء نے ایسا تی کہا۔ امام نے ان سے فرایا کہا وار ان کی خدمت بیں اپنی شکارے بیان کرو۔ چنا نے میتول کے اولیاء نے ایسا تی کیا۔ امام نے ان سے فرایا کہا وار ان کی خدمت بیں اپنی شکارے بیان کرو۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۸،۱۲۸،۱۲۸،۱۲۸ اور ۲ مومیں) گزر چکی ہیں۔ ما سے ۲۸

> سمسی ناصبی شخص کول کرنے سے بھی میؤمن پر بھی عامہ کے نز دیک قصاص ٹابت ہوجا تا ہے اور ناصبی کی تفسیر۔

(اس باب بس کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکوچھوڈ کر باقی تمین کا ترجہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی حد)

حضرت مین کلینی علیدائر حمد با شاوخود برید مجل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں نے حضرت امام محد باقر علیہ السلام سے بوجھا کہ ایک مردمون ایک ناصبی کو اللہ کی خاطر کس کرتا ہے جو کہ نصب وعداوت میں مشہور ہے تو آیا اسے قصاص میں قبل کیا جائے گا؟امام نے فرمایا: اگر ان لوگوں (اور ان کے قاضوں) کے پاس بیہ حاملہ کے جایا گیا تو وہ لیا تھا ہے گا؟امام نے فرمایا: اگر ان لوگوں (اور ان کے قاضوں) کے پاس بیہ حاملہ نے تو وہ لیا تھا ہے جایا گیا تو وہ نے جایا گیا تو وہ نے حرف کیا: تو کیا اس (ناصبی) کا خون رائیگان جائے گا؟ فرمایا: نہیں ۔ لیکن اس اسے آن کی ویت ان کو اوا کریں گے مرابی خدا ہ امام اور دین اسلام کی خاطر اسے تی کیا ہے۔ (الفروع ، المبرذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود معلی بن تنیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اللہ مجتفر صادق علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ ناصی وہ نہیں ہے کہ جو براہ راست ہم اہل بیت سے دشنی کرے کو کہ ایسا کوئی شخص نہیں سلے گا جو بیہ کہ میں آل جو علیم السلام کودشن جا نتا ہوں۔ بلکہ ناصی وہ سے دشنی کرتے ہواور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہے جو تم لوگوں سے دشنی کرے بید جانتے ہوئے گئم ہم آل تھے سے دوستی کرتے ہواور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ اور فرمایا: جو ہمارے کی دشن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو وہ ایسا ہے کو جیسے اس نے ہمارے موالی کوئل کیا ہے۔ (معانی الا خبار)

- جناب ابن اور يس طى كتاب مسائل الرجال سے نقل كرتے ہوئے كھتے ہيں كولى بن يسلى فے حضرت امام على نقى عليد السلام كى خدمت ميں خط ارسال كيا جس ميں ناصبى كے معنی دريافت كرتے ہوئے كھا كرة يا اس سے پہانے عليد السلام كى خدمت ميں خط ارسال كيا جس ميں ناصبى كے معنی دريافت كرتے ہوئے كھا كرة يا اس سے زيادہ كس سى چيز كى ضرورت ہے كہوہ شيخين كو (حضرت على عليد السلام سے) افعنل جانتا ہے اور ان كى امامت كا اقرار كرتا ہے؟ امام عليد السلام نے جواب ميں كھا كہ جو اس نظريد كا قائل ہے وہ ناصبى سے ۔ (كتاب السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی بچھ صدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸باب سے از ابواب قذف میں) گزر چکی

ہیں اور پھواس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ماس ۲۹

جو محض کسی آ دمی کوئل کرے اور پھر دعویٰ کرے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیراس کے گھر میں داخل ہوا تھا۔ یا اس نے اس کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا تو قصاص ثابت ہوجائے گا اور اس کا وہ دعویٰ بینہ (دو گواہوں) کے بغیر قبول نہیں ہوگا۔

(ال باب مين كل تين مديثين بين جن كالرجمه حاضر ب) - (احقر مترجم عفي عنه)

حضرت ينخ كليني عليه الرحمه بإسنادخود ابومخلد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام منے روايت كرتے ہيں فرمایا: میں داؤد بن علی (حاکم مدینه) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں ایک ایسے مخص کولایا حمیا جس نے ایک آ دمی کو قتل كيا تفار داؤد بن على في اس سے يو جما تو كيا كہتا ہے آيا تو في اس مخص كوتل كيا ہے؟ اس في كها: بال - بيس نے اسے قبل کیا ہے۔ داؤد نے یو چھا: کیوں؟ اس نے کہا کہ بیغض میری اجازت کے بغیر میرے کمریس داخل ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسینے علاقہ کے ان حکام سے جوآ ب کی طرف سے مقرر ہیں اس بات کی شکایت کی تو انہوں نے کہا: اگر پھر داخل ہوتو اسے لل کر دینا۔ چنانجہ وہ پھر داخل ہوا اور میں نے اسے فل کر دیا۔ بدیات س کر داؤدمیری طرف متوجہ ہوا اور یو جیما کہ اے ابوعبداللہ! آپ اس مخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہا کہ جب ریافیک مسلمان کوتل کرنے کا اقرار کرتا ہے تو اسے قصاص میں قتل کر دو۔ چنانہ داؤد نے اسے قتل کرا دیا۔ مجرامام نے فرمایا کہ چنداصحاب رسول ہیٹھے تھے جن میں سعد بن عبادہ بھی تھا۔ بعض اصحاب نے سعد سے کہا کہ ا اگرتم این محرجاؤ اور دیکھوکہ ایک اجنبی مخص تمہاری ہوی کے شکم برسوار ہے تو تم اس سے کیاسلوک کروسے؟ سعد نے کہا: خدا کی منتم میں ہوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔اس اثناء میں حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم برآ مد ہوئے جبکہ وہ لوگ اس بات میں مشغول ہے۔ آپ نے بوجھا: اے سعد! وہ محض کون ہے تم جس کی گردن کو تكوار ہے اڑار ہے بتھے؟ سعد نے آپ کوسارا ماجرا كہدستايا۔ آنخضرت صلى الله عليه وآليه وسلم نے فرمايا: اے سعد! (اكرتم ايها كرومے) تو وہ جاركواہ كہاں جائيں مے جن كا تذكرہ خدائے فرمايا ہے! اس پرسعدنے عرض كيا يا رسول الله ! آیا ای آئموں سے ویکھنے اور خدا کے جانے کے باوجود کہ اس مخص نے وہ کام (زنا) کیا ہے؟ آ تخضرت صلی الله علیدوآ لدوسلم نے فرمایا: ہال سعد! بخدااس کے ہاوجود کہتم نے اپنی آ محصول سے ویکھا ہے۔اور خدابھی جانتا ہے؟ خدا تعالی نے ہر چیز کی ایک حدمقرر کی ہے اور جواس کی حدود سے تجاوز کرے اس کے لئے بھی حدمقرری ہے۔ اورجس چیز بر جار کواہ قائم نہ ہوں اس کومسلمانوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ (الفروع، العبذيب)

حضرت بیخ طوی علید الرحمہ باسنا دخود سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ معاویہ نے ابوموی اشعری کو خطرت کی کو خطرت کی کے ماتھ زنا کرتے ہوئے ویکھا اور اسے آل کر دیاہ تم اشعری کو خطرت علی اسلام سے پوچھو کہ وہ کیا گہتے ہیں؟ چنا نچہ ابوموی بیان کرتا ہے کہ میں حضرت علی اس کے متعلق حضرت علی علیہ السلام سے باس مسئلہ کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: میں ابوائس میں اس سے طا۔ اور الن سے اس مسئلہ کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: میں ابوائس میں قبل کیا جائے گا)۔ (مدی) چار کواہ لائے تو میں اس سے (قصاص کی کوروک دوں گا (ورنہ قاتل کو قصاص میں قبل کیا جائے گا)۔ (مدی) چار کواہ لائے تو میں اس سے (قصاص کی کوروک دوں گا (ورنہ قاتل کو قصاص میں قبل کیا جائے گا)۔

باب• سے۔ ہڑی میں قصاص نہیں ہے۔

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا تربتمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ صدوق علیدالرحمد بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے میں میں فرمایا کہ حصرت امیر علیدالسلام فرماتے ہیں کہ حدیث کے سلسلہ میں فتم نہیں ہے اور میڑی کے بارے میں قصاص نہیں ہے۔ (الفروع ،العبذیب)

﴿ وعوائے مل اور وہ کس طرح ثابت ہوتا ہے؟ کے ابواب ﴿ وَعُوائِ عَلَيْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّ (اس سلسلہ میں کل تیرہ (۱۳) باب بیں)

باب ا قل دوعادل کواہوں کی کواہی سے ثابت ہوجا تا ہے۔

(اسباب میں کل دو مدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکوچھوڑ کر ہاتی ایک کا ترجہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم علی عند)

ا۔ حضرت بیخ کلینی علیدالرحمہ باسناوخود ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعظر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایسا کیوکر ہوا کہ آل میں دو گواہ مقرر ہیں جن سے وہ ثابت ہوجاتا ہے جبہ ذیا میں چار گواہ مقرر ہیں جا کہ آل زیا ہے بھی زیادہ علین جرم ہے؟ فرمایا: بیاس لئے ہے کہ آل ایک آ دمی کا فعل ہے اس لئے اس میں چار گواہ مقرر ہیں دو مرد کے لئے اور دو عورت کے لئے۔ فعل ہے اور دو عورت کے لئے۔ (الفروع، الحجلد یب)

(الفروع، الحجلد یب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس متم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ یا ۴م میں گزر چکی ہیں اور پچھ آئندہ ہا بہ ا میں) بیان کا بیان ہے کہ

باب

قتل کے سلسلہ میں تنہا بھی اور مردوں کے ہمراہ بھی عورتوں کی سلسلہ میں تنہا بھی اور مردوں کے ہمراہ بھی عورتوں کی صحاص۔ سے ایک تبدید قصاص۔

(اس باب میں کلی نو حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ کررات کولگر دکر کے باتی چارکا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
حضرت بیخ کلینی علیہ الزحمہ بات دخود جمیل بن دراج اور محمہ بن حمران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا حدود کے معاملہ میں مورتوں کی
سرفائی نافذ ہے؟ فرمایا: صرف کل کے سلسلہ میں (پھرفرمایا) حضرت علی علیہ السلام قرمایا کرتے ہے کہ ایک مسلمان
کا خون رائیگان نہیں جانا جا ہے۔ (الفروع، العبذیب، الاستبصار)
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت می طوی علیہ الرحمہ نے دوسری حدیثوں کے قرید سے اس کو دیت کے علبت

ہونے برمحمول کیا ہے۔

۲۔ متعددا حادیث میں جو کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام وحضرت امام جعفرصا دق علیہ السلام اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہیں وارد ہے کہ خون (قتل) کے معاملہ میں ننہا ہوں یا مردوں کے ہمزاوعورتوں کی کواہی قبول نہیں ہے: (ابعثا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ نے انہیں اس بات برمحمول کیا ہے کہ اس نے قصاص ثابت نہیں ہوتا اگر چہ دیت ثابت ہو جاتی ہے۔

۳۔ حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسناوخود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیز علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے ہتھ کہ مورتوں کی گواہی حدود اور قصاص میں نافذ خبیں ہے۔ (اکھنیڈ بیب، الاستبصار)

۔ نیز باسیادخود زید فتحام سے روابت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا مردوں کے ساتھ عورتوں کی گوائی جائز ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (ایعنہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں ہاس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۴۳ دغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔
اسمولف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں ہاس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۴۳ دغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔

قتل کا افرار کرنے سے بھی قبل ثابت ہو جاتا ہے اور اس صورت کا تھم کہ جب دو مخص الگ الگ کسی آ دمی کوئل کرنے کا افرار کریں نیز اس صورت کا تھم جب کوئی مخص الگ الگ کسی آ دمی کوئل کرنے کا افرار کریں نیز اس صورت کا تھم جب کوئی مخص پہلے کسی کوئل کرنے کا افرار کرے اور پھر اس سے منحرف ہوجائے۔

(ایں باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنہ) کلین مال اور ایک خصر میں الحق میں کے علیہ میں میں اس میں میں الحق میں میں الحق میں میں الحق میں میں الحق میں م

حضرت شیخ کلینی علیه الرحمه با سادخود حسن بن صائح نے روایت کرتے ہیں ان کابیان ہے کہ میں نے حضرت امام

ب جعفر صادق علیه السلام ہے پوچھا کہ ایک فض مقتول پایا حمیا ہے اور اس کے ولی کے پاس دو مختص (کے بعد اللہ علی سے ایک کہتا ہے کہ اسے میں نے عمد الحق کمیا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے عمد الحق کمیا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے اسے خطاء قتل کیا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے اسے خطاء قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ (ولی) عمد الحق کرنے کا افرار کرنے والے کو پکڑ لے تو پھراس کا دوسر کے خص پرکوئی قابوتیں ہے جو تل خطا کا افرار کرتا ہے اور اگر تل خطا کا افرار کرنے والے کو پکڑ لے تو پھراس کا دوسرے برکوئی قابوتیں ہے۔ (الفروع، المتبذیب، الفقیہ)

مؤلف علام قرمات میں کداس منتم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (باب 9 و اواا میں) گزر چکی ہیں اور بچھاس کے

بعد (آئندہ باب میں) آئینگی اور اقرار کرنے کے بعد مکرنے والے کا تھم اس سے پہلے مقدمات حدود (ج ۱۸ باب ۱۱ و۱۲) میں گزر چکا ہے۔

> اس صورت حال کائٹکم کہ جب کوئی چخص کسی تا دمی گوٹل کرنے کا اقرار کرے اور پھرایک اور مخص بیرا قرار کرے اور پہلے کو بری الذمہ قرار دے؟

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکرد کوچھوڑ کر باتی ایک کا تر جمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ) حضرت جنخ كليني عليه الرخمه بإسنادخود كبعض اصحاب ييهاوروه مرفوعاً حضرت امام جعفرصا دق عليه السلام يههروايت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیرعلیہ السلام کی خدمت میں ایک حض کو ایک وہران مکان سے اس حالت میں پکڑ کر لا یا سیا کہ اس کے ہاتھ میں چھری تھی اور وہ خون میں تھڑا ہوا تھا۔ اور اسی ویرانے میں ایک ذیح شدہ انسان خون میں لت بت بڑا تھا۔حضرت امیرعلیدالسلام نے اس سے بوجھا کہتو کیا کہنا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے اسے قبل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس سے قصاص نو جب نوگ اس کو بہلے کر چلے تو ایک مخض جلدی جلدی چاتا ہوا عاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس مخص کو میں نے قتل کیا ہے! اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے پہلے تمخص ہے فرمایا کہ تختے اس اقرار کرنے پرکس چیز نے آ مادہ کیا؟ عرض کیا کہ میں کس طرح انکار کرتا جبکہ استے آ دمیوں نے بچھےاس حالت میں پکڑا کہ میرے ہاتھ میں چھری تھی اور میں خون میں کتھڑا ہوا تھا۔اور وہمخص خون میں کت بت دم تو ژر رہا تھا۔ اور میں وہاں کھڑا تھا۔ تو میں نے سوحیا کہ اگرا نکار کیا تو مجھے مارا پیما جائے گا اس سے ڈر کرا قرار کرلیا۔ حالانکہ میں ایک (قصاب ہوں) میں نے اس ویرانہ کے یاس بکری ذریح کی۔اور مجھے پیٹا ب کی حاجت محسوں ہوئی تو اس وہرانے میں پیٹاب کرنے کے لئے چلا ممیا۔اوراس مقتول کو دیکھا کہ وہ خون میں لت بت پڑا تھا تو میں جیران و پریشان ہوکرا کیے طرف کھڑا ہوگیا۔اوراسی اثنا میں بیلوگ آئے اور مجھے پکڑ کرآئے گ خدمت میں پیش کردیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان دونوں آ دمیوں کو (امام) حسن علیہ السلام کے باس لے جاؤاوران سے کہوکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں! چنانجدلوگ ان کوامام حسن علیہ السلام کی خدمت میں لے سي اورسارا قصه كهدسنايا اور پرعرض كيا كدان كافيصله كرين؟ حضرت امام حسن عليدالسلام في فرمايا كه حضرت امیرعلیدالسلام کی خدمت میں عرض کرو۔ کداگر اس (اصلی قاتل) نے اس مخص کوتل کیا ہے تو اس نے اس (ب قصور) كوبچايا بھى توب اور ارشاد قدرت ہے ﴿ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَاۤ أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْهَا ﴾ (القرآن) بعن جوابیہ جان کو بیجائے تو اس نے کو یا سب لوگول کو بیجالیا۔للہذا دونوں کوچھوڑ دیا جائے اورمنقنول کی دیت بیت

المال سے اداکی جائے۔ (الفروع، العبد یب، الفقیه)

اس صورت حال کا تھم کہ جب (دو) گواہ کسی مخص کے کسی مخص کو آل کرنے کی گواہی دیں اور پھرکوئی اور شخص آ کراس قتل کا اقر ار کرے اور پہلے کو بری الذمہ قر ار دے؟

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یو چھا کہ ایک آ دی کوئل سے الزام میں حاکم سے یاس لا یا حمیا اور چند آ دمیوں نے اس کے قاتل ہونے کی کوائی بھی دے دی۔اور حاکم نے اسے پکڑ کرمفتول کے اولیا و کے حوالے کر دیا کہ اس سے قصاص لیں۔ ابھی وہ لوگ اس جگہ ہے اٹھے نہیں تنے کہ ایک فخص آئیا اور اس نے آ کر حاتم کے سامنے اقر ارکیا کہ اس مخص کو میں نے عمد آخم کیا ہے۔ لہذا مجھے پکڑواور اسے چھوڑ دو جسے پکڑر کھا ہے تو؟ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مفتول کے اولیاء کوحل حاصل ہے کہ اگر جا ہیں تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیں اور دوسرے کوچھوڑ ویں اور پھراس اقر ارکرنے والے کا دوسرے آوی کے ورث پر کوئی حق نہیں ہے۔ اور اگر جا ہیں تو اس کو قصاص میں قبل كريں جس كےخلاف كواہول نے كوائى دى ہے۔ اور اقرار كرنے والے كوچھوڑ ديں۔ اور وہ (اقرار كرنے والا) قصاص میں قتل ہونے والے کی آ دھی دیت اس سے ورثہ کو ادا کرے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر مقتول کے وارث ان دونوں کولل کرنا جا ہیں تو؟ فرمایا: ان کو بیتن حاصل ہے۔ بشرطیکہ جس کےخلاف کواہوں نے کواہی دی ہاں کی آ دھی دیت اس کے اولیا وکوادا کر دیں چرعض کیا کہا گروہ دیت لینے بررامنی ہوجا کیں تو؟ فرمایا: اس صورت میں وہ دونوں آ وحی آ وحی دیت ادا کریں ہے۔ کیونکہ ایک نے قبل کرنے کا اقرار کیا ہے۔ اور دوسرے کے خلاف کواہوں نے کوائی دی ہے!! راوی نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ مقتول کے اولیاء پر اس مخض کی نصف دیمت کی اوائیکی لازم ہے جس کے خلاف کواہوں نے گواہی دی ہے اور اقر ارکرنے والے کی نہیں؟ فرمایا: اس کئے کہ جس سے خلاف کواہوں نے قبل کرنے کی مواہی دی ہے (مگر اس نے اقرار نہیں کیا) وہ اس مخص کی ما نندنیں ہے جس نے قتل کا اقرار کیا ہے اور پہلے کو بری الذمه قرار دیا ہے۔ لہذا اس پروہ سجھ ہے جو پہلے پرنہیں ے (کیونکہ اس کا معاملہ زیادہ تھین ہے)۔ (الفروع ، العہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

جنب کوئی محض لوگوں کے از دہام میں مفتول پایا جائے اور سے پہند نہ ہے کہ · اسے کس نے مل کیا ہے تو اس کی دیت بیت المال سے اوا کی جائے گی۔

(اس باف میں کل یا مج حدیثیں ہیں جن میں سے دو مررات کو للمز وکر کے یاتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنه) حضرت ينيخ كليني عليه الرحمه بإسنا دخو وعبدالله بن سنان اورعبدالله بن بكير سن اور وه حضرت امام جعفر صا دق عليه السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیرعلیہ السلام نے اس مخص کے بارے میں جولوگول کے ازوہام میں مقتول پایا حمیا تھا یہ فیصلہ کیا تھا کہ آگر اس کے اولیاءمل جائیں جواس کی دیت کا مطالبہ کریں تو وہ بیت المال سے ۔ اداکی جائے گی۔ اور مسلمان کا خون را نگان نہیں جائے گا کیونکہ جب ایسے مخص کی میراث امام کوملتی ہے تو اس کا ، تاوان (دیت) بھی امام پر ہوگا اور (عسل کے بعد) اس کی نماز جنازہ پڑھ کراہے وفن کر دیا جائے گا۔ اور آپ نے اس مخص کے بارے میں بھی ابیا ہی فیصلہ کیا تھا جونما زجعہ کے از کو ہام میں مرکبا تھا کہ اس کی دیت بیت المال سے اداکی جائے گی۔ (الفروع، البتدیث، الاستبصار)!

٣۔ نيز باسنا دخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر عثادق عليه السلام سے روابت تحریح بیں فرمایا: حضرت امیر علیه السلام فرمات بيس كه ما كشات من ندويت بوتى باور ندفقاص - اور ماكشات سے مراد كهرابث ب جواجا كك ون میں یارات میں پیدا ہو کہاتی ہے جس میں کوئی آ وی زخی ہوجا تا ہے یاسی جگد کوئی مفتول پایا جاتا ہے اور پیت منبیں چاتا کہاہے کس نے قتل کیا ہے۔ (ایسنا) ہیں

س نیز با سنادخودمسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت انام جعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت اميرعليه السلام نے فرمايا ہے كه جو مل جعه يا عرف ہے دن ياكسى بنل بركوئى أ دى لوكوں كى بھير بھا أبيس مرجائے اور پنة نه بطے كداہے س نے مارا ب (قبل كيا ہے؟) تواس كى ديت بيت المال سے اداكى جائے كى - (ايضا) مؤلف علام فرماتے ہیں اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابق باب میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئنده باب میں) آئیجی انشاءاللہ تعالی۔

> جب قاضی کوئی فیصلہ کرنے میں غلطی کریےخواہ وہ فیصلہ خون بہانے یا قطع پیروغیرہ سے متعلق ہوتو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت فينح كليني عليه الرحمه باسنادخود ابومريم سيداور وه حضرت امام محمد باقر عليه السلام سندروايت كرست بي

فرمایا: حضرت امیرعلیدالسلام نے فیصلد کیا تھا کہ جب قاضی خون بہانے یا تطع عضو سے سلسلہ میں خلطی کریں تو اس کی ویت بیت المال سے اوا کی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں متم کی چھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۱۰ میں) گزر چکی ہیں۔

اس مقنول کا تھم جو کسی قبیلہ میں یا کسی گھر کے دروازہ پر یا کسی بستی میں یا کسی بستی سے قریب یا دو بستیون کے درمیان یاسی جنگل میں پایا جائے؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمز دکر کے باتی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنه) حفرت بيخ كليني عليه الرحمه بإسنا دخودمحمر بن مسلم يه اور وه حفرت امام جعفر صادق عليه السلام يه روايت كرت ہیں کہ آپ نے اس مخص کے بارے میں جو کسی قوم کے پاس بیٹا تھا کہ (اچانک) وہاں مرحمیا یا کوئی معتول کسی قبیلہ میں باسی قوم کے گھرے دروازہ پر پایا جائے اور ان پر اس کے قل کا دعویٰ کیا جائے؟ فرمایا: ان پر سجے بھی نہیں ہے اور اس کا خون رائیگان نہیں جائے گا (بینی بیت المال سے اس کی دیمت اوا کی جائے گی)۔

(الفروع،النبذيب)

- نیز باسنادخود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے منے کہ اگر کوئی مخص کسی سبتی مین یا کسی سبتی کے قریب قتل ہوجائے اور کوئی بیتہ (دو کواہ) قائم · نه ہو کہ اس ستی والوں نے اسے آل کیا ہے تو ان لوگوں پر پیجے نہیں ہے۔ (این)
- ہو۔ نیز باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی جنگل میں کوئی مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال سے اداک جائے گی۔ کیونکہ حصرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے كمكى مسلمان كاخون رائيكان تبين جانا جاية_(ايينا)
- الم ۔ نیز باسناد فود ساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حصرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ككوئى مقتول سى ببتى يا دوبستيول ك درميان بإياجاتا بوق فرمايا: دونول بستيون كا فاصله نايا جائے كا جوسى مقتول کے قریب ہوگی اس کے رہنے والے (اس کی دیت کے) ضامن ہوں مے۔ (ایعنا)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بیاس صورت برمحول ہے کہ جب ان لوگوں براس سے خون میں ملوث ہونے کا شک و شبه بهواوروه لوكسمتهم بهول به
- حضرت يشخ طوى عليه الرحمه باسنا دخود فضيل بن عثان اغور يه اور و وحضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے روايت

کرتے ہیں اور وہ اپنے والد ہزر کواڑے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مقتول کے بارے بیل جس کا سرکسی قبیلہ میں بایا جائے فرمایا: اس کی قبیلہ میں بایا جائے فرمایا: اس کی قبیلہ میں بایا جائے فرمایا: اس کی دیت اس قبیلہ پر واجب ہوگی جس میں اس کا وسط اور سینہ پایا جائے گا اور اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی۔ دیت اس قبیلہ پر واجب ہوگی جس میں اس کا وسط اور سینہ پایا جائے گا اور اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی۔ دیت اس قبیلہ پر واجب ہوگی جس میں اس کا وسط اور سینہ پایا جائے گا اور اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی۔

۲- جناب عبدالله بن جعفر حميري باسناد خود ابوالبختري سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد ہے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیه السلام کی خدمت میں ایک معتول کی لاش لائی می جو کوفه میں پائی می نقی اور فکلا ہے تھی۔ فرمایا: جس قدر مل سکتا ہے اس پرنماز (جنازہ) پڑھو۔ پھر اہل شہر سے خدا کے میں پائی می اور فکلا ہے تھی۔ فرمایا: جس قدر مل سکتا ہے اس پرنماز (جنازہ) پڑھو۔ پھر اہل شہر سے خدا کے نام کی قتم اٹھوائی جائے کہ ہم نے اسے تل نہیں کیا۔ اور نہ ہی ہمیں اس کے قاتل کاعلم ہے۔ پھر امام نے ان سب پراس کی دیت کی ادا چیلی واجب تھہرائی۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت مین طوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان (بظاہر باہم مثنانی) اخبار میں درامسل کوئی مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ان (بظاہر باہم مثنانی) اخبار میں درامسل کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ کسی قبیلہ یا کسی بہتی والوں پر دیت اس وقت واجب ہوتی ہے جومتہم بالقتل ہوں اور قتم منافات ہے انکار کریں تو پھران پر کھانے سے انکار کریں تو پھران پر کھانے سے انکار کریں تو پھران پر کوئی دیت بیت المال سے اداکی جائے گی۔

باب

جب کی پرقل کی تہمت ہویا شک ہوتو پھر قسامہ ثابت ہوجا تا ہے پس جب قبل کے مدعی کے پاس بینہ

(گواہ) نہ ہوں۔ تو پھروہ پچاس قسم کھانے والے مقرد کر سے کہ مدعی علیہ پچاس قسامے مقرد کرے کہ

عہر میں قصاص اور قبل خطا میں دیت ثابت ہوجائے گی۔ گریہ کہ مدعی علیہ پچاس قسامے مقرد کرے کہ

اس نے قبل نہیں کی اس طرح بیالزام ساقط ہوجائے گا اور بیت المال سے دیت اواکی جائے گی۔

(اس باب میں کل نوحد پٹیں ہیں جن میں ہے تین کررات کو تعرود کرکے باتی چوکا ترجمہ صاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

ا حظرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ با حادثور زرارہ سے اوروہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: قسامہ اس لئے مقرد کیا گیا تا کہ کوئی فاس و فاجر آ دی اس کے خوف سے کسی کو وہاں قبل نہ کرے اور نقصان نہ بہنچائے جہاں کوئی و کیمنے والا نہ ہو۔ اس طرح وہ قبل کرنے سے بازرہے گا۔ (الفقیہ)

د بہنچائے جہاں کوئی و کیمنے والا نہ ہو۔ اس طرح وہ قبل کرنے سے بازرہے گا۔ (الفقیہ)

علے السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قسامہ کی اصلیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ برحق سے اور ریہ ہمارے پاس تکھا ہوا ہے۔

علے السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قسامہ کی اصلیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ برحق سے اور ریہ ہمارے پاس تکھا ہوا ہے۔

اوراگریہ نہ ہوتا تو لوگ ایک دوسرے کوئل کر دیتے اور پھی بھی نہ ہوتا۔ اس لئے قسامہ لوگوں کے لئے ذریعہ نجات ہے۔ (الفروع)

س۔ نیز باسنا دخود برید بن معاویہ ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۔ سے قسامہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا تمام حقوق میں قانون بیا ہے کہ کواہ بذمد مدی ہوتے ہیں اور قسم مدعا علیہ پر ہوتی ہے ئے سوائے خون (فقل) کے کیونکہ ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیبر میں تشریف فرما نتھے کہ انصار میں سے ایک مخص تم ہوگیا اور (تلاش کرنے پر) وہ متنول پایا گیا۔ پس انصار نے دعویٰ کیا کہ فلال یہودی نے ہمارے ساتھی کوئل کیا ہے۔ آنخضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسپے غیروں میں سے دوعادل کواہ پیش کرو جواس قل کی کوائی دیںاس پر انہوں نے کہا کہ ہمارے یاس ایسے دو مواه نیس میں مسفر مایا: پھر پیاس آ دمی لاؤجواس بات کی تئم کھائیں کداس نے اسے قبل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو بات ہم نے بچشم خود نہیں دیکھی اس پرکس طرح قشم کھائیں ہم اس بات کو پہند نہیں کرتے۔ چنانچہ آ تخضرت صلى الله عليه وآله وسلم في اس كى ديت اواكر دى اور فرمايا كه أكر لوكول كے خون محفوظ بين تو صرف قسامہ کی وجہ سے کیونکہ کسی فاسل و فاجر کو بیاندیشہ ہوگا کہ اگر اس نے کھاستہ فرصت (اور تنبائی میں 9 کسی کولل کر دیا تو اس کے خلاف تسامہ قائم ہوسکتا ہے اور وہ قصاص میں قتل ہوسکتا ہے تو وہ قتل کرنے سے زک جائے گا۔ الغرض اگر مدعی قسامہ قائم نہ کر سکے تو پھر مدعا علیہ پچاس آ دمیوں کا قسامہ قائم کرے کہ اس نے اس مخص کونہ خود قل کیا ہے اور نہ بی اسے قاتل کا کوئی علم ہے (تو پھر قل کا الزام ساقط ہو جائے گا) درندوہ دیبت ادا کرے گا جبکہ ان کے درميان كوئي مقتول يايا جائے۔ (الفروع، العبديب، العلل)

۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخودعلی بن فضل ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا جب کوئی مقنول کسی قبیلہ میں پایا جائے تو اس قبیلہ کے سب لوگ قتم کھا کیں سے کہ انہوں نے نہ اسے قل کیا ہے اور اگر قتم کھا نے سے انکار کریں تو پھر اس قبیلہ کے سب لوگ مقتول کی دیت اپنے مال ہے اوا کریں گے۔ (العہذیب، الاستبصار)

نیز باسنادخود مسعد و بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرے والد ماجد کا طریقۂ کار بیدتھا کہ جب سی مقتول کے قبل کے مرق اپنے دعویٰ پر گواہ پیش نہ کر سکتے اور نہ ہی قسم کھاتے کہ جن پر الزام ہے کہ انہوں نے ہی ان کا آ دی قبل کیا ہے تو پھر آپ مدعاعلیہم سے حلف لیتے تھے کہ ہم نے اسے قبل کیا ہے تو پھر آپ مدعاعلیہم سے حلف لیتے تھے کہ ہم نے اسے قبل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے اور جب وہ قسم کھا لیتے تو امام اپنے پاس سے مقتول کے اسے قبل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے اور جب وہ قسم کھا لیتے تو امام اپنے پاس سے مقتول کے

اولیا، کو دیت آوا کردیتے تھے۔ فرمایا: بداس صورت میں تھا کہ جب کوئی مقنول کسی ایک قبیلہ میں پایا جاتا تھا۔ لیکن اگر کسی نظار میں یا کسی شہر سے کسی بازار میں پایا جاتا تو اس کی دیت بیت المال سے اداکی جاتی۔ (ایساً)

نیزیا مناوخود زرازو سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا قسامہ اس کے مقرر کیا مناوخود زرازو سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں مشہور ہے۔ پس اگر کیا جی تاکہ اس کے در بعد سے اس محفول کے خلاف تحق کی جاسکے جو نرے کام کرنے ہیں مشہور ہے۔ پس اگر اور ایس کے خلاف کو ای دیں (قشمیں کھائیں) تو ان کی کوائی تافذی جائے گی۔ (ایسنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی بجو حدیثیں اس سے پہلے باب القعنا (ج ۱۸ باب حضرت امام حسین علیہ السلام میں مزر پیکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بات•ا

قسامہ کی کیفیت اوراس کے چنداحکام کا بیان۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں ہے تین کررات کو قلم و کر کے باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنہ)

خصرت ہے کھینی علیہ الرحمہ باسا و خور عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق طلیہ العلام ہے ہو چھا کہ قسامہ کیا ہے؟ اور اس کے بارے میں کوئی سفت بھی چاری ہے؟ فر بایا:

ہاں۔ ووانصاری مجلوں کو قوڑنے کے لئے ابھے لیکے اور اور پھر جدا ہو گئے اور ای اثنا میں ان میں سے ایک مردہ بایا و اس کے ماقعیوں نے حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موض کیا کہ ہمارے ساتھی کو سے بیود یوں نے قبل کیا ہے۔ آبخضرت ملی الله علیہ وآلہ وسلم نے فر مایا: یہود ہوں نے قبل کیا ہے۔ آبخضرت ملی الله کا فرقوم کم طرح ہمارے نے فر مایا: یہود سے تم کی جائے (کہ انہوں نے است میں محافی کے بارے میں تم کھائے؟ (اور ہم کس طرح ان کی قسم پراعتبار کریں؟) فر مایا: تم قسم کھاؤ (کہ انہوں نے تی اسے قس کیا ہے) مرض کیا کہ ہم ان کہ میں علم نہیں علم نہیں علی کہ اس معارت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ویت اوافر مائی۔ راوی نے عرض کہا کہ قسامہ کیوں اور کس طرح سے؟ فر مایا: یہ بھری کے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کے خون کی حفاظت کی گئی ہے۔ ورز ایسی کو دوسروں کو آئی کر دسیتے اور پھر بھی اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کے خون کی حفاظت کی گئی ہے۔ ورز ایسی کو دوسروں کو آئی کر دسیتے اور پھر بھی تی اور الفروع برائید یہ ہے۔ اس کی دیت اور الفروع برائید یہ بہ بوتا۔ (الفروع برائید یہ بوتا۔ (الفرون ہوتوں ہوتو

ا۔ نیز باسنادخود حنان بن سدیر سے اور وہ حضرت ام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرایا: ابن شہر مہ نے جمھ سے کہا کہ آپ قسامہ کے بارے میں کیا فرمائے ہیں؟ میں نے جواب میں حضرت پینج براسلام صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا کردار کہد سنایا۔ ابن شہر مدنے کہا کہ اگر آئے خضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم اس طرح نہ کرتے تو مجرکیا

ہوتا؟ میں نے کہا جو پھھ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا وہ میں نے بیان کر دیا۔ اور اگر آپ اس طرح نہ كرتے تو چركيا ہوتا؟ اس كا مجھے علم نيس ہے۔ (الفروع ، العبذيب)

س۔ نیز باسنادخود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے یو چھا کہ قسامہ کیا ہے؟ اور اس کی ابتداء کس طرح ہوئی؟ آپ نے فرمایا: (پھریہاں انصاری کے قل اور بہودیر الزام كابيان فرمايا جوباب ٩ حديث نمبر٣ ميں مذكور ہے بال البنة اس كے ساتھ بيتنه بھى يہال مذكور ہے) فرمایا: خداوند عالم نے خون (قتل) کے معاملہ میں وہ قانون مقرر کیا ہے جو دوسرے حقوق الناس کے بارے میں مقررتہیں کیا۔ کیونکداس کی نگاہ میں خون کا معاملہ بہت عظیم ہے۔ پس اگر کوئی مخص دعوی کرے کہ اس نے فلال ست دس ہزار درہم یا کم وہیش ملینے ہیں (اور کواہ نہ ہوں) تو مدعی پرفتم نہیں بلکہ مدعا علیہ پر ہے۔لیکن کوئی مخض بیہ دعویٰ کرے کہ فلاں قوم نے اس کا آ دی قتل کیا ہے (اور کواہ ند ہوں) تو پہلے قتم مدی پر ہوگی۔ ند کہ مدعا علیہ پر۔ الغرض مرى پياس آ دى لائے گا جوشم كمائيں سے كه فلال قوم نے اس كا آ دى قبل كيا ہے پس قاتل كو پكر كرمقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ جاہیں تو اسے معاف کریں اور جاہیں تو اسے (قصاص) میں ممل کریں۔ اور جا ہیں تو دیت کے لیں اور اگر مدی قتم نہ کھا کیں تو پھر مدعا علیہ کی جانب سے پچاس آ دمی قتم کھا کیں سے کہ نہ انہوں نے قبل کیا ہے اور نہ ہی انہیں قاتل کا کوئی علم ہے ہیں جب وہ اس طرح قتم کھائیں سے تو ان سے الزام قبل ساقط ہوجائے گا۔اوراس کی دیت اس بستی والے اوا کریں کے جہاں وہ مقتول پایا ممیا تھا....اور اگر اس کی لاش مسى جنگل سے ملى ہے تو كامراس كى ويت بيت المال سے اداكى جائے كى كيونكه حضرت امير عليه السلام فرمايا كرتے . يته كدا يك مسلمان كاخون رائيگان نبيس جانا جائية _ (الفروع، العبديب، الاستبصار)

حضرت یکنج طوی علیہ الرحمہ باسناد خودلیث مرادی ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصا وق عليه السلام سے قسامہ كے بارے ميں سوال كيا كہ وہ كس پر ہے؟ قاتل كے اولياء پر يا مقتول كے اولياء یر؟ فرمایا: بیمقتول کے اولیاء پر ہے کہ وہ متم کھائیں گے کہ ہم اس خدا کے نام کی متم کھاتے ہیں جس کے سواکوئی خدائبیں ہے کوفلال نے فلال کولل کیا ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے میں کہ اس فتم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزرچکی ہیں اور پھھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی ۔

باب

قتل عمد اور قبل خطا اور قبل نفس اور زخم میں قسامہ کی تعداد کا بیان۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فر مایا قتل عمر میں قسامہ کی تعداد پچاس ہے اور قل میں پچیس ہے اور تتم بھی خدا کے (وَ اتّی یا صفاتی) نام کی کھائیں گے۔ (الفروع ، العہذیب)

۲۔ نیز باسنادخود ابوعمر متطبیب سے ، وابیت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصا دق علیہ السلام کی خدمت میں وہ فارمولا پیش کیا جوحضرت امیرعلیہ السلام نے دیات نفس کے بارے میں پیش فرمایا ہے کہ اسے چھ اقسام پرتقسیم کیا ہے: (۱) نفس، (۲) آنکھ، (۳) کان، (۴) کلام، (۵) اور آ واز میں نقص، (۲) اور ہاتھ یاؤں كاشل ہونا۔ پھران چيزوں كے ثابت كرنے كے آئے آئے ہے جوتسامہ مقرركيا ہے اس كا تذكرہ بھى كيا مثلاً جان کے عدا تلف کرنے کی صورت میں پچاس آ دمی ملم کھائیں اور قبل خطا میں پچیس آ دمی قتم کھائیں اور زخموں کے سلسلہ میں جس زخم کی دیت ایک ہزار دینارتک پہنچ جائے اس کے لئے جھے آ دمی قتم کھائیں اور جس زخم کی دیت ہزار دینار ہے کم ہوتو اس کی نسبت ہے اسے آ دمیشم کھا ئیں چنانچینس، کان، آئکھ،عقل اور آواز میں کسی تشم کے تقص اور ہاتھ یا وں سے شل ہونے پر قسامہ پورے آ دی کے قسامہ کا چھٹا حصہ ہوگا۔ اس کی تشریح یوں ہے کہ جب کسی آ دمی کے ان چھا جزاء میں ہے کسی میں کوئی زخم لیکے یا کوئی نقص پیدا ہوتو دیکھا جائے گا کہ وہ نقص یا زخم اگر بوری آئے، کان کا چھٹا حصہ ہے تو پھرصرف خودشم کھائے گا اور اگر بورے کا ایک ثلث ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ایک اور آ دی بھی تشم کھائے گا اور اگر نصف حصہ ہے تو پھر اس کے ساتھ ساتھ دو اور آ دمی قشم کھا تیں ہے۔ اور اگر اس کے دوثلث کے برابر ہے تو پھر اس کے ساتھ تین اور آ دمی بھی تشم کھائیں ہے۔ اور اگر جار حصہ کے برابر ہوتو پھراس کے ہمراہ حاراور آ دمی قشم کھا ئیں ہے اور اگر بوری آ نکھ (یاسمع) ہوتو پھراس کے ہمراہ یا کچے اور ۔ آ دی شم کھا ئیں مے اور یہی کیفیت تمام اعصاء اور ان کے زخموں کے قسامہ کی ہے۔ اور جس مخص کواس شم کا کوئی صدمہ پہنچا ہے اگر اس کے ساتھ کوئی قتم کھانے والا نہ ہوتو اتن قسمین اس پرلا کو ہوں گی کہ وہ خود کھائے مثلا اگر اس کی آ تکھ کا چھٹا حصہ متاثر ہوا ہے کہ صرف ایک بارشم کھائے گا اور اگر ایک ملث متاثر ہوا ہے تو وو بارشم کھائے " گا۔ اور اگر نصف متاثر ہوا ہے تو تین ہارتسم کھائے گا اور اگر دو ٹکٹ متاثر ہوا ہے تو پھر چار ہارتشم کھائے گا اور اگر پانچ حصد متناثر ہوا ہے تو چھر پانچ بارتشم کھائے گا۔اور اگر پوراعضومتناثر ہوا ہے تو چھر چھ بارتشم کھائے گا اور پھراسے

ديت دي جائے گي۔ (الفروع ،النټذيب ،الفقيه)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجمد میٹیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر پھی ہیں اور بعض اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

بإب١٢

قل کے الزام میں کسی مخص کو جھے دن تک قید میں رکھا جا سکتا ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روابہت کرتے ہیں فرمایا حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی شخص کوئل کے الزام میں چھرون تک قید و بند میں رکھتے ہتے۔ فرمایا حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی شخص کوئل کے الزام میں چھوڑ دیتے ہتے۔ (العہذیب، الفروع) پس اگر اس اثنا میں منعقول کے اولیاء کوئی شوت پیش کرتے تو فبہا ورنداسے چھوڑ دیتے ہتے۔ (العہذیب، الفروع) ما سام

کسی غلام کا اینے آتا کےخلاف یا کسی جنایت کارگا اس کی عاقلہ کےخلاف اقرار کرنا جائز نہیں ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوجمہ واہش ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے بوچھا کہ ایک قوم نے ایک غلام پر ایسے جرم کرنے کا الزام لگایا جواس کی بوری قبت پر محیط تھا اور غلام نے اس کا اقرار کرنیا تو؟ فرمایا: غلام کا اپنے آتا کے خلاف اقرار کرنا جائز نہیں ہے (کیونکہ اس صورت میں نقصنان آتا کا ہے) بال اگر وہ لوگ اس کے خلاف بیند (دو گواہ) بیش کردیں تو پھر غلام کو پکڑا جائے گا۔ مگریہ کہ اس کا آتا اس کا تاوان ادا کردے۔ (التہذیب، الفردع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ عنوان میں ندکور دوسرے علم پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس کے بعد آئیگی ، انشاء اللہ تعالی۔

﴿ اعضاء كے قصاص كے ابواب ﴾

(اسسلسله مین کل مچیس (۲۵) باب بین)

بإبا

مرداورعورت کا اعضاء و جوارح اور زخموں میں قصاص برابر ہے یہاں تک کہ دیت کے ایک ثلث تک نوبت پہنچ جائے پس اس کے بعد مرد کی دیت دوگنی ہوجاتی ہے۔

(اس باب بین کل سات حدیثیں ہیں جن بیل سے تین کررات کوتلمز دکر کے باتی چار کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احتر مترجم عنی عند)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ
آ ب نے ایک حدیث سے ضمن بیس فر مایا: مرد اور عورت کے زخموں کی دیت برابر برابر ہے۔ عورت کا دانت مرد
کے دانت کے عوض ، عورت کی ہڈی تک پہنچا ہوا زخم مرد کے ہڈی تک پنچے ہوئے زخم کے عوض اور عورت کی انگل
مرد کی انگی سے عوض یہاں تک کہ بید دیت پوری ویت کے ایک مکث تک پنچے جائے تو پھر مرد کی دیت عورت کی دیت عورت کی دیت سے دو تی ہو جاتی ہو جاتے ہو کہ مرد کی دیت عورت کی دیت سے دو تی ہو جاتی ہو ہو ہو جاتی ہو جاتی ہو جاتی ہو جاتی ہو تی ہو جاتی ہو جاتی ہو جات

- وسے حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ ابن انی یعفور ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصاوق علیہ السلام ہے پوچھا کہ آیک شخص نے عورت کی انگلی کائی ہے تو؟ فرمایا: قصاص میں اس کی انگلی کائی جائے گی۔ یہاں تک کہ دیت کے آیک شک تک نوبت پہنچ جائے۔ پس جب ایک شک سے نوبت بوجے گئے تو وجرمرد کی دیت دو گئی ہو جاتی ہے۔ پس جب ایک شک سے نوبت بوجے گئے تو وجرمرد کی دیت دو گئی ہو جاتی ہے۔ (ایسنا)
- السلام آیت مبارکہ ﴿السُنْفُسُ بِالسُنْفُسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ السلام میں ہے ایک امام علیہ السلام آیت مبارکہ ﴿السُنْفُسُ بِالسُنْفُسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ السَامَ آیت مبارکہ ﴿السَنْفُسُ بِالسَنْفُسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اللّهِ الآیة ﴾ کے بارے میں السلام آیت مبارکہ ﴿السَنْفُسُ بِالسَنْفُسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُل
- ہم۔ نیز ہاسنا دخودعمر و بن خالد سے اور وہ زید بن علیٰ ہے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مردوں اورعورتوں میں نفس (جان) کے سوا اور کوئی قصاص نہیں

ہے۔ (التہذیبین) حضرت نیخ طوی علیہ الرحمہ نے اس کے بیمعنی کئے ہیں کہ مطلب بیہ ہے کہ ایسا قصاص نہیں ہے۔ (التہذیبین) حضرت نیخ طوی علیہ الرحمہ نے اس کے بیمعنی کئے ہیں کہ مطلب بیہ ہے کہ ایسا قصاص نہیں ہے کہ جس میں مرد وعورت بالکل برابر ہوں (کیونکہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مکث ویت تک تو برابر ہوتے ہیں مگر اس کے بعد مردکی نبیت دوگئی ہو جاتی ہے)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی بچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳۳۳ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئیندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی۔

بإب٢

اس مرد کا تھم جو کسی عورت کی آئے کھے پھوڑ ہے اور اس عورت کا تھم جو کسی مرد کی آئے پھوڑ ہے؟ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مرد کے بارے میں جس نے کسی عورت کی آ کھ پھوڑی تھی؟ فرمایا: عورت والے آگر چاہیں تو (قصاص میں) مرد کی آ کھ پھوڑ سکتے ہیں۔ مگر دیت کی ایک چوتھائی اوا کرنے کے بعد اور چاہیں تو پوری دیت کی ایک چوتھائی اوا کرنے کے بعد اور چاہے تو عورت ایک چوتھائی کے بعد اور چاہے تو عورت کسی مرد کی آ کھ پھوڑ دے تو؟ فرمایا: آگر مرد چاہے تو عورت کی دیت لے سکتا ہے (جو کہ کامل دیت کا نصف کی (قصاص میں) آ کھ پھوڑ سکتا ہے اور چاہے تو اپنی آ کھ کی دیت لے سکتا ہے (جو کہ کامل دیت کا نصف ہے)۔ (الفروع ، التہ لایب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجمد صدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر پھی ہیں اور پچھواس کے بعد (باب ۲ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب السندام کا تھم جو کسی آ زاد آ دمی کوزخمی کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود فضیل بن بیار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس غلام کے بارے میں جو کسی آزاد آدی کوزخم لگائے فرمایا: آزاد آدی اگر جا ہے تواس سے قصاص لے (اسے ایسازخم لگائے جیسا اس نے لگایا ہے) اور اگر جا ہے تو خود اس غلام کو لے لے اگر اس کے زخم کی ویت اس کی قیست سے کم ہے تو پھر اس کا آقا دیت اوا ترک کے اور اگر اس کا آقا دیت اوا کرے اور اگر اس کا آقا دیت اوا کرنے سے افکار کرے تو پھر زخمی آزاد کوئن حاصل ہے کہ غلام کوفروخت

کرے اس کی قیمت ہے اپناحق وصول کرے اور باتی اس کے آقا کولوٹا وے۔ (الفروع ، النبذیب ، الفقید) مؤلف علام فرماتے میں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۵ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور سجھ اس کے بعد (باب ۵ میں) آئیجی انشاء اللہ تعالی۔

بالسهم

اس آزاد آدمی کا تھم جو کسی غلام کوزخم لگائے یا اس کا کوئی عضوقطع کردیے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مررکوچھوڑ کر باتی وو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

- حضرت بیخ کلینی علیه الرحمه باسنا دخود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ام الولد والی حدیث کے شمن میں فرمایا کہ اس (ام الولد کنیز) سے غلاموں کا قصاص تولیا جائے گا مگر آزاد اور غلام ہیں کوئی قصاص تہیں ہے۔ (الفروع، العبدیب، الفقیه)
- ۳۔ نیز باسناد خود عبید بن زرارہ ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس فخص کے بارے میں جس نے ایک غلام کو وہ زخم لگایا جواس کی ہڈی تک پہنچ عمیا۔ فرمایا: اس پر لازم ہے کہ اس کی پوری قیمت کا ہیں وال حصد اوا کرے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (باب مہم از ابواب قصاص میں) گزر پکی ہیں اور سیجھ اس کے بعد (باب ۱۰ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی۔

باب ۵ غلاموں کے زخموں کا تھم؟

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احقر مترجم عنی عند)

حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اسپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلاموں کے زخم قیمت میں آزاد آ دمیوں کے زخموں کے رخموں کی مانند ہیں۔ (العبدیب،الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی مجھ حدیثیں اس کے بعد (باب عود ایس) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس غلام کا تھم جس پر پچھ قرضہ ہواور وہ کسی آ زاد آ دمی کی آ نکھ پھوڑ دیے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکررکوچھوڑ کر ہاتی ایک کا ترجمہ جاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود سکونی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں

_!

فرمایا: حضرت امیرعلیدالسلام نے اس غلام کے بارے میں جس پر پچھ قرضہ تھا اور اس نے کسی آزاد آدی کی آنکھ پھوڑ دی؟ فرمایا: غلام پر آنکھ پھوڑنے کی حد جاری کی جائے گی (اس کی آنکھ پھوڑی جائے گی) اور قرض خواہوں کا قرضہ اکارت جائے گا۔ (الفروع،العہذیب)

> مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب او ۵ میں) گزر چکی ہیں۔ اسر

غلام مکاتب کی اس جنایت کا حکم جووہ کسی آزاد یا غلام پر کرے۔ (اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

حفرت شیخ کلینی علیدالرحمہ باسنادخود ابوابوب متاط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بین نے حفرت امام جعفرصادق علیدالسلام سے بوچھا کہ ایک مکا تب مشروط نے ایک فیص پرکوئی جنایت کی ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ اپنی مکا تبت میں سے بچھ قیمت ادا کر چکا ہے (بینی اس کا بچھ حصد آزاد ہو چکا ہے) تو پھراس کا جس قدر دھمہ آزاد ہو چکا ہے اسے حصد کی نسبت سے جنایت کی دیت آزاد آدی کو ادا کرے گا۔ اور جس قدر ادا گیگی سے عابر: ہوگا وہ اس کا وہ آتا ادا کرے گا جو اس نے وہ جنایت کی دیت آناد آدی کو ادا کرے گا۔ اور جس قدر مکا تب کی عام پرکی ہوتو پھر؟ فرمایا: جس قدر مکا تب نے جنایت کی ہوتو پھر؟ فرمایا: جس قدر مکا تب نے جنایت کی ہواس کی دیت اس غلام کے آتا کو ادا کی جائے گی۔ اور مکا تب سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ جبداس کا بچھ حصد آزاد ہو چکا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں مکا تب اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہے۔ اور اگر ہنوز اس نے اپنی مکا تبت سے بچھ بھی ادائیں کیا (اور ہنوز اس کا بچھ حصد کی جاس کی جنایت کی قیمت (دیت) مکا تب کا آتا قا ادائیں ہوا) تو پھر اس سے قصاص بھی لیا جاسکتا ہے۔ یا پھر اس کی جنایت کی قیمت (دیت) مکا تب کا آتا قا ادائیں ہوا) تو پھر اس سے قصاص بھی لیا جاسکتا ہے۔ یا پھر اس کی جنایت کی قیمت (دیت) مکا تب کا آتا قا ادا کرے گا کوئکہ ہنو: وہ اس کا غلام ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں متم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۶ از ابواب قصاص میں) گزر پچکی ہیں۔ با ہے ۸

> جب کوئی مسلمان کسی کا فر ذمی کوزخم لگائے تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ وہ اس کی دیت اوا کرےگا۔

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم علی عند)

حفرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود محمد بن قبیل سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تل یا زخمول کے سلسلہ بیں کسی کا فرزی کے عوض کسی مسلمان سے قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ ذمی کی دیت جوکہ آٹھ سودرہم ہے کے حساب سے اس سے دیت وصول کی جائے گی۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس نتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب سے از ابواب قصاص میں) گزر پچکی ہیں اور سچھ الیں حدیثیں بھی گزر پچکی ہیں جو بظاہراس کے منافی ہیں اوران کی توجیبہ بھی بیان کی جا پچکی ہیں۔ ماں 9

> اس مخص کا تھم جوا بی بیوی کی شرم گاہ کاٹ دے اور اس کی دیت بھی ادا نہ کرے؟ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

حعزت شخ کلینی علیدالرحمہ باسنا دخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علید السلام نے اس مخص کے بارے ہیں جس نے اپنی بیوی کی شرمگاہ قطع کر دی تھی؟ بید فیصلہ فرمایا تھا کہ اس پر بیوی کی نصف دیت کی اوائیگی لازم قرار دی تھی۔ (الفروع)

۔ نیز باسنادخودعبدالرحمٰن بن سیّابہ ہے اوروہ حضرت امام جعفرصادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امام جعفرصادق علیدالسلام کی کتاب میں تکھا ہے کہ اگر کوئی فخض اپنی بیوی کی شرم گاہ کاٹ دیے تو میں اس پر بیوی کی پوری دیت لازم قرار دوں گا اور اگر وہ ادائیس کرے گا تو میں اس کے عوض اس کی شرم گاہ کاٹ دوں گا بشرطیکہ اس کی بیوی اس کا مطالبہ کرے۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرمائة بين كركزشته سب احاديث قصاص بهى البية عموم سنة اس مطلب بردلالت كرتى بين-ما س + ا

جب کوئی مخص کسی آ دمی کی انگلیاں کاٹ دے اور کوئی اور آ دمی اس کا شخے والے کی ہفتی کا دے ہوئی اور آ دمی کا باتھ کا نا جائے گا اور جس کا ہاتھ کا ٹا جائے گا اور جس کا ہاتھ کا ٹا گیا تھا وہ پہلے تھیں کی انگلیوں کی دیت ادا کرے گا۔

(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم علی عنه)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باساد خود حسین بن عباس بن جریش سے اور وہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے موایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام نے عبداللہ بن عباس سے فرمایا: اے ابن عباس! میں تھے خدا کے نام کی هم دیتا ہوں مجھے بتاؤ آیا خدا کے تھم میں اختلاف ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں ۔ فرمایا: پھر تو اس فحض کے بارے میں کیا کہتا ہے جو کسی آ دی کی تلوار سے الگلیاں کا ف دے یبال تک کہ دہ گر جا کیں؟ پھرایک اور خص آ دی کی تلوار سے الگلیاں کا ف دے یبال تک کہ دہ گر جا کیں؟ پھرایک اور خص آ ہے اور وہ اس کا باتھ کا ف دے۔ اگر ان کا معاملہ تمہارے پاس لا یا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ ابن عباس نے کہا کہ میں اس (دوسر فیص) ہاٹھ کا اس کی دیت ادا عباس نے کہا کہ جس کا ہاتھ کا تا ہے اس کی دیت ادا کر داور اس سے کہوں گا کہ جس کا ہاتھ کا تا ہے اس کی دیت ادا کر داور اس سے کہوں گا (جس کی انگلیاں کا ٹی سیلے ہوس سے مصالحت کر (جس کی انگلیاں کا ٹی سیلے ہوں

تغییں) اوران کی طرف دوعادل گواہ بھیجوں گا امائم نے فرمایا: اس طرح تو تھم خدا میں اختلاف آگیا اور تو نے اپنی بات کوغلط قرار دے دیا؟ (پھر فرمایا) کہ اللہ کی ذات اس سے اجل وار فع ہے کہ اس کی مخلوق میں کوئی ایسا واقعہ پیش آ ہے جس کی حداور تو نئیج موجود نہ ہو۔ پھر فرمایا: اس ہاتھ کا نئے والے کا ہاتھ کا ٹا جائے گا۔ اور جس کی انگلیاں کائی گئی تھیں اس کو دیت دی جائے گی۔ یہ ہے اللہ کا تھم۔ (الفروع ، العہذیب، الکافی)

اس قصاص کی کیفیت جب کوئی انسان کسی کی آئٹھ پرتھیٹر مارےاوراس سے پانی جاری ہو جائے؟ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قبیلہ قبیں کا ایک شخص اپنے ایک ایسے غلام کو لے کرعثمان کے پاس آیا جس کی آگھ پراس نے اس زور سے تھیٹر مارا تھا کہ اس سے پانی بہنے لگا تھا۔ اگر چہ آگھ بحال خود موجودتھی ۔ گر اسے اس سے پچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ عثمان نے اس (غلام) سے کہا کہ میں مختصے اس کی دیت دیتا ہوں۔ گر اس نے لینے سے الکار کر دیا۔ پس عثمان عثمان دونوں کو حضرت امام علی علیہ السلام کی ضدمت میں تھیج دیا اور عرض کر بھیجا کہ ان کا فیصلہ سیجے! آپ ہے نے بھی اسے (آگھ کی) دیت دینا چاہی مگر اس نے انکار کر دیا۔ اس طرح دیت کی مقدار بردھاتے بردھاتے دو دیتوں تک نوبت ہوئئے گئی۔ مگر غلام نے وائی اور اسے بیٹی میں ترکیا اور پھر اسے تھیٹر مار نے ایک خورت کی مقدار بردھاتے بردھاتے دو دیتوں تک تو بہت گئی۔ مگوایا۔ اور اسے بچا کے رکھ دیا۔ پھر پچھ کی اور اسے پائی میں ترکیا اور پھر اسے تھیٹر مار نے وائی وائے میں ترکیا اور پھر اسے تھیٹر مار نے وائی میں ترکیا اور پھر اسے تھیٹر مار نے وائی دوراس کے اردگر درکھ دیا۔ پھر اسے سورج کے بالھا ہالی کھڑ اکیا۔ اور آگیڈ منگوا کر وائی اس میں دیا جہر اسے اس نے اس میں دگاہ کی تو (آگھ کی) چربی پچھل گئی اور آگھ بھی ال خود قائم رہی مگر اس کی بھیارت ذائل ہوگئی۔ (الفروع ، التہذیب)

باب١٢

دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں قصاص ثابت ہے اور جوکوئی کسی انسان کا دایاں باز و کائے

(قصاص میں) اس کا دایاں باز و کا ٹا جائے گا۔ اور اگر اس کا دایاں باز و نہ ہوتو پھر بایاں کا ٹا جائے گا

اور اگر وہ بھی نہ ہوتو اس کا پاؤں کا ٹا جائے گا اور اگر وہ بھی نہ ہوتو پھر دیت دی جائے گی اور بہی تھم

اس صورت کا ہے کہ جب کوئی کیے بعد دیگر ہے گی آ دمیوں کا ہاتھ کا نے ؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سنا دخود اسحاق بن عمار ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضر ہے امام

was and a district Course

جعفر صادق علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ قصاص میں آ دمی کا ہاتھ اور اس کے یاؤں کائے جائیں مے (بینی ان اعضاء میں قصاص ثابت ہے)۔(الفروع،التہذیب)

استر باساد خود حبیب بعدانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کے بعد دیگر سے دوآ دمیوں کے داکیں ہاتھ کا اللہ جیں تو؟ فرمایا: جس کا اس نے پہلے دایاں ہاتھ کا ٹا ہے اس کے قصاص میں اس کا دایاں ہاتھ کا ٹا جا گا۔ اور جس کا آخر میں دایاں ہاتھ کا ٹا ہے اس کے قضاص میں اس کا بایاں ہاتھ کا ٹا جا گا۔ راوی نے عرض کیا کہ حضرت امیر علیہ السلام پہلی بار دایاں ہاتھ اور درسری بار بایاں پا وال کا ٹا کرتے ہے؟ فرمایا: آپ حقوق اللہ کے معاملہ میں اس طرح کرتے ہے اور جہاں تک دوسری بار بایاں پا وال کا ٹا کرتے ہے ؟ فرمایا: آپ حقوق اللہ کے معاملہ میں اس طرح کرتے ہے اور جہاں تک حقوق الناس کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں ہاتھ کے عوض ہاتھ ہے اور پاؤں کے عوض پاؤں ہے جبکہ جارح کا ہاتھ موجود ہو درنہ پاؤں کا ٹا جائے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ جب اس کا کوئی ہاتھ نہ ہوتو پاؤں کا شے کی بجائے اسے چھوڑ کر دیت کیوں نہ لی جائے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ جب اس کا کوئی ہاتھ نہ ہوتو وارنہ پاؤل ہا ہے ہواور نہ پاؤل ۔ اس وقت ٹی جاتی ہوڑ کر دیت کیوں نہ لی جائے گا۔ رافر وع ، التھ نہ یہ ، الفقیہ)

۔ جناب برتی سے بھی اس مدیث کونقل کیا ہے اور اس کے ساتھ بیتہ بھی ہے کہ راوی نے عرض کیا کہ آیا اس کے ووٹوں ہاتھ کان ویتے جا کیں گے اور کوئی ہاتھ طہارت کے لئے بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔ فرمایا: ہاں حقوق الناس میں چاروں (ہاتھ پاؤں) کائے جا کیں گے۔ ہاں البتہ خدائی حقوق میں صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کا ٹا جائے گا۔ پس اگر یہ کی دایاں ہاتھ کائے اور اگر کوئی ہاتھ سلامت نہ ہوتو پھر ہاتھ کے عوض اس کا پاؤں کا ٹا جائے گا۔ پس اگر یہ کی دایاں ہاتھ کائے اور اگر کوئی ہاتھ سلامت نہ ہوتو پھر ہاتھ کے عوض اس کا پاؤں کا ٹا جائے گا اس طرح حقوق الناس کے معاملہ میں اس کے تمام اعتفاء و جوارح سے قصاص لیا جائے گا۔ (انجاس) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی بچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰ میں) گزر چکی ہیں اور پچھ اس کے بعد را آئندہ باب میں) آئر کہی ہیں اور پچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء الند تعالی۔

بإبسا

عمداً زخم لگانے اور اعضاء قطع کرنے میں قصاص ثابت ہے مگریہ کہ دونوں فریق دیت دینے لینے پرراضی ہوجا کمیں یااس سے بھی کم یا بیش پر؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکررکو جھوڑ کر باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود تھم بن عتیبہ ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ کہ میں نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ عمد آیا خطاع تل کرنے یا زخم لگانے کے بارے ہیں کیا فرماتے

ہیں؟ فرمایا: خطاء کا تھم عمد والانہیں ہے۔ کیونکہ اگر عمد اقتل کیا جائے تو اس میں (بطور فصاص) قاتل کونل کیا جاتا ہے اور اگر عمد ازخم لگایا جائے تو اس میں نصاص ہوتا ہے مرتل خطا اور زخم خطا میں ویب ہوتی ہے۔

(العهذيب،الفقيه)

حضرت بیخ صدوق علیہ افرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار ہے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیم علیہ السلام نے انگلی کے اس زخم میں جو ہڈی تک پہنچ جائے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جب زخمی قصاص نہ لینا جائے ہوئی کی دیت کا دسوال حصہ اوا کیا جائے گا۔ (الفقیہ)

حعزت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حعزت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا : حعزت امیر علیہ السلام نے جسمانی زخموں کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان میں قصاص ثابت ہے مگریہ کہ زخمی اپنے زخم کی دیت لینے پر راضی ہوجائے تو پھراسے دیت دی جائے گی۔

(الفروع،العبذيب)

نیز باسنادخودابوبصیرے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ اگر

کسی کا دانت اور بازوعمدا تو ڈا جائے تو آیا اس میں تاوان ہے یا قصاص؟ فرمایا: قصاص ہے۔ راوی نے عرض کیا

کداگر دوگئی دیت و بے تو؟ فرمایا: جس مقدار پر اسے راضی کرسکیں اسے اس کا جن حاصل ہے۔ (ایبنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس متم کی کھو حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھواس کے بعد

(باب ۱۵ میں) آئیکی انشاء اللہ تعالی۔

بإنبها

ہاتھ کے توڑنے میں قصاص نہیں جبکہ ٹھیک ہوجائے اور یہی تھم بیجے کے دانت کا ہے کہ جسب دوبارہ اُ گ۔ آئے ہاں البتہ ان میں دیت ثابت ہے۔ دانت کا ہے کہ جسب دوبارہ اُ گ۔ آئے ہاں البتہ ان میں دیت ثابت ہے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت مینی علیہ الرحمہ باستاو خود بعض اصحاب سے اور وہ اما مین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محف کے بارے میں جس نے کسی کا باتھ تو ڈا تھا جو بعد میں (علاج معالجہ کرانے ہے) تھیک ہو گیا۔ فرمایا: اس میں قصاص نہیں بلکہ ویت ہے۔ (الفروع، الفائیہ ،الاتہذیب) نیز باستاہ خود اما مین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محض کے بارے میں جس نے کسی بحد کو مارا جس سے اس کا دانت گر کیم آگر ہے آگر۔ آباد فرمایا: اس برقصاص نہیں ہے بلکہ ،

Presented by Ziaraat.Con

دیت ہے۔ جمیل بن دراج نے پوچھا کہ بچہ کے دانت اور ہاتھ کے توڑنے میں دیت کس قدر ہے؟ فرمایا: اس کی کوئی معتبن مقدار نہیں ہے۔ پس سچھ دے دیں۔ (ایصاً)

> مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تنم کی مجھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۱ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ باب ۱۵

اگر کوئی کانا (کیے چیٹم کل) آ دمی کسی سیجے العین آ دمی کی آئکھ پھوڑ دیے تو اس میں قصاص ثابت ہے مگر اس کی نصف دیت واپس لوٹائی جائے گی۔

(اس باب میں کل دوحدیثین ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد
باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک کانے آ دمی نے ایک ضیح العین آ دمی کی ایک آ کھ پھوڑ دی ہے تو؟
فرمایا: (قصاص میں) اس کی آ نکھ بھوڑ دی جائے گی! راوی نے عرض کیا کہ اس طرح تو وہ اندھا ہو جائے گا۔
فرمایا: حق نے اسے اندھا کیا ہے۔ (الفروع، العہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنا دخود عبد اللہ بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں نے حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں عرض کیا کہ آپک شیخ العین آ دی نے ایک کانے آ دی کی آ کھ پھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا:

اس پر پوری (دونوں آ کھوں کی) دیت واجب ہے۔ اور اگروہ (کابا) آ دمی جس کی آ کھ پھوڑ ک گئی ہے۔ جارح سے قصاص لے تو اس کی ایک آ کھ پھوڑ سکتا ہے اور نصف دیت (پانچ ہزار درہم) بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ پوری دیت (دس ہزار درہم) کا حقد ارتفاہ جس کا نصف اس نے قصاص لے کروصول کرلیا ہے۔ (المتبذیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی پھے حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳ میں) گزر چکی ہیں اور پھھاس کے بعد رباب عامل کی جائیگی انشاء انلا۔

باب١٢

زخم کی مخصوص تین قسموں لئے (۱) جا کفہ، (۲) منقلہ، (۳) اور مامومہ میں قصاص ثابت نہیں ہے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنا وخود ابان سے اور وہ امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں قرمایا:

ے جا نفداس زخم کو کہا جاتا ہے جو چاتو یا تلوار سے کسی کے پیٹ پرلگایا جائے اور وواندرون فٹم تک پانچ جائے اور منظلہ اس زخم کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی مڈسی اپنی جگہ سے دوسری جگہ نتقل ہو جائے اور مامومہ اس زخم کو کہا جاتا ہے جوسر کی کھوپڑی کے اندر تک پانچ جائے اور چونکہ اس نتم کے زخموں کے قصاص میں جان کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے شریعت مقدسہ میں قصاص کی بجائے یہاں ویت کی اوائیکی واجب قرار دی گئی ہے۔

جا کفہ میں جو بیٹ تک پینے جائے اس میں قصاص نہیں ہے۔ بلکہ صرف دیت ہے۔ اور منظلہ جس میں ہڈیاں اپی جگہ سے منظل ہو جاتی ہیں۔ اس میں بھی قصاص نہیں ہے۔ بلکہ صرف دیت ہے اور اسی طرح مامومہ میں بھی قصاص نہیں ہے بلکہ صرف دیت کا ممک ہے۔ (الفقیہ)

حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحزہ سے روایت کرتے ہیں کہا: موضعہ (جوزخم ہڈی تک پہنچ جائے) ہیں پندرہ پائچ اونٹ ہیں، سحاق ہیں جوکہ موضعہ سے قدر سے کمتر زخم ہوتا ہے اس میں چاراد نٹ ہیں۔ اور معظلہ میں پندرہ اونٹ ہیں بعنی پوری دیت کا دسوال اور ہیسوال حصہ، جا گفہ میں بھی قصاص نہیں ہے بلکہ صرف دیت ہے اور مامومہ میں بعنی وہ ضربت جوسر میں اس طرح لگتی ہے کہ جس سے زبان ، کان اور دماغ بھی متاثر ہوسکتا ہے اس مامومہ میں بعنی وہ ضربت جوسر میں اس طرح لگتی ہے کہ جس سے زبان ، کان اور دماغ بھی متاثر ہوسکتا ہے اس میں بھی قصاص نہیں سے بلکہ صرف دیت ہے۔

باب ۱۷

جب کوئی سی العین کسی کانے کی آئی کھوڑ ڈالے تو مجروح کو جارح سے صرف ایک آئی کھے۔ سے قصاص لینے کاحن حاصل ہے نہ کہ دونوں میں جبکہ جانی نصف دیت بھی ادا کرےگا۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

حضرت مین کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود محمہ بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیرعلیہ السلام نے اس کانے آدی کے بارے میں جس کی صحیح آنکھ پھوڑی می تھی۔ یہ فیصلہ کیا کہ وہ قرمایا حضرت امیرعلیہ السلام نے اس کانے آدی کے بارے میں جس کی صحیح آنکھ پھوڑی میں تھے اور آگر جا ہے تو قصاص آنکھ پھوڑنے والے کی ایک آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور اس سے آدمی دیت بھی نے سکتا ہے اور آگر جا ہے تو قصاص سے دستبردار ہوکر پوری دیت بھی وصول کرسکتا ہے۔ (الفروع، الجندیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ و یمیں) گزر پہلی ہیں۔ اسکا

جس منفس کے خلاف چوری کرنے کی دوگواہ عمداً جھوٹی گواہی دیں اور اس طرح اس (بے قصور) کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس سے قصاص ثابت ہوجا تا ہے اور وہ زائد دیت واپس کر کے دونوں گواہوں کے ہاتھ کاٹ سکتا ہے اور اگر عمداً جھوٹی گواہی نہ دیں تو وہ دیت کے ضامن ہوں گے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت بینے کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فتح بن بربیر جرجانی سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان دو محصول کے بارے میں جنہوں نے ایک مخص کے خلاف چوری کرنے کی (جموثی)

Presented by Ziaraat.Con

گوائی دی تھی جس کے نتیجہ میں اس کا ہاتھ کا دیا گیا تھا۔ بعد ازاں ان میں سے ایک اپنی گوائی سے پھر کیا اور

کہا کہ جھے اشتباہ ہوا دراصل چور تو کوئی اور تھا فرمایا: وہ ہاتھ کی آ دھی دیت کا ضامن ہوگا۔ اور دوسرے کی
چوری کے بارے میں گوائی تبول نہیں ہوگی۔ اور اگر دونوں اپنی گوائی سے پھر جا کمی اور دعوی کریں کہ ہمیں غلط
فہمی ہوئی ہے دراصل چور تو فلاں مختص ہے تو وہ دونوں اس (پہلے) ختص کے ہاتھ کی دیت کے ضامن ہوں کے اور
ووسرے چور کے بارے میں ان کی گوائی قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ اس بات کا اقرار کریں کہ انہوں نے عمدا
موری چور کے بارے میں ان کی گوائی قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ اس بات کا اقرار کریں کہ انہوں نے عمدا
موری گوائی دی تھی تو اس کے قطع شدہ ہاتھ کے قصاص میں ان میں سے ایک کا ہاتھ کا تا جائے گا اور دوسرا گواہ
جس کا ہاتھ نہیں کا تا محمیا وہ اس مقطوع الید کے اولیاء کو ایک چوتھائی دیت ادا کرے گا۔ اور اگر پہلامقطوع الید
(دیت قبول نہ کرے بلکہ) اصرار کرے کہ میں تو دونوں کے ہاتھ کا ٹوں گا تو وہ ایک ہاتھ کا دیت (جو پوری دیت
کا نصف ہے) ادا کرے گا جے وہ دونوں نصفا نصف لیس سے۔ اور دونوں کے ہاتھ کا نے جائیں گا۔

(الفروع، المتبذیب)

رہ سروں ہے۔ ہیں۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں تتم کی چھے حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب مہداز ابواب شہادات میں) گزر پکی ہیں۔ اس میں کہاں میں کہاں کہ اس سے پہلے (ج ۱۸ باب مہدار ابواب شہادات میں) گزر پکی ہیں۔

کوڑا مارنے سے قصاص ٹابت ہوجا تا ہے اگر چہلطی سے حدجاری کرنے میں زیادتی کر بیٹھے۔ (اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت فیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خودحسن بین صالح توری سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے قنبر کو تکم دیا کہ وہ ایک مجرم پر حد جاری کریں چنانچے قنبر نے غلطی سے تین کوڑے دیا وہ مارد یے تو حضرت امام علی علیہ السلام نے قنبر کوئین کوڑے مارکراس سے قصاص لیا۔
سے تین کوڑے زیادہ مارد یے تو حضرت امام علی علیہ السلام نے قنبر کوئین کوڑے مارکراس سے قصاص لیا۔
(الفروع، العبدیب)

مؤلف علام فرمات بین کداس فتم کی میچه حدیثین اس سے پہلے (ج ۱۸ باب۳ از ابواب مقدمات الحدود میں) مزر پھی ہیں۔

باب۲۰

جو محض کسی کے پید کواس قدر دبائے کہ اس کا کپڑوں میں پاخانہ نکل جائے اس سے قصاص ثابت ہوجاتا ہے۔اگر دبیت کا ایک مکث ادانہ کرے۔

(اں باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنه)

حضرت شخ کلینی علیه الرحمه باسنا دخود سکونی سے اور و وحضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

حفرت امیرعلیہ السلام کی خدمت میں بیمرافعہ پیش کیا گیا کہ ایک فض نے ایک آدمی کے پیٹ کو اس قدر روندا کہ اس کا ایک فض کے ایک آدمی کے پیٹ کو اس قدر روندا جائے کہ اس کا پاخانہ کہ اس کا این خانہ کیا گیا۔ آپ نے بید فیصلہ کیا کہ اس کا پیٹ اس قدر روندا جائے کہ اس کا پاخانہ کیا گیروں میں نکل جائے یا پھر ایک دیت کا ثلث ادا کرے۔ (الفروع، العہذیب، الفقیہ)

باب ۲۱

جس شخص کوامام کے حکم سے قصاص میں قتل کیا جائے اس کی کوئی دیت نہیں ہے نہ آل کی اور نہ زخم کی۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس مخص کوظم امام سے قصاص میں قبل کیا جائے) تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے نہ قبل کی اور نہ زخم کی۔ (العبدیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تم کی پھے حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ میں) گزر چکی ہیں۔ با ۲۲

قصاص کاتھم اعضاء میں، زخموں میں،مسلمانوں اور کافروں میں، مردول اور عورتوں میں،آزادوں میں اور غلاموں میں اور بچوں میں۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبھیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے ان (امامین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے بوچھا کہ ایک کا فر ذمی نے ایک مسلمان کا ہاتھ کا ٹا ہے تو؟ فر مایا: اگر مقطوع کے اولیاء چاہیں تو اس کا ہاتھ کا ٹا جائے گا اور (کا فر ومسلمان کی دیت میں جوفرق ہے) وہ دیت کا زائد حصہ بھی وصول کرے گا اور اگر کوئی مسلمان کسی کا فر ذمی کا ہاتھ کا نے تو اس کے اولیاء کو اختیار ویا جائے گا چاہیں تو اس کے ہاتھ کی دیت قبول کریں یا مسلمان کی دیت کی زائد مقدار اوا کرکے اس کا ہاتھ کا نے دیں اور جب کوئی مسلمان کسی کا فر ذمی کوئی کرے تو بھی اسی طرح کیا جائے گا۔ (العبد یب، المقع)

۲- نیز باسناد خودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلاموں اور آقاؤں بیں نفس کے علاوہ کوئی سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلاموں اور آقاؤں بیں نفس کے علاوہ تصاصن ہیں ہے۔ (التہذیب) قصاص ہیں ہے اور یہودی ولعرانی اور مجوی میں مجھی نفس کے علاوہ قصاص ہیں مساوات مطلقہ نہیں ہے کوئکہ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بید صدیت اس بات برحمول ہے کہ اس کے قصاص میں مساوات مطلقہ نہیں ہے کوئکہ

بعض صورتوں میں زائد دیت اوا کرنی پڑتی ہے گرفتل نفس میں بھی اییا نہیں ہوتا جیسے کوئی عورت کسی مرد کوئت کر دے یا کوئی غلام کسی آزاد کو، یا کوئی ذمی کسی مسلمان کو۔ وغیرہ وغیرہ اور اس متم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۱،۲۰ ،اور ۸ میں) گزر چکی جیں۔

بإب

جو خض کسی آ دمی کا کان کائے اور پھراس سے قصاص لیا جائے پھر جنایت کاراس کئے ہوئے کان کو جوڑ دیاور وہ جڑ جائے توجس پر جنایت کی گئی تھی وہ اسے دوبارہ کاٹ سکتا ہے۔ (اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حفرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اسپنے والد ماجہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص نے ایک شخص کے کان کا پھے حصہ کاٹ لیا۔ اور یہ مرافعہ حضرت امیر علیہ السلام کی بارگاہ علی بیش ہوا۔ تو آ ب نے اس (جانی) سے قصاص لیتے ہوئے اس کا کان کاٹ دیا۔ اور اس نے وہ کتا ہوا کان اٹھا کرا ہے کان سے جوڑ دیا۔ اور وہ جڑ سیا۔ اور جب پہلے خص کو اس بات کاعلم ہوا تو اس نے دہ کتا ہوا کو اس بات کاعلم ہوا تو اس نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں رجوع کیا اور ماجرا پیش کیا۔ تو آ ب کے تھم سے اس کا کان دوبارہ کا ٹا نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں رجوع کیا اور ماجرا پیش کیا۔ تو آ ب کے تھم سے اس کا کان دوبارہ کا ٹا سے اور آ پ کے تھم سے ون کردیا میا۔ فرمایا: قصاص ہوتا ہی اس لئے ہے کہ عیب کے وض عیب لگایا جائے۔

"کیا اور آ پ کے تھم سے ون کردیا میا۔ فرمایا: قصاص ہوتا ہی اس لئے ہے کہ عیب کے وض عیب لگایا جائے۔

"کیا اور آ پ کے تھم سے ون کردیا میا۔ فرمایا: قصاص ہوتا ہی اس کئے ہے کہ عیب کے وض عیب لگایا جائے۔

(العہد یب، المقع)

إبهم

مڈی کےسلسلہ میں قصاص فابت نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہڈی کے سلسلہ میں قصاص نہیں ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرد نے ایک عورت کوئل کر دیا۔ تو حضرت امیر علیہ السلام نے ان کے درمیان قصاص جاری نہیں کیا اور مرد پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔ (التہذیب، الاستبصار)

ا بناب احمد بن محمد بن عیسی این نوادر میں حضرت امام جعفرصادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امام جعفرصادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امام امیر علیدالسلام نے فرمایا کہ حد کے معاملہ میں شم نہیں ہے اور بڑی کے معاملہ میں قصاص نہیں ہے۔
(نواوراحمد بن محمد)

Presented by Ziaraat.Con

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (قصاص نفس میں) گزر پھی ہیں۔ باب ۲۵ اس صورت کا تھم کہ جب دوقخص ایک آ دمی کا ہاتھ کا ٹیس یا ایک شخص دوآ دمیوں کے ہاتھ کا لیے۔

(اس باب می صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم علی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو مریم انصاری ہے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام ہے روایت کرتے
ہیں کہ آپ نے ان دو شخصوں کے بارے میں جنہوں نے ال کرایک آدی کا ہاتھ کا ٹا تھا؟ فرمایا: اگر وہ چاہے تو وہ
ان دونوں کے ہاتھ کا شسکتا ہے تھرایک ہاتھ کی دیت ادا کرے گا جے وہ باہم برابرتقسیم کریں ہے۔ اور اگر چاہے
تو ان دونوں ہے اپنے ہاتھ کی دیت وصول کرے۔ فرمایا: اور اگر وہ ان دو میں ہے ایک کا ہاتھ کا نے تو جس کا
ہاتھ نہیں کا ٹاممیا وہ اس کوجس کا ہاتھ کا ٹاممیا ہے بوری دیت کا ایک چوتھائی حصد ادا کرے گا۔

(الفروع،العهذيب،الفقيه)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجمد مدیشیں اس سے پہلے (باب، ۱۱ میں) مزر چکی ہیں۔

كتاب الديات

اس سلسله کے مختلف ابواب کی اجمالی فہرست:

- (۱) دیات نفس کے ابواب۔
- (۲) موجبات صان کے ابواب۔
- (۳) ديات الأعضاء كابواب.
 - (۱۳) ویات المنافع کے ابواب۔
- (۵) دیات شجاح وجراح کے ابواب_
 - (۲) عاقلہ کے ابواب۔ رین

ان ابواب کی تفصیل ۔

﴿ ویاتِ نفس کے ابواب ﴾ (اس سلسلہ میں کل چوہیں (۲۴۷) باب ہیں)

بأسا

ایک آزادمسلمان مرد کی دیت ایک سواونٹ، یا دوسوگائیں یا ایک ہزار بکریاں یا ایک ہزار طلائی دینار، یا دس ہزار درہم یا دوسوجوڑے کپڑے ہیں۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات کررات کو چھوڑ کر باتی سات کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد الرحمٰن بن المحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ کہ میں نے
(قاضی) وبن انی لیلی کو کہتے ہوئے سنا کہ کہدر ہے تھے کہ جابلی دور میں (قتل عمد کی) دیت سوادنٹ ہوتی تھی جے
حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برقر اررکھا پھر آپ نے گائے والوں پر دوسوگا کیں اور بکر بول والوں
پر ایک ہزار بکریاں ،سونے والوں پر ایک ہزار و بنار اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم اور اہل یمن پر کپڑوں کے دو

سوجوڑے (منجانب اللہ) فرض قرار دیئے۔عبد الرحمٰن بن الحجاج کہتے ہیں کہ بیں نے حصرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابن ابی لیک کی تفتلو کے بارے بیں سوال کیا؟ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے ہتھے کہ دراصل دیت ایک ہزار دینار ہے، اور ایک دینار دس ہزار درہم کے برابر ہوتا ہے۔ لہذا عام شہروں والے لوگوں کے لئے ریت ایک ہزار درہم ہیں۔ اور بادید شینوں پرسواونٹ ہیں اور اہل سواد کے لئے ایک سوگا کیں بیا ایک ہزار کر بریاں ہیں۔ دس ہزار درہم ہیں۔ الفقیہ ، الفقیہ ، المقنع)

٧- نيز باسنادخود ابوبصير سے روايت كرتے ہيں ان كا بيان ہے كہ بين نے حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے ديت دين بزار چاندى كے ورہم ہيں اور ايك، ہزار طلائى ديت دين بزار چاندى كے ورہم ہيں اور ايك، ہزار طلائى ديت دين بزار چاندى كے ورہم ہيں اور ايك، ہزار طلائى ديت دين بزار، ايك ہزار بكرياں جن كے اوپر، درميان اور شيچ والے دانت ہوں اور ايك سواونٹ اور دوسوگا ميں۔

(الفروع ،النهذيب ،الاستبصار)

- س۔ نیز باسنادخود جمیل بن درّاج سے روایت کرتے ہیں کہ دیت کے بارے میں کہا: ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم اور کپڑے والوں سے کپڑے، اونٹ والوں سے اونٹ اور بحریوں والوں سے بکریاں اور گائے والوں سے گائیں لی جائینگی۔ (الفروع، التہذیب)
- سم۔ نیز باسنادخود محمد بن مسلم اور زرارہ سے اور وہ اما بین علیما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دیت ایک سواونٹ ہے جن میں کوئی درہم و دینار معتبر نہیں ہے (بعنی قیمت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، بلکہ ایک سواونٹ کی تعداد پوری ہوئی جا ہے)۔ (الفروع)
- نیز با سناوخود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر معادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دیت دس
 ہزار درہم یا ایک ہزار دیناریا ایک سواونٹ ہے۔ (الفروع ،العبذیب ، الاستبصار)
- ۲۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنا دخود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ فر مار ہے تھے کہ جوشخص کسی مؤمن کو جان ہو جھ کرفتل کرے تو اس سے قصاص لیا جائے گا مگر یہ کہ مقتول کے اولیاء دیت لینے پر راضی ہوجا کیں اور قاتل ہمی یہ بات قبول کرے۔
 پس پھر دیت بارہ ہزار درہم (جو تول کے حساب سے دس ہزار درہم کے برابر ہوں)۔ یا ایک سواونٹ اور آگر ایس مرز مین پر ہوں جہاں دینار چلتے ہیں تو پھر ایک ہزار دینار اور اگر ایسی سرز مین ہو جہاں اونٹ زیادہ ہوں تو پھر ایک سواونٹ اور آگر ایسی سرز مین ہو جہاں اونٹ زیادہ ہوں تو پھر ایک سواونٹ اور آگر ایسی سرز مین ہو جہاں اونٹ زیادہ ہوں تو پھر ایک سواونٹ اور آگر ایسی سرز مین ہو جہاں اونٹ زیادہ ہوں تو پھر ایک سواونٹ اور آگر ایسی سرز میں ہو جہاں اور ہم جلتے ہیں تو پھر بارہ ہزار درہم ۔ (العبد یب، الاستبصار)
- 2- حضرت شیخ صدوق علیه الرحمه باسنا دخود حماد بن عمر واورانس بن محمر سے اور وہ ایپنے والد سے اور وہ حضرت اہام جعفر

صاوق عليه السلام سے اور وہ اسپينے آباء واجداد عليهم السلام كے سلسلة سند سے حضرت رسول خداصلى الله عليه وآله وسلم سے روايت كرتے ہوئے فرمايا: ياعلى اجتاب عبد السلام كو وصيت كرتے ہوئے فرمايا: ياعلى اجتاب عبد المطلب نے جابلى دور بيں يائج لے كام ايسے كئے تھے كہ خدائے تعالى نے اسلام بيں بھى الن كو جارى اور برقرار ركھا (يہاں تک كه فرمايا) ان بيں سے ايك بيہ كه انہول نے قل كى ديت بيں سواونٹ مقرر كئے تھے جے اسلام نے برقرار ركھا۔ (الفقيه)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھے حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱ از ابواب قصاص میں) گزر پچکی ہیں اور سچھاس سے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاءاللہ تعالی۔

بإب٢

قتل عمد وخطاءا ورقل شبه عمد کی دبیت میں اونٹوں کے بن وسال کی تفصیل ۔

(اس باب میں دس مدیثیں ہیں جن میں ہے چار کررات کو قلم و کرکے باقی چوکا ترجہ حاضر ہے)۔ (احظر مترج عفی عنہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا وخود عبداللہ بن سنان ہے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام ہے روایت

کرتے ہیں فر مایا: حضرت امیر علیہ السلام نے قبل خطا شبیہ بعمد کی ویت کے بارے میں جس میں کوڑے یا چھڑی یا

پھر مار مارکسی کوئل کیا جائے فر مایا: اس کی ویت مغلظ (سخت) ہے لیتی ایک سوالیے اونٹ ہے جن میں بنی چالیس

فلفہ تمیں صفہ اور تمیں بنت لیون ہوں۔ اور خطا محض میں تمیں صفہ تمیں بنت لیون اور بیس بنت مخاص اور بیس ابن

لیون ہوں۔ اور ہر اونٹ کی قیمت ایک سو بیس ورہم یا دس وینار ہو۔ اور بکریوں کے حساب سے ہر اونٹ کی قیمت

بیس بکریاں ہوں۔ (کتب اربعہ)

- ۔ نیز باسنادخود معاویہ بین وهب ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کہ بیں سنے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے۔ پوچھا کو تل عمر کی ویت کیا ہے؟ فر مایا: سائڈ عمر رسیدہ اونٹ ۔ اور اگروہ دستیاب نہ ہوں تو گھر ہراونٹ کی جگہ ہیں سائڈ بکر ہے۔ (العبدیب، الاستبصار، الفقیہ)
- س۔ نیز باسادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا تملّ خطاک دیت

ل باقی میار کام به میں: (۱) باپ دادا کی بیویوں کو بیٹوں پرحرام قرار دیا۔ (۲) خزاندل جائے تو اس سے ٹس کولازم قرار دیا۔ (۳) جب زعزم کا (خنک) کنواں کھودا تو اس کا کام سقایۃ الحاج رکھا۔ (۳)(احتر مترجم علی عند)

ع ان اصطلاحی ناموں کے من وسال کی تفصیل سمجھ یوں ہے کہ فلامہ بعن حالمہ اونٹی یا بھمل چیرسال کا اونٹ مصعہ جس کے تین سال کھمل ہوں اور جو تھے میں داخل ہو۔ واللہ العالم ۔ (احتر مترجم عفی صنہ) چوتھے میں داخل ہو۔اور بنت لیون جس کے پانچے سال کھمل ہوں اور جیھے میں داخل ہو۔ واللہ العالم ۔ (احتر مترجم عفی صنہ)

جس میں آ دمی کا اراد و قتل نہیں ہوتا ایک سواونٹ یا دس ہزار درہم یا ایک ہزار بکری ہے اور دیت مغلظہ جوتی شبہ عمر کی دیت ہے گرتی عمر نہیں ہے اونٹوں کے سن وسال کے اعتبار سے قتل خطا کی دیت سے افضل ہے۔ یعنی اس میں تینتیس (۳۳) جذعہ اور چونتیس مدیہ دیئے جاتے ہین کہ سب کے سب حمل کے قابل ہوں۔

(العبذيب، الاستبصار، الفروع)

- سم۔ نیز باسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو آل لوہ (کے ہین م ہتھیار) سے کیا جائے وہ سب قتل عمر ہے۔ (العہذیب)
- حضرت شیخ کلینی علیدالرحمہ باسنادخود تھم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے حمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمہ باقر الظیفلا کی خدمت میں عرض کیا کہ آج سے پہلے تو ویات اونٹوں، گابوں اور بحر بوں سے وصول کی جاتی تھیں۔ امام نے فرمایا: بیاسلام سے پہلے بادینشینوں سے وصول کی جاتی تھیں گر جب اسلام آگیا۔ اور لوگوں میں چاندی (درہم) عام ہوگئ تو حضرت امیر الظیفلانے اسے چاندی پرتقسیم کر دیا۔ تھم نے عرض کیا کہ آج کل جو بادینشین ہیں ان سے کیا لیا جائے گا؟ اونٹ یا چاندی؟ فرمایا: آج بھی دیت میں اونٹ چاندی کی مائند ہیں بلکہ اس سے افضل ہیں۔ لوگ دیت میں ایک اونٹ بھیمت سودرہم کے حساب سے سواونٹ لیتے شے اس طرح سواونٹ دی ہزار درہم کے برابر ہوتے تھے۔ راوی نے عرض کیا کہ اونٹوں کے من وسال کیا ہوں؟ فرمایا: حرن کا ایک سال کھل ہو یا ہوجائے وہ سب نراونٹ ہیں (جودیت میں قابل قبول ہیں)۔ (کتب اربعہ)

مفسر عیاشی اپنی تفسیر میں عبد الرحمٰن سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:
حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تل خطاکی دیت میں پہلیں اونٹ بنت لبون اور پہلیں بنت خاض اور
پہلیں صافہ اور پہلیں جذعہ دیئے جا کمیں مے اور شبہ عمر میں تینتیں (۳۳۳) جذعہ ، اور تینتیں (۳۳۳) تدیہ سے بازل
عام (آٹھ سالہ اونٹ) تک دیئے جا کمیں مے اور چونتیس (۳۳۳) تذیہ۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی پیچھ حدیثیں جو آل عمد وشبہ عمد اور خطاء پرمشمل ہیں اس سے پہلے یہاں اور باب القصاص اور باب الج میں گزر پیکی ہیں۔

باسس

جو محض محترم (حیار) مہینوں میں کسی کوئل کرے اس پرائیک عمل دیت اور ایک ثلث اور مسلسل دو ماہ کے روز ہے اور وہ بھی انہی محترم مہینوں میں داجب ہیں۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں ہے دو مکررات کو قلمز دکر کے ہاتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه) ۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کلیب اسدی ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صاوق علیه السلام سے پوچھا کہ ایک مخص (جار) محترم مہینوں میں کسی کوتل کرتا ہے اس کی ویت کیا ہے؟ فرمایا: ایک کامل دیت اور دوسری کا تکت ۔ (الفروع، العہذیب، الفقیه)

- ۲ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ با قر طلیہ السام کو میں اس کے حضرت المام محمہ با قر طلیہ السام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہ ہے تھے کہ جو محص اشہر حرم (چارمحترم مہینوں میں) کسی کوئل کرے تو دیت کے علاوہ اس کا کفارہ رہے ہے کہ انہی مقدس مہینوں میں دو ماہ مسلسل روزہ رکھے۔ (العہدیب، الفاتیہ)
- سر نیز باسنادخود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام کی خدمت میں عض کیا کہ ایک خض کسی محترم مہینہ میں کوئل کرتا ہے تو؟ فرمایا: اس پرایک کامل دیت اور ایک ملٹ واجب ہے اور انہی مقدس مہینوں میں دو ماہ کے مسلسل روز ہے بھی واجب ہیں۔ راوی نے عرض کیا کہ ان دو ماہ میں تو عید (قربان) اور ایام تشریق بھی آتے ہیں تو؟ فرمایا: بے شک رکھے کیونکہ بیتن ہے جواس پرلازم ہے۔ (ایسنا) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پھے حدیثیں اس سے پہلے (ج کے باب ۱۹ زباب الصوم میں) گزرچکی ہیں۔ ،

قتل خطا کی و بہت تین سال میں اور قتل عمد کی و بہت ایک سال کے اندر واجب الا داء ہوتی ہے۔ (اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ عاصر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابو ولا دے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے سے کفل خطاکی دیت تین سال کے اندر اور قتل عمد کی دیت ایک سال کے اندر اور قتل عمد کی دیت ایک سال کے اندر اور قتل عمد کی دیت ایک سال کے اندر اور کن چاہئے۔ (الفروع ، العہذیب ، الفقیہ)

باب۵

عورت کی ویت مرد کی ویت کا نصف ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک کرر کوچھوڑ کر باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه)

ال حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ممن میں فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(الفروع ، المتہذیب)

۲۔ نیز باسنا دخود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے سنا کہ آپ اس مخص کے بارے میں جس نے عمد آپی بیوی کوفل کیا تھا۔ فرما رہے تھے کہ اس کے اولیاء اگر چاہیں تو اسے قبل کر دیں اور اس کی آ دھی دیت اس کے اولیاء کو اوا کریں اور چاہیں تو آ دھی دیت بعنی یا پنج ہزار درہم وصول کریں۔(ایساً)

۳- نیزباسنادخودطی اور ابوعبیده سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفرصادق علیه السلام سے پوچھا عمیا کہ ایک محفض نے خطاء ایک ایک عورت کوئل کیا جو ایک بچہ کوجنم دے رہی تھی (اس طرح وہ بچہ بھی قتل ہوگیا)فرمایا: عورت کی دیت ہائے ہزار درہم ادا کرے گا اور اس بچہ کی دیت ایک غلام لڑکا یا کنیزلڑکی دے گایا بھرجالیس دینار۔(ایعنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس شم کی پچھ صدیثیں اس ہے پہلے (اعصاء کے قصاص وغیرہ میں) گزر پھی ہیں۔ ما ۔ ۲

غلام کی دیت اس کی قیمت ہے گرید کہ وہ آزاد آدمی کی دیت سے بڑھ جائے تو پھرزیادہ تعدادسا قط ہو جائے گی اور اگر غلام (مقتول) قاتل کا اپنا غلام ہوتو اس براس کی قیمت ادا کرنا واجب ہے جسے صدقہ کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن ثیل ہے دو کر رات کو قلمز دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ) ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابو بصیر ہے اور وہ امامین علیجا السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے حمن ہیں فرمایا: غلام کے عض آ زاد کو قبل نہیں کیا جائے گا گر اسے سخت زد وکوب کیا جائے گا اور غلام کی قیمت اوا کرے گا جو کہ اس کی ویت ہے۔ (الغروع ،العبذیب،الاستبصار)

- ا۔ نیز باسنادخود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت ہے۔ اگر وہ (غلام) گرال قیمت ہوتو (غلام کی) اعلیٰ قیمت دس ہزار درہم ہے۔ اور اس سلسلہ میں آزاد آ دمی کی دیمت سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔ (ایصاً)
- نیز باسنادخود حلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی آزاد آدی
 سی غلام کولل کرے تو وہ (بطور دیت) اس کی قیت ادا کرے گا اور اسے سخت مارا پیٹا جائے گا۔عرض کیا حمیا کہ
 اگر اس کی قیمت ہیں ہزار درہم ہوتو؟ فرمایا: اس کی قیمت کے سلسلہ ہیں آزاد کی دیت (دس ہزار درہم) سے تجاوز
 نہیں کیا جائے گا۔ (ایونا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس فتم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب میں از ابواب حصان میں) اور پچھاس کے بعد (باب عوم میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باب2

اگر قاتل اور (منفنول غلام کے) آ قاکے درمیان غلام کی قیمت میں اختلاف ہوجائے تو (قیمت پر) ہینہ پیش کرنا آ قاپر لازم ہے اور جب وہ موجود نہ ہوتو پھر قاتل شم کھائے گا۔ گریہ کہ وہ شم کوآ قاپر لوٹائے۔ نیز اس کی وہ قیمت معتبر ہوگی جوتل کے وقت تھی۔ گا۔ گریہ کہ دہ شرم کوآ قاپر لوٹائے۔ نیز اس کی وہ قیمت معتبر ہوگی جوتل کے وقت تھی۔ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت فیخ طوی علیہ الرحمہ با سنادخود ابوالورد ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اہام محمہ باقر علیہ السلام ہے بوچھا کہ ایک مخص نے ایک غلام کو خطاء قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اس پراس کی قیمت اوا کرنا واجب ہے۔ اور اس کی قیمت دی بزار درہم (آزاد آنٹی کی دیمت) ہے زیادہ نہیں ہوئی جاہئے۔ راوی نے عرض کیا اس کی قیمت کون مقرر کرے گا جبکہ غلام تو مردہ ہے؟ فرمایا: اگر اس کے آتا کے پاس گواہ موجود ہیں کہ جس دن وہ قتل ہوا اس دن اس کی قیمت اتن تھی؟ تو وہ قاتل ہے وصول کرے گا۔ اور اگر اس کے پاس گواہ موجود نہ ہول تو پھر قاتل تم کھائے گا کہ تن والے دن اس کی قیمت اس قدر تھی۔ اور اس سے زیادہ نہیں۔ اور اس سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ فائم مؤمن تھا جے اس فیص نے قتل کیا گار کرے تو پھر تمانل دو ماہ نے دور نے کیا وہ موجود ہیں گار دور نہ کیا گار کیا گار کرے گا۔ اور اس کی قیمت دس بزار درہم سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ فائم مؤمن تھا جے اس فیص نے قتل کیا ہے تو پھر قاتل اس کی قیمت دس بزار درہم سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ فائم مؤمن تھا جے اس فیص نے قتل کیا ہے تو پھر قاتل اس کی قیمت دار کرنے کا علاوہ ایک غلام بھی آزاد کرے گا۔ اور مسلسل دو ماہ نے روزے بھی از ادبرے گا اور مراغہ مسکینوں کو کھانا بھی کھلائے گا (بین کفارہ جمع ادا کرے گا) اور مزید برآس خدا کی بارگاہ میں تو بدو اللہ بھی کر سے گا۔ (التہذیب، المفتیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھے حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۳ وہم و ۷ بیں) گزر چکی ہیں۔ با ہے ۸

جب کوئی غلام کسی کوئل کرے یا کوئی جنایت کاری کرے تو جس پر جنایت کی گئ ہے وہ اس کا ما لک بن جائے گا یا اس کی کسی اتنی چیز کا ما لک متصور ہوگا جو اس کی جنایت کے برابر ہو۔ گریہ کہ اس کا آقا اس کا فدیہ اوا کر دے۔ اور مالک پراپنے اس غلام کے پیش کرنے یا اس کی قیمت اوا کرنے سے زیاوہ پچھ لازم نہیں ہے۔ (اس باب میں کل چار مدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکر رکوچھوڑ کر باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنہ) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناوخود ابوقحہ وابھی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصاوق علیہ السلام سے ہوجھا کہ پھولوگوں نے ایک غلام پرایک ایسی جنایت کاری کرنے کا الزام لگایا جواس کی قیست کے برابر ہے اور غلام نے اس کا اقرار بھی کرلیا ہے تو؟ فرمایا: غلام کا اپنے آتا کے خلاف اقرار کرنا (جس کا تاوان مالک کواوا کرنا پڑے) جائز نہیں ہے۔ ہاں البند اگر الزام لگانے والے اس کی جنایت پر بیند (دو محواہ) پیش کردیں تو پھروہ غلام کو پکڑ (کراہنا غلام بنا) سکیں ہے۔ مگر یہ کہ اس کا آتا اس کا فدیداوا کردے۔

(الفروع،الفقيه،العبّذيب)

نیز باسنادخودفضیل بن بیار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس غلام کے بارے ہیں جس نے کسی آزاد آدی کوزخم لگایا تھا فرمایا: اگر آزاد چاہے تو اس سے قصاص لے (اسے ایسا ہی زخم لگائے) اور اگر چاہے تو پورا غلام ہی اپنے قبضہ ہیں لے لے جبکہ اس کی جنابیت کی دیت اس کی قیمت کے برابر ہو۔ اور اگر جنابیت کی دیت اس کی قیمت سے کم ہوتو پھر اس کا آتا وہ دیت اوا کرے گا اور اگر مالک ایسا کرنے سے انکار کر دے تو پھر غلام کوفرو فت کر دیا جائے گا۔ اور جس پر جنابیت کی گئی ہے اس کی قیمت سے اپنی دیت وصول کرے گا اور باتی اس کے مالک کولوٹا دے گا۔ (الغروع، النہذیب)

حضرت شیخ طوی علیدالرحمد باسنادخوداین مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی غلام کسی آزاد آوی کوئل کر دے۔ تو اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا اس کے آتا وی کوئی غلام کسی آزاد آوی کوئل کر دے۔ تو اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا اس کے آتا وی پر اور پھوئیس ہے۔ آتا وی پر اور پھوئیس ہے۔ (کیونکہ غلام یا اس کی قیمت سے زائد پھوٹیس اس کے مالکوں پر واجب نہیں ہے۔ (العبدیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر پکی ہیں اور پچھاس کے بعد (باب 9 و ۱۰ میں) آئیکی انشاء اللہ تعالی۔

باب 9 غلام لیم مرکاتھم جب سی کوخطاء قتل کردے؟

(ال باب میں کل پائی حدیثیں ہیں جن میں ہے دو کررات کو قفر دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنه) ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود جمیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک مدتر غلام نے ایک فخص کو خطاء قبل کر دیا تو اس کی طرف ہے کون

ل مدتمران غلام کو کہا جاتا ہے جس کا مالک اس ہے عہد و پیان کرے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہے۔ اس طرح اس بیس آزادی کا پھی شائیہ آجاتا ہے۔ (احتر مترجم عفی عند)

منامن ہوگا؟ قرمایا: اس کا مالک مقتول کے اولیاء سے مصالحت کرے گا۔ اور اگر مالک ایسا کرنے سے انکار کر دے اور اگر مالک ایسا کرنے سے انکار کر دے۔ دے تو پھرغلام کومقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے آتا کی وفات تک ان کی خدمت کرے۔ بعد ازاں وہ آزاد ہوجائے گا۔ (الفروع ،النہذیب ،الاستبصار)

- ۲- نیز باسنا دخود محمد بن حمران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مرتر غلام کے بارے میں جس نے ایک آ دی کو خطاء قل کیا تھا۔ فرمایا: اگر اس کا مالک چاہے تو مفتول کے دار توں کو اس کی دیت ادا کر دے اور جاہے تو اس غلام کو خدمت گزاری کے لئے ان کے حوالے کر دے اور جب اس کا مالک فوت ہوجائے گا تو دہ آزاد ہوجائے گا۔ (ایشا)
- ۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ کی ایک روایت میں جو بروایت ہشام بن احمر حضرت امام مولی کاظم علیہ السلام ہے مروی ہے اس کا ایک تمتہ یوں مروی ہے کہ اس مدتر غلام کے آتا کی موت کے بعد اس کی قیمت (مقتول کے اولیاءکو) اداکرنے کی کوشش کی جائے گی (تاکہ مقتول کا خون رائیگان نہ جائے)۔ (ایضاً) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۲ میں) اس قتم کی پھھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور پھھواس کے بعد

بانسن•ا

﴿ إِبِّ ١٠ مِينٍ ﴾ آئينگي انشاء الله تعالى _

غلام مکا تب کا تھم جبکہ ل ہوجائے یا خطاء تنگ کرے اور جس کا بعض حصہ آزاد ہو چکا ہواں کی دیت بھی مبعض ہوگی اور اس صورت کا تھم جب کہ اس کا نصف آزاد ہو چکا ہو۔

(اس باب میں کل پانچ مدیثیں ہیں جن میں سے دو کررات کو تلمو دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه)

حضرت یکنے کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں آپ نے اس مکا تب کے بارے میں جس نے خطاء ایک فخص کوئل کیا تھا فر مایا: اس کا جس قدر حصہ

آزاد ہو چکا ہے اتنا دیت خودادا کرے گا۔ اور باقیماندہ اس کا بالک اوا کرے گا۔ اور اگر مکا تب عاجز ہوتو اس کا

کوئی عاقلہ نہیں ہے۔ لہذا اس کی دیت امام اسلمیین اوا کریں مے۔ (الفروع، العہذیب)

ا۔ نیز باسنادخود محر بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ
السلام نے اس مکاتب کے بارے میں جو آل ہو گیا تھا یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کا جس قدر حصہ آزاد ہو چکا تھا۔ اتنی
دیت آزاد آدی کی ادا کی جائے گی۔ اور اس کا جس قدر حصہ غلام تھا اس کی اتنی غلام والی دیت اوا کی جائے
گی۔ (کتب اربعہ)

سے حضرت شیخ طوی علیدالرحمہ باسناد خود عمر کی خراسانی سے اور وہ جناب علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان سے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موئی کاظم علید السلام سے پوچھا کہ ایک مکا تب فلام نے دوسرے مکا تب فلام کی آ کھے پھوڑی ہے یا اس کا دانت تو ڑا ہے تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا: جس کی آ کھے پھوڑی ہے یا دانت تو ڑا ہے تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا: جس کی آ کھے پھوڑی ہے یا دانت تو ڑا ہے تو اس کی دیت آ زاد آ دی وائی ہوگی۔ اور اگر تصف ہے کم قیست اداکر چکا تھا تو اس کی دیت آ زاد آ دی وائی ہوگی۔ اور اگر تصف ہے کم قیست اداکر چکا تھا تو ہراس کی مقدار کے مطابی آ زاد وائی دیت اوا کی جائے گا۔ اور اگر کھا ہوڑی کی قانو پر کہا تھا ہوڑی ہوئے گا ۔ اور بہی تھم اس صورت کا ہے کہ جب بدر مکا تب کس آ زاد آ دی کی قانو ہے آ زاد آ دی کی غلام مکا تب کی آ کھی پھوڑے یا دانت تو ڑے تو ؟ فرمایا: اگر وہ مکا تب اپنی آ دھی قیست اداکر چکا تھا تو اسے آ زاد آ دی کی آ تکھی کو رف ہوئے گا۔ البندا اس کے قصاص بیس آ زاد آ دی کی ایک آ تکھی پھوڑی جائے گا۔ البندا دیت اور گر سے تو آ زاد آ دی کی آ تکھی کہ جائے گا۔ اور جو دیت اور گر سے تو آ زاد آ دی کی آ تکھی کی جس قدر دو آ زاد ہو چکا ہے۔ فرمایا: اور جو مکا تب اپنی نصف قیت اداکر چکا ہو تو ؟ فرمایا: فلام کی آ تھی تھت اداکر چکا ہو تو ؟ فرمایا: فلام کی قیست معتمین کی جائے گی اور مکا تب اپنی آ دھی قیت اداکر چکا ہو تو ؟ فرمایا: فلام کی قیست معتمین کی جائے گی اور مکا تب اس کی آ دھی قیت اداکر چکا ہو تو ؟ فرمایا: فلام کی قیست معتمین کی جائے گی اور مکا تب اس کی آ دھی قیت اس کے مالک کو اداکر ہے گا۔ رائیجند یب، الاستبصار)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس قتم کی سچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۹۳۱ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد (باب۱۲ میں) آئیجی انشاء اللہ تعالی۔

باب.اا

اس ام الولد كنيز كاحكم جوابي ما لك كوشبه عمد كے طور پر يا خطاء محض كے طور پرقم كرد ہے؟

(اس باب ميں كل نين حديثيں ہيں جن ميں سے ايك مرركوچھوڑ كرباتی دوكا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شيخ طوى عليه الرحمه باسنادخود حماد بن عيسى سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے اور وہ اسپنے

والد ماجد سے روایت كرتے ہيں فرمایا: جب كوئى ام الولد كنيز خطاء اسپنے ما لك كوفل كرد ہے تو كوشش كرے كى كه

اپنی قیمت (اولیاءِ مقتول كو) اداكرے (اور آزاد ہوجائے)۔ (المتبد يب، الاستبعار، الفقيه)

۱۔ نیز باسنادخود دھب بن دھب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد ہے رواہد کرتے ہیں فرمایا جب کوئی ام الولد کنیز خطاء اپنے آتا کوئل کر دیتو وہ چونکہ (بمنز له) آزاد کے ہے اس پرکوئی وزر وہ بال نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر عمرا قتل کرے تو پھر قصاص میں قتل کی جائے گی۔ (العہذیب، الاستبصار)

باساا

جب کسی قاتل غلام کواس کا آتا زاد کردیتواس کا آزاد کرنا سیح ہوگا اوروہ دیت کا ضامن ہوگا۔ (اس باب میں میرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنادخود جاہر ہے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:
حضرت امیر علیہ السلام نے اس غلام کے بارے میں جس نے بطور قتل خطاء ایک آ زاد آ دمی کوئل کیا تھا اور اس
کے مالک نے اے آ زاد کر دیا تھا۔ یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کی آ زادی برقرار رکھی تھی اور مقتول کی دیت کا اس کے
مالک کوضامن قرار دیا تھا۔ (العہذیب)

بابساا

یہودی،نصرانی اور مجوس کی دیت برابر برابر ہے لیعنی سب کی آٹھ سودرہم ہے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ کررات کوقلمؤ د کرنے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

- حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابان بن تغلب سے روایت کرتے جی ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ابراہیم (......) گمان کرتا ہے کہ یہودی، نصرانی اور مجوی ک ویت برابر ہے؟ فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے اور یہ بات برحق ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)
- ہ ۔ نیز باسنادخود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: یہود کی انصرانی اور مجوسی کی ویت آئمے سودرہم ہے۔ (ایضاً)
- سو۔ نیز باسناوخود برید مجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
 پوچھا کہ ایک مسلمان نے ایک تعمر انی کی آئکھ کھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا: نصرانی کی ایک آئکھ کی دیت جارسو درہم
 ہے۔(الفروع، العہٰذیب، الفقیہ)
- سم حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ با نادخود ساعہ بن مہران ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روابیت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کو بحرین بھیجا اور اس نے وہال پچھ یہود ونصاری کا خون بہایا۔ اور آنخضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ میں نے یہاں پچھ یہود ونصاری کا بہت یہ بہایا ہے اور آنخصرت کی خدمت میں خط لکھا کہ میں ہے یہاں پچھ یہود ونصاری کا بہتا ہے اور ہرایک کی دیت آن ٹھ سو درہم اداکر دی ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں ہے کہ مجوں کی دیت کس قدر

ہے؟ آنخضرت نے اس کے جواب میں لکھا کہ اس کی دیت یہود ونصاریٰ کے برابر ہے۔ کیونکہ وہ بھی اہل کتاب بیں۔(النہذیب،الاستبصار،الفقیہ)

- نیز باسنادخود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
 پوچھا کہ یہودی، نعرانی اور مجوس کی دیت کس قدر ہے؟ فرمایا: سب کی برابر ہے بیتی آٹھ سو درہم ہے۔ پھرعرض
 کیا کہ آگر وہ اسلامی شہروں میں فواحش کا ارتکاب کرتے ہوئے بکڑے جا کیں تو؟ فرمایا: ان پرمسلمانوں والے
 احکام (حدود وتعزیرات) جاری کئے جا کیں گے۔ (ایفنا)
- نیز باسنادخودساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کابیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کافرذمی کی دیت کس قدر ہے؟ فرمایا: آٹھ سو درہم ہے۔ زائعبلہ یب، الاستبصار)
 مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ صدیثیں اس سے پہلے (باب سے و ۲۸ و ۲۹ از ابواب قصاص میں) گزر
 چکی ہیں اور اس کے بعد بچھ ایسی حدیثیں بھی آئینگی جو بظاہر ان کے منافی ہیں اور ہم وہاں اس کی توجیہہ بیان
 کرس ہے۔

بانبها

جس مخص کواہل ذمہ کے آل کرنے کی عادت ہواس پرمسلمان والی دیت (دس ہزار درہم) ادا کرنا لازم ہے یا چار ہزار درہم جس طرح امام مناسب سمجھیں۔

(اس باب میں کل چارحدیثیں ہیں جن ہیں ہے دو مررات کو قلم دکر کے باتی دوکا ترجہ حاضر ہے)۔ (احظر مترج عفی عنہ)
حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سناد خود ساعہ سے روایت کرتے ہیں بان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسلمان نے ایک کا فر ذمی کوئل کر دیا ہے؟ اہامؓ نے فر ہایا: یہ بڑا سخت معاملہ ہے جے لوگ پر داشت نہیں کرتے۔ اسے چاہے کہ متنول کے اولیاء کو ایک مسلمان کی دیت (جو کہ دی ہڑار درہ م ہے) ادا کرے تا کہ آئے کندہ اس قسم کے تل و غارت سے بازر ہے۔ پھر فر ہایا: اگر کوئی مسلمان کی ذمی بر ناراض ہو اور چاہے کہ اسے قبل کر دے اور اس کی ویت اوا کر دے۔ اور جا ہے کہ اس کی دیت اوا کر دے۔ اور جا ہے کہ اس طرح تو ذمی لوگ بہت زیادہ قبل ہونے لگ ، کیں ہے۔ اور کی بھی مسلمان پر کسی ذمی کوئل کرنا حرام ہے۔ بو اس طرح تو ذمی لوگ بہت زیادہ قبل ہونے لگ ، کیں ہے۔ اور کسی بھی مسلمان پر کسی ذمی کوئل کرنا حرام ہے۔ جب وہ جزیہ کوچھے تسلیم کرے اور ادا بھی کرے اور س کا انکار نہ کرے۔ (العبذیب، الاستبصار)

نیز باسنادخود ابان بن تغلب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فر مایا: بہودی، تصرانی اور مجوی کی دیت مسلمان والی دیت ہے۔ (ایضاً) ر مخفی نه رہے کہ اسے عادت برمحمول کیا گیا ہے جومسلمان ان نوگوں کے آل کا عادی ہواس پرمسلمان کی ویت کی ادائیگی عائد کی جائے گی)۔

باب ۱۵ ولد الزناکی دیت کا بیان؟

(اس باب میں کل چارحدیثیں ہیں جن میں ہے دو مکر رات کو للمز دکر کے باتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنه) ا۔ حضرت کینے طوی علید الرحمہ با سنادخو د بعض موالی ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام مویٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ ولد الزناکی دیت یہودی والی دیت ہے۔ (العہذیب)

۔ نیز باسنادخود ابراہیم بن عبد الحمید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ولد الزناکی دیت ذمی والی دیت یعنی آٹھ سودرہم ہے۔ (النہذیب،الفقیہ)

باب۲۱

کافر ذمی سے سوااور کسی کافر کی کوئی ویت نہیں ہے اور اگر ذمی شرائط ذمہ سے خارج ہوجائے تو پھراس کی بھی کوئی دیت نہیں ہے۔

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ جاضر ہے)۔(احقرِ مترجم عنی عنه)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود اساعیل بن الفضل سے رفایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بھی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بحوں ، یبود اور نصاری کے خون کے بارے میں پوچھا کہ آیا ان پر بیا ان کے قاتلوں پر سیجھ ہے؟ جبکہ وہ مسلمانوں سے دھوکہ بازی کریں اور ان سے تھلم کھلا وشنی ظاہر کریں؟ فرمایا ان کے قاتل پر سیجھ ہے؟ جبکہ وہ مسلمانوں سے دھوکہ بازی کریں اور ان سے تھلم کھلا وشنی ظاہر کریں؟ فرمایا ان کے قاتل پر سیجھ ہے؟ جبکہ وہ مسلمانوں سے دھوکہ بازی کریں اور ان سے تھلم کھلا وشنی طاہر کریں؟ فرمایا ان کے قاتل کو سیجھ ہیں ہیں ہور کہ اس صورت میں اس پر دبیت لازم ہوگی کے سیجھ ہیں ہیں ہور کہ اس صورت میں اس پر دبیت لازم ہوگی کے سیجھ ہیں اس بردبیت لازم ہوگی کے سیجھ ہیں اس بردبیت لازم ہوگی کے الدب اربعہ)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس منتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ع^{رم} از ابواب قصاص ہیں) گزر پھی ہیں۔ باب کا

اگر کوئی کا فر ذمی سمی مسلمان کوئل کر دے اور پھر اسلام لے آئے تو اس کا ولی اس قاتل کو اپناغلام بنا سکتا ہے اور اس کا مال بھی لے سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک عدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے) (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ کلینی علید الرحمد باسنادخودضریس کناس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علید السلام سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ نے اس نصرانی کے بارے میں جو کسی مسلمان کوئل کرنے اور بکڑے جانے کے بعد اسلام لے آئے فرمایا: اسے متعقول کے اولیاء کے فرمایا: اسے متعقول کے اولیاء کے فرمایا: اسے متعقول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا (جواسے غلام بھی بنا سکتے ہیں اور معاف بھی کر سکتے ہیں اور قتل بھی کر سکتے ہیں) اور اس کا مال مجھی (وہ اپنے استعال میں لا سکتے ہیں)۔ (الفروع، النہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۴۹ از ابواب قصاص میں) اس متم کی پچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جواس بات پر دلائل کرتی ہیں کہ ایسے لوگ امام کی ملکیت ہوتے ہیں اور میہ کہ جب کسی غلام کی جنابیت اس کی قیمت پر محیط ہوتو پھراسے غلام بنایا جا سکتا ہے۔

باب ۱۸

ایک ذمتے عورت کے جنین کی دیت اس کی اپنی دیت کا دسوال حصہ ہے اور کسی چو پائے کے جنین کی دیت اس جانور کی قبمت کا دسوال حصہ ہے۔

(ال باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک کررکو چھوڑ کر باتی دوکا ترجمہ ماضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود سمع ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں

فر مایا: حضرت امیر علیہ السلام نے یہودیہ، نصرانیہ اور مجوسیہ کے اس بچہ کے بارے میں جو ہنوز شکم مادر میں ہو (اور

کوئی اسے گرادے) یہ فیصلہ فر مایا کہ اس کی دیت اس کی ماں کی دیت کا دسواں حصہ ہے۔ (الفروع، العہذیب)

ا نیز باسناد خود سکوئی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا: حضرت رسول خدا سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چو پائے کے اس بچہ کی دیت کے بارے میں جے کوئی فیض گرائے۔ فر مایا ہے کہ وہ اس کی ماں کی قبت کا دسواں حصہ ہے۔ (ایسنا)

باب١٩

وہ کتے جن کی ویت مقرر ہے اور پھر دیت کی مقدار؟

(ال باب میں کل آئھ عدیثیں ہیں جن میں سے چار مردات کوتلمز دکر کے باقی چارکا ترجمہ عاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
- حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود ولید بن مبیح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سلوقی کتے کی دیت چالیس ورہم ہے چنا نچہ حضرت رسول خدامسلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھم دیا تھا کہ بی خزیمہ کو بید دیت اواکی جائے (جن کا کتا مارا گیا تھا)۔ (العبدیب، الفروع)

۳- نیز باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کلب سلوقی کی

دیت جالیس درہم ہے جو حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کی تھی۔ اور بکریوں کے (رکھوالے) کتے کی دیت ایک دنبہ ہے اور زراعت کے (رکھوالے) کتے کی دیت ایک چریب گندم ہے اور کھریلو کتے ک دیت خاک کی کی ایک بوری ہے۔ (ایعنا)

۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شکاری کتے کی دیت جالیس درہم ہے۔ اور جانوروں کے (رکھوالے) کتے کی دیت ہیں درہم ہے۔ اور جانوروں کے (رکھوالے) کتے کی دیت ہیں درہم ہے، اور جو کتا نہ شکاری ہواور نہ جانوروں کا رکھوالا ہواس کی دیت مٹی کی ایک بوری ہے جو قائل کو اوا کرنی چاہئے اور مالک کو قبول کرنی چاہئے۔ (الفقیہ)

ہم۔ نیز باسنادخودعبدالاعلیٰ بن اعین سے اور وہ معنرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا سلوقی کتے کی دیت حالیس ورہم ہے۔ (کتاب الخصال)

بالسا٢٠

خنتی مشکل کی و بہت مرداورغورت کی دبیت کا نصف نصف ہے۔ (اس باب میں مرف ایک عدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(اعزمترجم عفی عنہ)

حعرت فیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا وخود اسحاق بن عمارے اور وہ حعرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اور وہ اسپنے والد ماجۃ سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خنٹی کی ورافت کا دار و مدار اس کے پیشاب کے مقام پر ہے (کہ س جگہ سے کرتا ہے)۔ اور اگر دونوں مقاموں سے کرتا ہے تو چھر مید دیکھا جائے گا کہ پہلے کس مقام سے آتا ہے؟ اور اگر پیشاب کرنے سے پہلے مرجائے (مار دیا جائے) تو تمرد وعورت کی و بیت کا نصف اوا کیا جائے گا۔ (التبذیب،الفقیہ)

بأباكا

نطفه، عکقه (خون منجمد)، مضغه (محوشت کالوتھڑا)، عظم (بڑی والا) اور جنین (پورے بچہ کی صورت) کی ویت کابیان۔

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احفر مترجم علی عنه)

حضرت میخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے بیں فرمایا: جنین (وہ ہونے والا بچہ جو ہنوزشکم مادر میں ہے اور اس میں روح داخل نہیں ہوئی) کی دیت کے پانچ درج بین: (۱) نطفہ کی صورت میں پوری دیت کا پانچواں حصہ یعنی ہیں دینار، (۲) علقہ کی صورت میں دو

پانچویں جھے یعنی چالیس دینار، (۳) مضغہ کی صورت ہیں تین پانچویں جھے یعنی ساٹھ دینار۔ (۳) اور جب ہڈی

بن جائے تو چار پانچویں جھے یعنی اسٹی دینار۔ (۵) اور جب بچہ کی شکل وصورت کمل ہو جائے (گر بنوزاس میں

روح داخل نہ ہو) تو پھرسود ینار۔ اور جب اس میں روح بھی داخل ہو جائے تو پھر کھنل انسانی دیت یعنی اس ہزار

دینار یا دی ہزار درہم دیت ہے آگر چہ بچہ ہے اور اگر بکی ہے تو پھر پانچ سو دینار (یا پانچ ہزار درہم)۔ اور جب

کوئی حاملہ عورت تی ہو جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اس کے پیٹ میں بچے تھا یا بچی؟ تو پھر عورت کی تو تکمل دیت

واجب الا داء ہوگی اور حمل کی دیت آ دھی بچہ کی اور آ دھی بکی کی ہوگی۔ (الفروع، البند یب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس تھی کھے حدیثیں آ کینٹی انشا واللہ تعالی۔

باب۲۲

ناصبی کی و بیت کا تذکرہ جبکہ امام کے اذن کے بغیر قبل کیا جائے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں جی جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنه)

حضرت بین کلینی علیہ الرحمہ باسناوخود ابو العباح (کنانی) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفرصا دق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پڑوی میں ایک ایسا (خارجی) آ دی رہتا ہے کہ جب ہم حضرت امام علی علیہ السلام اوران کے فضل و کمال کا تذکرہ کرتے ہیں تو وہ آپ کے خلاف یاوہ گوئی کرتا ہے تو کیا آپ جھے اسے (خل کرنے کی) اجازت وسیح ہیں؟ امام نے فرمایا: آیا تو یہ کرگز دے گا۔ عرض کرتا ہو تو کیا آپ جھے اسے (خل کرنے کی) اجازت وسیح ہیں؟ امام نے فرمایا: آیا تو یہ کرگز دے گا۔ عرض کیا: ہاں بخدا! اگر آپ اجازت دے دیں۔ تو میں گھات لگا کر بیٹھوں گا اور جب ہی فرصت ملے گی تو اس کا کام تمام کر دول گا۔ (بیدین کر) امام نے فرمایا: اے ابوالعباح! یقل ہے اور حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فتل ہے منع کیا ہے! پھر فرمایا: اے ابوالعباح! اسلام قل کے لئے بمز لہ بیڑی کی ہے (جوفل سے روکتا ہے) نے تو سے چھوڑ دو تمہارے بغیر عنقریب تمہاری کھایت کی جائے گی (وہ کسی اور طریقہ سے واصل جہنم ہو جائے لیس تم اسے چھوڑ دو تمہارے بغیر عنقریب تمہاری کھایت کی جائے گی (وہ کسی اور طریقہ سے واصل جہنم ہو جائے گی (وہ کسی اور طریقہ سے واصل جہنم ہو جائے گی (افروع)۔

۔ جناب کئی باسنادخود عمار بحستانی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی موجود گی میں عبداللہ بن نجاشی نے حصرت امام جمغر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے پورے تیرہ (۱۳) ایسے خارجی قبل کئے ہیں جو حصرت امام علی

ا راوی کا بیان ہے کہ جب میں مدیند سے واپس کوف آیا تو ہنوز افغارہ ون گزرے تھے کہ بچھے یے خوشخری فی کہ وہ مخف رات کوسویا اور مہم پھولے ہوئے ہوئے ہوئے مشکیزے کی طرح مردہ پڑا تھا اور جب اسے حرکت دی تو اس کا گوشت و پوست گرنے لگا اور اس کے بیچے سیاہ رنگ کا ناگ موجود تھے جنا مجالے سے جڑے میں لیسٹ کر فن کردیا ممیا۔ (امتبذیب)

علیہ السلام ہے برآت ظاہر کرتے تھے اور جب ٹیں نے عبداللہ بن المحن ہے اس کے بارے میں سوال کیا تو موسوف کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا (بلکہ) اس پر یہ بات شاق گزری اور کہا کہ اس سے ونیا وآ خرت ٹیل موسوف کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا (بلکہ) اس پر یہ بات شاق گزری اور کہا کہ اس سے ونیا وآ خرت ٹیل مواخذہ کیا جائے گا۔ امام نے یہ واقعہ ن کر پوچھا کہ اے ابو بحیر! تو نے کس طرح ان کوئل کیا۔ اور بعض وہ بیں کہ میں سیڑھی لگا کرکو شھے کی جھست پر چڑھا اور وہاں جا کر اسے لل کیا۔ اور بعض وہ بیں بیں کہ دات کے وقت جن کے دروازہ پر جا کر دق الباب کیا اور جب وہ باہر لگلا تو اسے لل کر دیا۔ اور بعض وہ بیں جن کا میں ہمسٹر تھا اور فرصت ملنے پر اسے تل کر ڈوالا۔ اور یہ بات (آج تک پوشیدہ ہے کی کوکانوں کان اس کی جن کا میں ہمسٹر تھا اور فرصت ملنے پر اسے تل کر ڈوا ام سے اذن لے کر اثین قبل کرتا تو) مجھ پر پچھنہ جوتا۔ لیکن چونکہ تو نے ان کی اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے تو تیرہ بریاں بمقام می میں ذن کے کر اور ان کا گوشت ہوتا۔ لیکن چونکہ تو نے تھم امام پر سبقت کی ہے اس کے علاوہ پھی بھی پہلی تھے پر پیس ہے۔ (غرباء و مساکین پر) معدقہ کر کیونکہ تو نے تھم امام پر سبقت کی ہے اس کے علاوہ پھی بھی پہلی تھے پر بیس ہے۔ (رجال کش ، الفروع) (رجال کش ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاس سے پہلے (ج ۱۸ باب سے از ابواب فڈف میں)اس متم کی کھے حدیثیں گزر چکی ہیں۔ ما سے ۲۲۳

ویت کا مال میت کے اسینے (ذاتی) مال کی طرح ہے جس سے اس کے قریضے ادا کئے جا کیں سے اور اس کی وصیتوں بڑمل درآ مدکیا جائے گا۔

(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضرہے)۔(احقر مترجم عفی عند)

حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام ہے اور وہ اپنے والد ماجد ہے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محف کے بارے میں جس نے اپنے مال کے ایک شک کی وصیت میں مال کے ایک شک کی وصیت میں مال کے ایک شک کی وصیت میں مثامل ہے۔ (العبدیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہل ازیں باب الوصایا (جسما بابسما) میں استم کی مجمد میٹیں گزر چی ہیں۔ ماسسم

اس مسلمان كالحكم جوسرزمين شرك مين قل كرديا جائے۔

(اس باب میں کل تمن مدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکررکو چھوڑ کر باتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنه) حضرت جنخ طوسی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

J

السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مسلمان سے بارے ہیں جوسرزمین شرک ہیں مقیم تھا اور اسے مسلمانوں نے قتل کر ڈالا اور امام کو پید چلا تو فرمایا کہ (کفارہ بیں) ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے۔ اور یہی خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ سَحَانَ مِن قَوْم الآیة ﴾ (کراگرمنتول کاتعلق تمہاری دشمن قوم سے ہواور ہومؤمن تو ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے)۔ (العزیب، الفقید بقیر عیاشی)

جناب میاشی ای تغییر میں با نا دخود مسعد و بن صدق ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آیت شریفہ ہو و میں فسل سو منا حطانا فتحویا و فیدہ مُو مِنة وَدِیة مُسَلَّمة اللی المَالِم ہو الله کا آزاد کرنا اور مقتول کے اولیاء کو دیت افلاہ کا آزاد کرنا اور مقتول کے اولیاء کو دیت ادا کرنا واجب ہے) کی تغییر میں فرمایا کہ بیفلام کا آزاد کرنا جن اللہ کی خاطر ہے اور دیت جن الناس کی خاطر ہے اور ارشاد قدرت: ﴿ فَهُ إِنْ تُحَانَ مِنْ قَوْم عَدُوّ لَكُمْ الآیة کی (اوراگر وہ مقتول تمہاری دعمن قوم ہے ہو) یعنی اللہ میں اور ارشاد قدرت: ﴿ فَهُ إِنْ تَحَانَ مِنْ قَوْم عَدُوّ لَكُمْ الآیة کی (اوراگر وہ مقتول تمہاری دعمن قلام آزاد کیا یعنی اللہ شرک ہے ہے جس سے تمہارا کوئی معاہدہ صلح نہیں ہے تو پھر جن اللہ کی خاطر ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے گا تمراس مقتول کی کوئی دیت نہیں ہے۔ اوراگر مقتول کا تعلق اس دعمن اور مشرک قوم ہے جس سے تمہارا معاہدہ صلح ہے تا کہ اور اس کے اولیاء کو دیت بھی اواکرنا لازم ہے۔ (تغیر عیاتی) معاہدہ صلح ہے تو پھر غلام بھی آزاد کرنا پڑے گا اور اس کے اولیاء کو دیت بھی اواکرنا لازم ہے۔ (تغیر عیاتی)

﴿ صَمَا نَتْ کے موجبات واسباب کے ابواب ﴿ (اس سلسلہ میں کل چوالیس (۱۲۲۳) باب ہیں)

بانسا

جب کوئی شخص تنہا کوئی جنابیت کرے یا کسی کے ساتھ مل کرتو اس سے صانبت ٹابت ہوجاتی ہے اور اس صورت حال کا تھم کہ جب جارہ ومی نشہ کریں اور پھر باہم کڑیڑیں پس دولل ہوجا ئیں اور دوزخی ہو جائیں؟

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احفر مترجم عفی عنه)

دھرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود محمہ بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان چار آ دمیوں کے بارے میں جنہوں نے کوئی نشر آ ور چیز استعال کی تھی اور کھر ہتھیار لے کر ایک دوسرے پر جملہ کر دیا تھا چنا شچہ ان میں سے دو مارے ملے سے اور دو زخی ہو گئے تھے۔ اس طرح فیصلہ کیا تھا کہ تھم دیا کہ پہلے ہر زخی کو استی استی کوڑے مارے جا کیں۔ بعد از ان ان پر مقتولین کی دیت کی ادائیگی واجب قرار دی اور فرمایا: پھر مقتولین کی دیت سے ان زخیوں کے زخوں کی دیت ادا کی جائے۔ اور (یہ بھی فرمایا) کہ اگر اب بیزخی مرجا کیں تو سابقہ مقتولین کے اولیاء پر بچھ (دیت وغیرہ) نہیں ہے۔

(الفروع،العبذيب)

۱۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ ہا سنا دخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پکھلوگ (جن کی تعداد جارتھی) شراب بی رہے شے اور جب نشہ چڑھ گیا تو چھر یول سے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا۔ (اور زخمی ہو گئے) اور جب ان کا معاملہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے ان کوقید کر دیا ہی ان بی سے دوآ دی (زخموں کی تاب ندلا تے ہوئے) مر گئے۔ اور دوزندہ فی گئے۔ اس وقت معتولین کے اولیاء نے عرض کیا کہ یا امیر المونین ! ہمارے معتولین کا ان (زخمیوں) سے قصاص لیس۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا: تمہمارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم چاہیے ہیں کہ آپ ان سے قصاص لیس اس پر ان آپ نے فرمایا: یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان مرنے والوں نے ہی آیک دوسرے کو (زخمی کرے) قتل کیا ہو؟ اس پر ان

اوگوں نے کہا جمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مقتولین کی دیت ان کے چاروں قبیلوں پر قرار دیتا ہوں اور اس دیت سے ان زخیوں کے زخموں کی دیت اوا کرتا ہوںعبیراللہ بن ابوالجعد سے نقل کیا ہمیا ہے اس کا بیان ہے کہ میں ان چار شخصوں میں سے ایک تھا۔ اور حضرت امیر علیہ السلام نے ہمارا فیصلہ اسی طرح کیا تھا۔ فر المتہذیب، المفقیہ ، الارشاد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قصاص کے ابواب میں اس متم کی پچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور پچھ اس کے بعد (باب ۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ۔

باب۲

اس صورت حال کا تھم کہ جب کہ ایک بچے غرق ہوگیا اور تین آ دمیوں نے دوآ دمیوں کے خلاف گواہی دی کہ ایک بچے غرق ہوگیا اور تین آ دمیوں نے دوآ دمیوں کے خلاف گواہی دی؟ دی کہ انہوں نے اسے غرق کیا ہے اور دوآ دمیوں نے خودان تین کے خلاف گواہی دی؟ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں یہ واقعہ پیش کیا گیا کہ چھ نو خیز بیچ نہر فرات میں نہا رہے ہے کہ ایک ڈوب گیا۔ پس ان میں سے تین لڑکون نے باقی دو کے خلاف گوائی دی کہ انہوں نے اس کو ڈبویا ہے۔ اور ان دو نے ان تین کے خلاف گوائی دی کہ انہوں نے اس کو ڈبویا ہے۔ اور ان دو نے ان تین کے خلاف گوائی دی کہ انہوں نے اس کو ڈبویا ہے۔ پس حضرت امیر علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا کہ اس ڈو بینے والے کی دیت کو پانچ حصوں پرتفسیم کردیا۔ تین حصان دو پر اور دو حصان تین پر واجب الا داء قرار دیئے۔ دیت کو پانچ حصوں پرتفسیم کردیا۔ تین حصان دو پر اور دو حصان تین پر واجب الا داء قرار دیئے۔ المقعہ ، المقعہ)

بابس

اس صورت حال کا تھم کہ جب تین آ دمی کوئی دیوارگرارہے ہوں اور وہ دیوارایک آ دمی پرگر جائے اور وہ مرجائے؟

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبھیرے اور وہ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیرعلیہ السلام نے ان تین شخصوں کے بارے میں جود بوارگرار ہے تھے اور وہ ایک شخص پرگری اور

ا مخفی ندر ہے کہاں باب کی ان دوحدیثوں میں جوتضانہ پایا جا تاہے وہ پوشیدہ نہیں ہے للزاان دوردایتوں میں سے ایک میں راوی سے اشتباہ واقع مواہبے نیزمحر بن قیس اور سکونی کی اکثر روایات منعیف اور نا قابل اعتماد موتی ہیں۔ (احتر مترجم عفی عنه)

وہ جان بحق ہوگیا۔ تو آپ نے ہاتی دوکواس کی دیت کا ضامن قرار دیا۔ (الفروع، الحبد یب، المعقید) بایب م

اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی مخص کسی شیر کے شکار کے لئے مجرا گڑھا کھودے اور پھراس میں گر جائے اور وہ دوسرے مخص کو پکڑے اور دوسرا تیسرے کو اور تیسراچو تنھے کو اور پھرشیرسپ کو چیر بچاڑ دیے۔

(اسبب ش) کل دو صدیمی ہیں جن ہیں ہے ایک کررکوچہ از کرباتی ایک کا ترجہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عنی عند)

حضرت بین کلینی علیہ الرحمہ باساد خود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے جس فرملیا مجھ لوگوں نے بین ہیں شیر (کا شکار کرنے کیلئے) گڑھا کھودا۔ (اور وہ اس میں گر گیا) اور جب

اسے دیکھنے کے لیے لوگوں کا اگر دھام ہوگیا تو ایک فیض اس میں گر گیا اس نے دوسرے کو پکڑا (اس کا سہارالیا)

احد دوسرے میں نو گئی میں سے کہ وہ نے جو نے کو اور شیر نے سب کو ڈی کر دیا۔ بعد از ال ان میں سے ایک شیر

کے زشوں کی تاب ندائے ہوئے مرگیا۔ اور بعض کو باہر نکالا گیا اور وہ بھی مرگیا۔ لیس لوگوں نے ان کی وجہ سے

آپس میں لڑن جھکڑ تا شروع کر دیا۔ بہاں تک کہ توارین نکال لیس۔ حضرت امیز علیہ السلام نے فرمایا: آئو میں

تہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ پس آپ نے ان کا اس طرح فیصلہ کیا کہ پہلے کے لئے ویت کی آیک چوشائی

ہے اور دوسرے کے لئے ویت کا ایک ثلث اور تیسرے کے لئے نصف دیت اور چوتھے کے لئے ویت کی آیک ہوری دیت

ہے۔ اور یہ دیات ان قبیلوں پر لازم قرار ویں جن کے الردهام کی وجہ سے وہ گڑھے میں گرے تھے۔ اس اس فیصلہ پر پھھ لوگ راضی ہو گئے اور بعض ناراض۔ اور جب وہ فیصلہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں چیش کیا گیا تو آ ہے مطرت امیر علیہ السلام کے فیصلے کونا فذاعمل قرار دیا۔ (الفروع والعبذیب) فدمت میں چیش کیا گیا تو آ ہے کے حضرت امیر علیہ السلام کے فیصلے کونا فذاعمل قرار دیا۔ (الفروع والعبذیب)

جب کوئی آ دی کسی مخص کو دھکا دے کر دوسرے آ دمی پرگرائے اور وہ دونوں قل ہوجا ئیں تو بید دونوں کی دینے کا ضامن ہوگا اور یہی تھم اس صورت کا ہے کہ جب وہ ایک کوئل کرے اور اگر کوئی مخص کسی پر بلا اختیار گرجائے (اور دوسرا مرجائے) تو بیضامن نہیں ہے۔

(اس باب بین کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کوچھوڑ کر باتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عند) - حضرت شیخ کلینی علید الرحمہ باسنا دخو دعبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یو چھا کہ ایک محض (اتفاقاً) ایک دوسرے محض پر کر پڑا جس سے دوسرا محض بلاک

Presented by Ziaraat.Com

ہو گیا تو؟ فرمایا: اس (گرنے والے) پر پہچے نہیں ہے۔(الفروع)

۔ نیز باسنا دخود عبیداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں (کہ آپ سے پوچھا گیا کہ) ایک مخض نے ایک آ دی کو دھکا دسے کر دوسرے پرگرایا جس سے وہ دوسرا مخض ہلاک ہوگیا تو؟
فرمایا: بیگرنے والامتقال کی دیت اس کے اولیاء کو ادا کرے گا اور پھر وہ دھکا دینے والے کی طرف رجوع کرکے اس سے وصول کرے گا۔ اور اگر اس مخص کا پھونقصان ہوا جس کو دھکا دیا تھا تو اس کی تلائی بھی دھکا دسینے والا کرے گا۔ اور اگر اس مخص کا پھونقصان ہوا جس کو دھکا دیا تھا تو اس کی تلائی بھی دھکا دسینے والا

بآب٢

ا ہے دفاع میں چوروغیرہ کا قاتل ضامن ہیں ہے اورضانت کے چندا حکام۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ عاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سنادخود بعض اصحاب ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے میں فرمایا: جب تم چور پر قابو پالوتو اسے قبل کرنے میں جلدی کرو۔اور میں تمہارے ساتھ اس کے خون بہانے میں شریک ہوں۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ با سنادخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو محض نظی تلوار لے کر نکلے اس کا خون ہدر ہے۔ (العبدیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی سیمھ صدیثیں اس سے پہلے (باب الجباد اور باب حد المحارب میں) گزر پیکی ہیں۔

بالباك

جب کوئی لڑکی کسی دوسری لڑکی پر سوار ہوا ورکوئی تیسری لڑگی پہلی لڑکی کوئکڑی وغیرہ مار کراہے ڈرائے اور وہ بلا اختیاراس طرح جست لگائے کہ اس کی پشت پر سوارلڑکی گر کر مرجائے تو اس کی آ دھی دیت ڈرانے والی پر ہوگی اور آ دھی اس پر جس پر وہ سوارتھی اور آگر بیسواری بے مقصدتھی تو پھراس ہلاک ہونے والی لڑکی کی ایک ثلث ساقط ہوگی اور دوثلث ان دونوں پر لازم الا داء ہوگی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا وخود اصبغ بن دُہاند ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام

کی خدمت میں ایک قضیہ بوں پیش کیا گیا کہ ایک اڑی دوسری اڑی کی پشت برسوار ہوئی۔اور ایک تیسری اڑی نے میلی لڑی کوکوئی لکڑی وغیرہ ماری اور اس نے بلا اختیار اس طرح جست نگائی کداس پرسوارلڑی گر کر مرحق ۔ آ ب نے اس کا فیصلہ یوں فرمایا کہ اس مرنے والی لڑکی کی نصف دیت ڈرانے والی پر ہے اور نصف اس پرجس پروہ سوارتھی۔ (العبندیب،الفقیہ)

٣۔ جناب شخ مفیدعلیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں حضرت امیر علیہ السلام یمن میں ہتھے تو ان کی بارگاہ میں ایک قضیہ پیش کیا گیا کہ ایک لڑی نے بلامقصد دوسری لڑی کواپنے کا ندھے پرسوار کیا۔ اور ایک لڑکی نے آ کراس سوار الزكى كوچنگى لى ـ اوروه اس زور سے كرى كداس كى كردن نوت كى . آب نے اس كا يوں فيعلد كيا كداس كى دیت کا ایک ثلث ساقط کر دیا۔اور باقی دوثلث پہلی اور تیسری لڑ کی پر واجب قرار دیئے جب حضرت رسول خداصلی الله عليه وآليه وسلم كوحضرت إمام على عليه السلام كے اس فيصله كى اطلاع مِلَى تو آپ نے است نا فذ قرار ديا۔

(الارشاد،المقنعه)

جو محض اپنی ملکیت میں (ضرورت کے تحت) کنواں کھودے اور اس میں گر کر کوئی محض مرجائے تو بیہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ بیکنواں کسی شارع عام پر کھودے پاکسی اور کی ملکیت میں کھودے تو پھر

(اس باب میں کل میار حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکررکوچھوڑ کر باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند) حضرت بینخ طوی علیه الرحمه باسناوخود زراره سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک مخص نے کسی اور کی ملکیت میں کنوال کھودا اور پھر وہاں سے کوئی ۔ سخص گزرا جواس میں گر عمیا تو؟ فرمایا: وہ (اس کے نقصان کا) ضامن ہے کیونکہ جو کسی غیر کی ملکیت میں کنوال کھودے وہ ضامن ہوتا ہے۔ (العبّذیب،الفروع)

نیز باسنادخود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جوکسی شارع عام پر (کنوال با گڑھا وغیرہ کھودکر) گزرنے والول کوضرر پہنچائے وہ اس کا ضامن ہے۔

(العبزيب،الفروع،الفقيه)

س۔ نیز باسنا دخود ساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیماالسلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک مخص اپنے گھر میں یا اپنی ملکیت میں (ضرورت کے تحت) کنواں کھود تا ہے تو؟ فرمایا: جو

معض این ملکیت میں کنوال کھود ہے تو اس پرکوئی صانت نہیں ہے۔ اور جوکوئی کسی شارع عام پریا کسی غیری ملکیت میں کھود ہے تو وہ اس میں گرنے والے کا ضامن ہے۔ (اینا)

مؤلف علام فرمائے ہیں: اس ملم کی پچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیکی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ما ہے 9

جو کوئی راستہ پر کوئی ایسی چیز رکھے جوضرر پہنچائے تو وہ ہراس چیز کا ضامن ہوگا جواس کی مجہ سے تلف ہوگی۔ نیز سوار اور پیادہ کے جلنے کا مقام۔

(اس باب میں کل بین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک کررکوچھوڑ کر باتی دوکا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر بھر جم علی عنہ)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حلبی سے روابت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صاد ق
علیہ السلام سے بوچھا کہ آگر کوئی ایک چیز راستہ پر رکھ دی جائے (جوضر رساں ہے) ہیں جب سواری وہاں سے
علیہ السلام سے بوچھا کہ آگر کوئی ایک چیز راستہ پر رکھ دی جائے (جوضر رسان ہے) ہیں جب سواری وہاں سے
گزر سے تو بدک جائے جس کی وجہ سے سوار ذخی ہو جائے تو؟ فرمایا: ہمرہ ہیز جومسلمانوں کے راستہ کو ضرر و زیاں
گزیر سے تو بدک جائے جس کی وجہ سے بینچنے والے ضرر کا ضامن ہے۔ (الفروع، المہذیب، الفقیہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود علی بن سوید سے اور وہ حضرت امام موکی کاظم علیہ السلام سے روایت کر تے
ہیں فریان جب جار رحمہ باسنادخود علی بن سوید سے اور وہ حضرت امام موکی کاظم علیہ السلام سے روایت کر تے
ہیں فریان جب جار رحمہ باسنادخود علی بن سوید سے اور وہ حضرت امام موکی کاظم علیہ السلام سے روایت کر تے

معرت کی حوق علیہ الرحمہ باسناد حود ہی بن سوید سے اور وہ حضرت اہام موی کاسم علیہ السلام سے روایت لر تے ہیں فرمایا: جب ہمارے قائم آل محمد قیام کریں مے تو تھم دیں تے کہ اے سوار واہم راستہ کے وسط میں چلو۔ اور اے بیاد و چلنے والوا تم راستہ کی دائیں بائیں جانب چلو۔ پس جوسوا وراستہ کے کسی ایک طرف چلے گا اور کسی کو کوئی عیب اور تقص لگائے گا تو ہم اس کی دیت اس پر لازم قرار دیں کے اور جو پیدل چلنے والا راستہ کے وسط میں چلے گا اور استے کوئی عیب لگ جائے گا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہوگی۔ (العبدیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی چھے حدیثیں اس کے بغد آئیگی ونشاء اللہ تعالی۔

بات•ا

جو شخص اینے سر پر کوئی (بھاری) چیز اٹھائے اور اس کی وجہ سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا خواہ وہ کسی کی جان ہو یا کوئی اور چیز؟

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حفرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود واؤو بن سرحان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے سر پرکوئی (بھاری بھرکم) چیز اٹھائی اور وہ کسی انسان کوگئی اور وہ مرگیا۔ یا اس کا کوئی عضوٹوٹ گیا۔ فرمایا: وہ اس (نقصان وزیاں) کا منامن ہے۔

(الفروع، التهذيب، الفقيه)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیکی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باباا

جو محض این گھر کا پرنالہ با یا خانہ وغیرہ کا راستہ ہاہر کی طرف نکا لے تو جو چیز اس کی وجہ سے تلف ہوگی وہ اس کا ضامن ہوگا۔

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عند)

ا۔ حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ بات دخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا : حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جوشن باہر (راستہ کی طرف) پرنالہ لگائے ، یا پاخانہ بنوائے یا کوئی شخ مخصو نے یا کوئی جانور بائد سے یا مسلمانوں کے راستہ میں کوئی گڑھا کھودے اور کوئی چیزاس سے کارائے اور وہ ہلاک ہوجائے تو وہ اس کا ضامن ہے۔ (الفروع ، التہذیب ، الفقیہ)

بالساا

اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی کسی غلام کومزدوری کیلئے لائے یا کسی غلام کو ما تگ کرکام کے لئے ۔ لائے یا آزاد بجے کولائے اور وہ کوئی چیز خراب کردیں؟

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

- ا۔ حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود زرارہ اور ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے جیں فرمایا: حضرت امیرعلیہ السلام نے اس محفل کے بارے میں جس کا ایک غلام تھا اور اس ہے آیک رکھساز وغیرہ نے مزدوری کے لئے لیا۔ یہ فیصلہ فرمایا کہ آگر وہ کوئی چیز تلف کرے یا بھاگ جائے تو اس کا آتا اس کا ضامن کے۔ (الفروع)
- ۱۲ نیز با سناد خود و هب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روا بہت کرتے ہیں فر مایا حضرت امیر علیہ السلام فر ماتے ہیں کہ جو شخص کسی مملوک غلام کواس کے مالک سے ما نگ کرکام کے لئے لے جائے اور اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہے اور جو کسی آزاد مگر چھوٹے بچہ کو مانگ کرکام کے لئے لے جائے اور ایسے کوئی عیب بگ جائے تو وہ (لے جانے والا) ضامن ہے۔ (الفروع ، قرب الاسناد)

بالسااا

آ زاد چھوڑ ہے ہوئے جانور کا مالک اس کے نقصان کا ضامن ہیں ہے البتہ اس کا سوار اس نقصان کا ضامن ہوگا جو جاتے وقت یا آتے وقت اسکلے یا پچھلے یاؤں سوار اس نقصان کا ضامن ہوگا جو جاتے وقت یا آتے وقت اسکلے یا پچھلے یاؤں سے کسی کو پہنچائے گا اور یہی تھم اس کے آئے اور پیچھے چلنے والے آدی کا ہے کہ وہ اس کے اسکے ایک خیلے یاؤں سے کہنچنے والے نقصان وزیاں کا ضامن ہوگا۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چو کررات کو قفر دکر کے باتی چو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنه) - حضرت شیخ کلینی علیدالرحمہ باسنادخود حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے روابیت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی جار بایہ جب تک آزادانہ طور پر کھلا ہوا ہے تو اس کا مالک اس کی کسی جنابیت کا ضامن نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

- این از باسناد خود علا بن فعنیل سے روایت کرتے ہیں کدانہوں نے جعزت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص سواری پر سوار ہو کر مسلمانوں کے راستہ سے گزر رہا ہے اور اس کی سواری اپنے پچھلے پاؤں سے کوئی نقصان نقصان کرتی ہے تو ؟ فریایا: اس پر پچھ (ضانت) نہیں ہے۔ باں البتہ اگر وہ اپنے اسلے پاؤں سے پچھنفصان کرے تو وہ اس کا ضامن ہے۔ اور جب وہ کھڑا ہوتو پھروہ اس کے اسلے اور پچھلے پاؤں سے کہنے والے نقصان کا ضامن ہے۔ اور جب وہ کھڑا ہوتو پھروہ اس کے اسلے اور پچھلے پاؤں سے کہنے والے نقصان کا ضامن ہے۔ اور اگر وہ (سواری کے جانور) کو بیچھے سے بائک رہا ہوتو پھروہ اس کے اسلے اور پچھلے پاؤں سے کہنچے والے نقصان کا ضامن ہے۔ (الفروع ، المجلد یب ، الاستبصار)
- الله نیز باسنادخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (سواری کے) سواری کے اسان تو اور پس روکو (اس کے نقصان کا) ضامن قرار دیا (پھر وضاحت کرتے ہوئے) فر مایا: سواری ایٹ پچھلے پاؤں سے جونقصان کرے اس کا ضامن سائق (با تکنے والا ہے اور جونقصان ایکے پاؤں سے کرے اس کا ضامن قائد (پیش رو) اور سوار ہے۔ (کتب اربعہ)
- حضرت بیخ طوی علیدالرحمه باسنادخود اساعیل بن ابوزیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے اور وہ اسیخ آ باء واجداد کے سلسلۂ سند سے حضرت آمام علی علیدالسلام سے روایت کر ستے ہیں فرمایا؛ جوکوئی اونٹ یا سواری کا کوئی جانورا مخالف کے سلسلۂ سند سے حضرت آمام علی علیدالسلام سے روایت کر ستے ہیں فرمایا؛ جوکوئی اونٹ یا سواری کا کوئی جانورا مخالف کے قائل ہوجائے تو پھراس کا سواراس کے نقصان کا ضامن ہے۔ (العبدیب)
- نیز باسنادخودغیات بن ابراہیم سے اور و وحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اسپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیم علیہ السلام سواری کے سوار کواس نقصان کا ضامن قرار دیتے تھے جو وہ (کھڑی ہوئی حالت ہیں) اپنے اسکلے یا وک سے کرے اور وہ نقصان جو وہ (چلتے وقت) اپنے وقت کے اسلام یا وک سے کرے اور وہ نقصان جو وہ (چلتے وقت) اپنے وقت کے اسلام یا وک سے کرے اور وہ نقصان جو وہ (جلتے وقت) اپنے وقت کے اسلام یا وک سے کرے اور وہ نقصان جو وہ (جلتے وقت) اپنے وقت کے اسلام یا وک سے کرے

اس کا اسے ضامن نہیں تھہراتے تھے۔ تمریہ کہ کوئی انسان اسے مارے (اور وہ بدک کرکوئی نقصان کرے کہ اس کا ضامن وہ انسان ہے)۔ (ایضاً)

۲- نیز باسا وخودسفیان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محف سواری پر سوار ہے اور کہیں ہے گزرتا ہے اور اس کی سواری اپنے پچھلے پاؤں سے کوئی . نقصان کرتی ہے؟ فر بایا: وہ اس کے پچھلے پاؤں کے نقصان کا ضامن ہیں ہے۔ کیونکہ بیاس کے پچھلی جانب ہیں۔ بال البتہ وہ اس کے اگلے پاؤں کے نقصان کا ضامن ہے۔ اور اگر وہ کسی جانور کوآ کے کی طرف سے تھینے رہا ہے تو وہ ہی اس کے اگلے پاؤں کے نقصان کا ضامن ہے۔ کیونکہ اس کے اگلے پاؤں اس کے کنٹرول ہیں ہیں۔ وہ ہی اس کے اگلے پاؤن کے نقصان کا ضامن ہے۔ کیونکہ اس کے اگلے پاؤں اس کے کنٹرول ہیں ہیں۔ (العبد یب الاستبھار)

باب مها مست اونٹ کا مالک اس کی جنابیت کا ضامن ہے ہاں البتہ پہلی بار کی جنابیت (لاعلمی کی وجہ ہے) معاف ہے۔

(اس باب بین کل چارحدیثیں ہیں جن میں ہے دو کررات کو تلمز دکر کے باتی دوکا ترجمہ حاضر ہے)۔(احظر مترجم عفی عند)

اللہ حضرت چنج کلینی علید الرحمہ با سناد خود حلبی ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام ہے پوچھا ممیا کہ ایک بخاتی اونٹ مست ہو ممیا اور گھر سے باہر لکلا اور ایک آدی کو تل کر دیا اور مقتول کا بھائی
آیا اور اس نے تلوار ہے اس اونٹ کا کام تمام کر دیا تو؟ فرمایا: اونٹ والا اس شخص کی ویت کا ضامن ہے۔ اور وہ
اس دیت میں سے اپنے اونٹ کی قیمت منہا کرلے گا۔(الفروع،التہذیب،الفقید)

امیرعلیدالسلام کاطریقهٔ کاریدتها که جب کوئی اوند مست ہوجاتا تھاتو آپ (اس کے نقصان کا) اس کے مالیہ حضرت ہوجاتا تھاتو آپ (اس کے نقصان کا) اس کے مالک کو امیرعلیدالسلام کاطریقهٔ کاریدتھا کہ جب کوئی اوند مست ہوجاتا تھاتو آپ (اس کے نقصان کا) اس کے مالک کو پہلی بار (مالک کی لاعلمی کی وجہ سے) ضامن نہیں تھہراتے تھے۔ بال البتہ جب دوسری بار ایسا کرتا تھاتو پھروہ اسے ضامن قرار دیتے تھے۔ (الفروع، التہذیب)

باب

جو کسی سواری کواس کے سوار سمیت بھگائے تو وہ اس نفصان کا ضامن ہوگا جواس وجہ سے انہیں بہنچے گا۔ اور بہی تھم اس صورت کا ہے کہ جنب دیوار پر بیٹھے ہوئے کوکوئی ڈرائے؟ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سنادخود حلبی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ

آپ سے ایک حدیث کے حمن میں بوچھا گیا کہ ایک فخص دوسرے فخص کو بھگا تا ہے اور وہ زخمی ہو جاتا ہے۔اور ایک دوسرا فخص اس کی سواری کوزخمی کر دیتا ہے۔فر مایا: ایسا کرنے والے اس نقصان کے ضامن ہیں۔

(الفروع،العہذیب)

ا۔ نیز باسناد خود طبی سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جو کوئی شخص دیوار پر بیٹے ہوئے کئی شخص کو ڈرائے یا کسی سوار کو بھٹائے اور وہ گر کر مرجائے تو وہ اس کی دیت کا ضامن ہے اور اگر اس کا کوئی عضو ٹوٹ جائے تو وہ اس ٹوٹے ہوئے عضو کی پذیت کا ضامن ہے۔ (ایضاً)
مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قتم کی پھھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب١٢

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی مخص اینے غلام کو پاکسی بیٹیم کوکسی سواری پرسوار کرے (اور پھروہ سے اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی نقصان کرے؟)۔

(ال باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن رہاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محفل کے بارے میں جس نے اپنے غلام کوکسی سواری پرسوار کیا اور پھراس سواری نے کسی آ دمی کوروند ڈالا۔فر مایا: اس کا تاوان (دیت) اس کے آ قاپر ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خودلیدہ مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک بیٹیم لڑکے کوکرایہ پر لئے ہوئے محبوڑے پرسوار کیا اور اس لڑکے کی بہی بات گزر اوقات کا موجب ہے۔ چنانچہ اسے دوڑ کے میدان میں ڈالا۔ پس اس کے محبوڑے نے ایک شخص کوالی فرمایا : محبوث کے مالک پر ہوگی۔ پھر راوی نے ایک شخص کوالی فکر ماری کہ وہ مرکبا۔ تو اس کی دیت کس پر ہوگی ؟ فرمایا : محبوث سے مالک پر ہوگی۔ پھر راوی نے عرض کیا کہ اگر وہ محبوث اس نڑکے کو کرا کر مارڈ الے تو ؟ فرمایا : محبوث سے مالک پر پہر جہیں ہے۔ (الجندیب)

باب کا

جو خفس کسی کے گھر میں دن کے وقت صاحب خانہ کی اجازت سے داخل ہواور اسے کتا کاٹ لے تو وہ ضامن ہے۔ ضامن ہے اور اگر اجازت کے بغیر داخل ہوتو پھروہ ضامن نہیں ہے۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک تمرر کوچھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت میخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر

صادق علیدالسلام سے پوچھا کیا کہ آیک آوی کسی مخص کے تحریمی داخل ہوا۔ اور اس پر کتے نے حملہ کردیا اور کاٹ
این تو؟ فرمایا: اگر اسے بلوایا کیا تھا (بعنی صاحب خانہ کی اجازت سے آیا تھا) تو پھراس کے زخم کی دیت مالک پر
ہے۔ اور اگر اسے بلوایا نہیں کیا تھا (بعنی بے اجازت اندر داخل ہوا تھا) تو پھران پر پھیزیں ہے۔

(القروع العبديب)

ا۔ حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باننادخود زید بن علی سے اور وہ اپنے آبا ہم کے توسط سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی کا کما دن کے وقت (گھر سے باہر) کسی کو کا ثا تھا تو آپ اس کے مالک کو ضامن کھیراتے تھے۔ (پھر فرمایا) جب تم کسی قوم کے کھیراتے تھے۔ (پھر فرمایا) جب تم کسی قوم کے مصریمی ان کی اجازت سے داخل ہواور پھر جہیں ان کا کا گائے تو وہ ضامن ہیں اور آگر اجازت کے بغیر داخل ہواور پھر جہیں ان کا کا گائے تو وہ ضامن ہیں اور آگر اجازت کے بغیر داخل ہواور پھر جہیں ان کا کا گائے تو وہ ضامن ہیں اور آگر اجازت کے بغیر داخل ہواور پھر جہیں ان کا کا گائے تو وہ ضامن ہیں اور آگر اجازت کے بغیر داخل

بات ۱۸

اس صورت حال کا تھم کہ جب کوئی بچہ کی گھر ہیں داخل ہواور پھر کنویں ہیں گرجائے؟

(اس باب میں کل دو مدیثیں ہیں جن میں ہے ایک کررکو چھوڈ کر باتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنہ)

حضرت ہننے طوی علیہ الرحمہ باسنادخود ابو بھیر سے رواہت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ باقر
علیہ السلام سے بوچھا کہ ایک نو خیز الزکاکس کے گھر میں واقل ہوا اور (وہاں ہوجود) ان کے کنویں میں کر کیا آیا گھر
والے اس کے ضامن ہیں؟ فرمایا نہیں وہ اس کے ضامن نہیں ہیں۔ بال البنتہ اگر وہ مختم ہوں (کہ وہ انبا کیا

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پرمحول ہے کہ جب شامدواقع ہوچکا ہو۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پرمحول ہے کہ جب شامدواقع ہوچکا ہو۔

اس صورت حال کا تھم کہ جب ایک جانور دوسرے جانور پر جنابت کاری کرے؟
(اس باب بی کل دو حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک کررکوچوڑ کر باتی ایک کا ترجہ حاضر ہے)۔(احظر مترجم عفی عنه)
حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ بانا دخود مصعب بن سلام جبی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اور وہ
حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ بانا دخود مصعب بن سلام جبی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اور وہ
اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں (کسی کے)
ایک بیل نے (کسی کے) ایک کدھے کو آل کر دیا۔ اور جب بیہ معاملہ آئخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں بیش کیا ممیا تو آپ چند کو گوں کے درمیان ہیئے تھے جن میں جناب ابو بکر دعر بھی شامل تھے تو آپ نے ابو بکر

صاحب سے فرمایا کہ تم ان کا فیصلہ کرو! انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ایک جانور نے دوسرے جانورکو مارا ہے لبذا ان دونوں پر پکھنیں ہے۔ (آپ نے اس فیصلے کو ناپند فرماتے ہوئے) جناب عمر سے فرمایا کہ تم فیصلہ کرو۔ تو انہوں نے بھی وہی بات کی جو ابو بکرصاحب نے کی تھی۔ تب آپ نے حضرت امام علی علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ ان کا فیصلہ سے ہے! آپ ان کا فیصلہ سے کہ آگر بیل گدھے کی آ رام گاہ میں وافل ہوا ہے اور پھر بیل موا ہے اور اگر گدھا بیل کی آ رام گاہ میں وافل ہوا ہے اور پھر بیل موا ہے اور پھر بیل نے اسے مارا ہے تو بیل کے مالکوں پر پہھونیں ہے۔ جھزت علی علیہ السلام کا بیہ جواب من کر آ مخضرت سلی اللہ علیہ فائد اسے فرین کی طرف بلند کر کے فرمایا: ہرشم کی تعریف اس خدا کے لئے ہے کہ جس نے میرے والے بیل بیت میں سے اینا آ دی بنایا ہے جونیوں والے فیصلے کرتا ہے۔ (الفروع، المتہذ یب)

باب۲۰

جسب سواری با باربرداری کے جانورکو مالک نے مضبوطی سے باندھ رکھا ہواور وہ کسی کوتا ہی کے بغیر مجھوٹ جائے اور کسی انسان کو مارڈ اللے تواس کا مالک ضامن ہیں ہے۔ جھوٹ جائے اور کسی انسان کو مارڈ اللے تواس کا مالک ضامن ہیں ہے۔ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت بین کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلی ہے اور وہ ایک فحض ہے اور وہ حضرت امام محمہ باتر علیہ السلام کو رہا کم بنا روایت کرتے ہیں قرمایا جب حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام علی علیہ السلام کو (حاکم بنا کر) یمن بھیجا تو وہاں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک بینی کا گھوڑا چھوٹ گیا اور اس نے دوڑ ناشروع کر دیا۔ اور اس حالت میں وہ ایک آ دی گھوڑے کے حالت میں وہ ایک آ دی گھوڑے کے مالت میں وہ ایک آدی کے باس سے گزرا اور اسے پاؤل مار کرفل کر ڈالا۔ چنا نچہ مقتول کے آدی گھوڑے کو مالک کو پکڑ کر حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں لائے۔ اور مالک نے ووگوہ پیش کئے کہ اس نے گھوڑے کو اللہ کو پکڑ کر حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کو ناز ڈالا۔ تو حضرت امیر علیہ السلام نے اس خون کو ہر دقرار دیا۔ وہ لوگ مدینہ میں حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کو ہر دقرار دیا ہے۔ آئی علیہ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیم پر زیادتی کی ہے کہ ہمارے آدی کے خون کو ہر دقرار دیا ہے۔ آئی خضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیمن کر فرمایا: ندعلی ظالم ہیں اور نہ ہی وہ قلم کرنے کے کہ اور ان کے حکم، ان کے پیدا ہوئے ہیں۔ میرے بعد میرے وہ کافر ہے۔ (الفروع، المجند یہ، الامالی)

بالساكا

اس صورت حال کا تھم جب کوئی عورت اپنے کسی دوست کو گھر میں داخل کر ہے (اور جب شوہر کو پہتہ حطے تو) وہ اس شخص کوئل کر دے اور عورت شوہر کوئل کر دے اور عورت شوہر کوئل کر دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عند)

حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور زفاف کی رات اس عورت نے اپنے کسی دوست کو جبلہ عروی میں داخل کر لیا۔ اس جب شوہر آئی اس بیوی سے مباشرت کرنے لگا تو عورت کے دوست نے شوہر پر جملہ کر دیا اور دونوں آئیں میں بھڑ سے ۔ اس شوہر نے اس شخص کو تل کر دیا۔ اس وقت وہ عورت اللی اور کوئی چیز مار کرشوہر کو تل کر دیا۔ تو؟ فرمایا: پہلے تو عورت اسپنے دوست کی دیت کی ضامن ہوگی اور بعد از ال اپنے شوہر کو تل کر دیا۔ تو گاری جائے گی۔ (الفقیہ)

بال

جب کوئی عورت (غلط طور پر) منت مانے کہ اس کی ناک میں تکیل ڈال کراہے تھینچا جائے گا تو اگر اس کی ٹاک چیری جائے تو جانور کا مالک ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود بیض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرنے بین فرمایا: ایک عورت نے منت مانی کہ اس کے ناک میں نکیل ڈال کراسے کھینچا جائے گا۔ پس اس طرح کرنے سے اونٹ نے اسے تفوکر ماری جس سے اس کی ناک چیری گئی پس وہ عورت اونٹ کے مالک سے جھکڑتی ہوئی حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جناب امیر علیہ السلام نے اس کے دعوی کو باطل قرار دیا اور فرمایا کرتو نے خود اس فتم کی (غلط) منت مانی تھی (جس کا یہ نتیجہ لکلا)۔ (الفروع ، المتہذیب)

بالسهم

جو محض لوگوں کے مجمع میں قمل ہوجائے اور پندند جلے کہاستے کس نے ل کیا ہے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی اور پُل والا ضامن نہیں ہوتا۔

(اس ہاب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیه الرحمه باسناد خودمسمع سے اور وہ حضرت امام جعفرصا دق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیرعلیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو محص جمعہ کے دن یا عرفہ کے دن یا تھی ٹیل پرقتل ہوجائے اور پنۃ نہ چل سکے کہا ہے کس نے قبل کیا ہے تو اس کی دیمت بیت المال ہے ادا کی جائے گی۔ (الفروع، الفقیہ) حضر ور پہنچ طوی علم الرحم المزاد خود این زیران میں مدان الدیصیں میں ماہ میں کر بین الدیری الدین میں ہمیں نہ

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن زرارہ سے اور ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفرصا دق علیہ السلام سے پُلوں کے بارے ہیں سوال کیا کہ آیاان کے مالک (وہاں پر ہونے والے نقصان کے) ضامن ہوتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔(العہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں قتم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ از ابواب دعوائے قتل میں) گزر چکی ہیں۔ یا ہے ۲۲

انسانوں کا علاج کرنے والا (طبیب) اور جانوروں کا علاج کرنے والا (بیطار) ضامن ہیں جب تک مالک سے (انسان یا حیوان کی موت کی صورت میں) پیشگی برأت حاصل نہ کرلیں۔ اور بہی تھم ختنہ کرنے والے کا ہے اور جھوٹا گواہ ضامن ہوتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی ہے اوروہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فر مایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو محض انسانوں کا علاج کرے یا حیوانوں کا اسے جا ہے کہ مریض کے وایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو محض انسانوں کا علاج کرے یا حیوانوں کا اسے جا ہے کہ مریض کے ولی سے پہلے ہرائت حاصل کر لے (کہ بیاری موت کی صورت میں وہ ضامن ہوگا) ورنہ وہ ضامن ہوگا۔ کے ولی سے پہلے ہرائت حاصل کر لے (کہ بیاری موت کی صورت میں وہ ضامن ہوگا) ورنہ وہ ضامن ہوگا۔ (الفروع، العبدیب)

حضرت شیخ طوی علیه الرحمه باسنا دخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیه السلام اس ختنه کرنے والے کوجس نے بچه کا حثفہ کا ث ریا تھا ضامن کھبرایا تھا۔ (العہٰذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں قشم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ااز قصاص طرف میں) گزر چکی ہیں۔ اس **۲۵**

ان دو گھوڑ سواروں کا تھم جبکہ آپس میں ٹکرائیں اور ان میں سے ایک ہلاک ہوجائے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت بین کلینی علید الرحمه باسناد خودموی بن ابراہیم مزوزی سے اور وہ حضرت امام موی کاظم علید السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا، حضرت امیر علیہ السلام نے ان دو کھوڑوں کے بارے ہیں جوآ پس میں فکرائے تھے اور

ان میں ہے ایک مرحمیا تھا۔ یوں فیصلہ فر مایا تھا کہ زندہ کومردہ کی دیت کا ضامن قرار دیا تھا۔ (الفروع، التہذیب) پاہی **۲۲**

خنز رکے قاتل اور چنگ ورباب کے توڑنے والے کا تھم؟

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مررکوچھوڑ کر باتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)
حضرت مین طوی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روابیت کرتے ہیں
فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا آدمی پیش کیا مجیا جس نے (کسی نصرانی کے) خزری کو مارا
تھا۔ تو آپ نے اسے اس کی (قیمت کا) ضامن قرار دیا۔ اور ایک ایسا مخص پیش کیا مجیا جس نے چنگ ورباب کو

باب ٢٧

توڑا تھا تو آ ہے نے اسے بری قرار دیا۔ (العبدیب، الفروع)

منجیر کے مارنے کی وبیت کا تذکرہ۔

(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

ا۔ حضرت فیخ صدوق علیہ الرحمہ با سناوخود ابو الجاروو سے رواہت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام مجمہ با قر علیہ السلام کوفر ماتے ہوئے شاکہ فر مارہ ہے تھے کہ لوگ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فچرکوکئی چیز سے منع نہیں کرتے تھے۔ بنی مدن کے ایک فیمل کے سرکنڈوں میں وہ فچرکھس کیا اور اس نے اسے ایک ایسا تیر مارا جس ہے وہ مرکبیا۔ حضرت امام علی علیہ السلام نے اس فخص سے فر مایا: بخدا تو یہاں سے اس وقت تک کہیں مندیں جاسکتا جب تک اس کی ویت اوائد کرے۔ چنا نچواس نے اس کی دیت ۲۰ میں وورتم اوا کی۔ (الفقیہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب نے اس دیت (چارسودرہم) کواس فچر کی قیمت پرمحول کیا ہے اور اس فتم کی محمد یشیں اس سے پہلے (باب ۲۵ و ۲۱ میں) گزرچکی ہیں۔

باب ۲۸

اس شخص کا تھم جو کسی مدد کے طلب گار کی فریا درسی کیلئے جائے اور داستہ میں کوئی جنایت کرے؟

(اس ہاب میں کل دوحدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکوچیوز کر باتی ایک کا ترجہ حاضر ہے)۔ (احتر مترج عنی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن سلیمان اور یونس بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے

کہ ہم نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارسے ہیں سوال کیا جے ایک قوم نے مدد کے لئے

ایکارا تا کہ دہ اس کو غارت کر گروہ سے چھڑائے۔ جوان کے مال کولوشا اور ان کی مورتوں کوقید کرنا چاہتا تھا۔ اس وہ

معخص رات کے وفت ہتھیارا تھائے دوڑتا ہوا ان کی جانب رواں دواں تھا تا کہ اس کی فریاد رس کرے کہ اس اثنا میں وہ ایک ایسے مخص کے یاس سے گزرا جوایک کنویں کے کنارے کھڑا تھا اور اس سے یانی نکال رہا تھا تو اس نے بلا ارادہ اور بلاعلم اس کو دھکا دیا اور وہ کنویں میں کر کر مرکہا۔ اور وہ محض بدستور دوڑتا ہوا اس توم کے باس پہنچا جس نے اسے مدد کے لئے پکارا تھا۔ اور اس کے مال وعزت کو جا کر غارت کروں سے چیٹرایا اور جب واپس اینے محرلونا تو محمروالوں نے اس سے کہا کہ مختبے مجمد معلوم ہے کہ تونے کیا کیا؟ اس نے کہا کہ لوشنے والے واپس عظے مسئے اور فریاد کرنے والے نکے مسئے ۔ کھر والوں نے اسے بتایا کہ فلاں بن فلاں کنویں بیس مرکز مرحمیا ہے اس پر اس نے کہا: بخدا اسے میں نے کنویں میں گرایا ہے۔انہوں نے کہا: و وکس طرح؟ اس نے کہا کہ جب میں اسلحہ کے کررات کی تاریکی میں اس مدوطلب قوم کی امداد کے لئے دوڑتا ہوا جارہا تھا کہ اسے غارت حروں کی زیادتی سے بیا کال تو و یکھا کہ میخص کنویں کے کنارے یائی بھررہاتھا تو میں نے اسے راستہ سے ہٹائے ہوئے دھکا دیا اوروہ کنویں میں گر کرمر کیا۔ (ہم نے بید ہو چھا کہ) اس مرنے والے کی ویت کس پر ہے؟ فرمایا: اس کی دیت اس قوم يرب جس نے اس محض كو يكارا تھا اور وہ است اور اس كے مال و ناموس كوچيزانے كے لئے دوڑ تا ہوا جا رہا تفا۔ اور اگر بیخص اجرت کے کرابیا کرنے میا ہوتا تو پھر مرنے واسلے کی دیت اس پر اور اس کی عاقلہ پر ہوتی۔ اور بیاس کئے ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤڈ کے یاس ایک بوڑھی عورت ہوا کے خلاف مقدمہ لے کر حاضر ہوئی اور کہا: یا بی اللہ ! میں اپنے کو منصے کی حصت برسوئی ہوئی تھی کہ تیر ہوا چلی اور اس نے مجھے حصت سے بنچے گرا دیا۔ اورميرا بازونوث ميا ـ البدا موا كے خلاف فيعلد يجيد إلى جناب سليمان في مواكو بلايا اور اس سے فرمايا كه كھے اس عورت کے ساتھ بیکاروائی کرنے برکس چیز نے آ مادہ کیا؟ ہوانے عرض کیا: بال یا نبی اللہ! مجھے رب العزت نے بھیجا تھا کہ میں بنی فلاں کی کشتی کوغرق ہونے سے بیجاؤں جبکہ وہ غرق ہونے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ پس جلدی میں اس غرض کے لئے روانہ ہوئی پس جب اس عورت کے پاس سے گزری جوا بی حیوت برسوئی ہوئیت می تومیں بلا ارادہ اس سے مکرائی اور وہ حجت سے بنچے کر گئی اور اس کا باز وٹوٹ کیا۔ اس پر جناب سلیمان علیہ انسلام نے کہا: اے پروردگار! میں ہوا کے خلاف کیا فیصلہ کروں؟ ارشاد قدرت ہوا: اس کے بازو کی ویت اس ستی کے مالکوں پر قرار دوجن کی سنتی کوچھڑانے کے لئے ہوا جا رہی تھی۔ کیونکہ میرے نزویک عالمین میں ہے کوئی بھی ظلم تهيس كرسكتار

(الفروع، إلمحاس، العبذيب)

باب۲۹

داریے بچہ کے ضامن ہونے کا تھم؟

(اس باب میں کل تین مدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

- ۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ پاسنادخود محمہ بن مسلم ہے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہے روابت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی قوم کی کوئی دایہ سوئی ہوئی حالت ہیں کسی بچہ کوئل کر دے۔ تو اگر وہ عزت وافتخار کی خاطر دایہ گیری کرتی ہے۔ تو اس بچہ کی دیت اپنے مال ہے ادا کرے گی اور اگر فقر و فاقد کی وجہ ہے کرتی ہے تو پھراس کی عاقلہ دیت ادا کرے گی۔ (الفروع، الحہذیب، المحاس، الفقیہ)
- ا۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنا دخود حلی ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے بچہ کے لئے اجرت پرایک دابیہ رکھی اور بچہاس کے حوالے کیا۔ اور وہ بچہ کو لئے کر آئی اور گیان کیا کہ وہ اسے نہیں پہچانتی اور اس کے گھر بچہ کو سے کر آئی اور گیان کیا کہ وہ اسے نہیں پہچانتی اور اس کے گھر والوں نے بھی کہا کہ وہ اسے نہیں پہچانے (کہ بید وہی بچہ ہے) تو؟ فرمایا: انہیں الکار کرنے کا کوئی حق نہیں ہے دایہ ایسین ہوتی ہے۔ الفقیہ)
- س۔ نیز باسناوخودسلیمان بن فالدسے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بٹی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مخفس نے اپنے بچہ کے لئے اجربت پر دایہ کی اور بچہ اس کے حوالے کیا جواس کے پاس رہا۔ اور پھراس دایہ نے ایک اور دایہ اجربت پر لی اور بچہ اس کے حوالے کیا۔ اور وہ بچہ کو لے کرغائب ہوگئی اب معلوم نہیں ہے کہ اس نے بچہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ فرمایا: (پہلی دایہ پر) کامل دیت واجب ہے۔

(التهذيب، الفقيه)

باب ۳۰

اس شخص کا تھم جوکسی حاملہ عورت کو ڈرائے اور وہ حمل کوگرا دے ابور بچہ مرجائے؟ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ بانا دخود بعقوب بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت کے پاس لوگ آئے جائے تھے اور جب عمر کواس کی اطلاع ملی تو اس نے اس کے پاس آدمی ہمیجا جس نے اسے ڈرایا دھمکایا۔ اور تھم دیا کہ اسے ان کے پاس لایا جائے جس سے وہ عورت گھبراگئی۔ اور (چونکہ وہ حاملہ تھی اس لئے اسے) دردزہ شروع ہوگیا۔ لہذا اس نے ایک بچہ کوجنم دیا۔ اور بچہ نے آواز بلندگی

اور پھر مرجمیا۔ لہذا جب عمر کوعورت سے ڈرنے اور حمل کے ساقط ہونے اور بچہ کے مرجانے کی عمر کواطلاع ملی تو وہ بہت گھرایا۔ چنا نچہ اس کے بعض ہمنیشوں نے اس سے کہا کہ اے امیر! آپ پر پچھونیں ہے۔ عمر نے کہا حضرت علی علیہ السلام سے دریافت کرو۔ آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم نے اجتہاد کیا ہے تو غلط کیا ہے۔ اور اگر اپنی رائے دی ہے تو خطاکی ہے! پھر فرمایا: تم پر بچہ کی دیت لازم ہے۔ (الفروع، العہذیب)

۲۔ یکی روایت ارشاد شیخ مفیدٌ میں بھی ندکور ہے مگراس میں دیت عاقلہ پر واجب الا دا وقرار دی گئی ہے کیونکہ بیل خطا ہے۔ (الارشاد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ پہلی روایت میں بھی دیت کا وجوب عاقلہ پرمحمول کرنا چاہیے تا کہ دونوں حدیثوں کا مضمون متحد ہوجائے۔

باباس

اس صورت کا تھم کہ جب میاں ہوی ایک دوسرے پرتختی کریں جس کی وجہ سے وہ مرجا کیں یا ایک دوسرے پرکوئی جنابت کریں؟

(اس باب میں کل جارحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه) '

- ۔ حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا وخودسلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یوچھا کیا کہ ایک شوہر نے نے اس قدرا پی بیوی کے ساتھ بی کہ اسے گمان ہوا کہ وہ مر علیہ السلام سے یوچھا کیا کہ ایک شوہر نے نے اس قدرا پی بیوی کے ساتھ بی کہ اسے گمان ہوا کہ وہ مر عمر اسے تی ہوا کہ وہ مر عمر اسے تی ہوا کہ وہ مراسے تی ہوا ہے گا۔ (العبد بیب اللقید)
- ۲۔ نیزباسادخود زیدے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس مخص کے بارے ہیں جس بنا ا جس نے اپنی بیوی سے وطی فی الد برکی اور اس قدر اصرار کیا کہ وہ مرکئی۔ فرمایا: اس پراس کی پوری ویت واجب ہے۔ (التہذیب)
- نیز باسنادخود حضرت امیر علیه السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا جب مروا پی بیوی سے مباشرت کرے اوراس کی وجہ سے عورت میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ سے مرد سے قصاص نہیں لیا جاتا۔ البعثہ اس عیب کا تاوان (ویت) اس پرلازم ہے۔ اور آپ نے اس عورت کے بارے میں جس سے اس کے شوہر نے مباشرت کرکے اسے عفل کی بیاری پیدا کر دی تھی۔ یہ فیصلہ کیا تھا کہ شوہر پر اس کی آ دھی دیت بعنی دوسو پیاس دینار واجب الاواء قرار دیئے تھے۔ (العہد بیب، الفقیہ)

سم حضرت شیخ کلینی علیه الرحمه باسنا وخود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیه السلام سے روایت کرتے

جیں کہ آپ سے سوال کیا عمیا کہ مرد نے اپنی عورت پر یا عورت نے اپنے شوہر پر تخق کی جس سے وہ دومراقل ہوئیا۔ آپ نے فرمایا کہ دونوں پر پہنیں ہے جبکہ دونوں امین ہوں کیونکہ ان کاقل کرنے کا کوئی ارادہ نیاں تھا اور اگر متہم ہوں تو پھر خدا کے نام کی شم کھا کیں سے کہ ان کا ارادہ قل نہیں تھا۔ (الفروع ،الجذیب ،الاستبصار ،الفقیہ) مؤلف علام فریائے ہیں کہ حضرت ہونے نے اس روایت کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ یہاں تصاص نہیں ہے (محمر) دے ضرور لازم ہے۔ اور تبہت کی صورت ہیں تھا نے سے قصاص تو ختم ہوجائے گا۔ مگر دیت بہر حال لازم الا داء ہوگی۔ اور اس تسم کے مقامات پر قسامہ پر دلالت کرنے والی حدیثیں ہی گزرچکی ہیں۔

بالباس

كنوس، چويابياورمعدن (كان) كى جنايت كابيان؟

(اس ہاب ہیں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں ہے دو کر رات کو قلمز دکر کے باتی نئین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احظر مترجم عفی عنه) ا۔ حضرت بینج کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ ایک نوجوان کسی قوم سے تھر میں واخل ہوا اوران سے کنویں میں گر کر مرحمیا۔فر مایا: اگر و ولوگ متہم ہوں تو پھر وہ لوگ ضامن ہیں۔(الفروع)

- و۔ نیز باسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام چعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ دسلم کا ارشاد ہے: کنویں (کامقتول) ہدر ہے، چوباید کا مارا ہوا ہدر ہے اور جومعدن میں مرجائے وہ بھی ہدر (زائیگان) ہے۔ (الفروع، العہذیب)
- سو۔ حضرت شیخ طوبی علیہ الرحمہ باسناد خود ایک مخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روابت کرتے ہیں فرمایا: چو پاؤں کے مالک ان کے کسی کام کا تاوان اوانہیں کرتے۔ (العبذیب، الفقیہ ، الاستبصار)
 مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس تم کی چھوحدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۹و۲ میں) گزر پھی ہیں۔
 مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس تم کی چھوحدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۹و۲ میں) گزر پھی ہیں۔
 السوسو

ناصبی کی صانت اور اس کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنه)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابو عاصم بحستانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن جماشی کے ساتھ ایک محمل میں دوسری جانب سوار ہوا جو کہ زیدی عقیدہ کا حال تھا۔ (یہاں تک کہ کہا) کہ وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں داخل ہوا اور عرض کیا کہ میں نے سات ایسے آدمی قبل کئے ہیں جو حضرت امیر علیہ السلام کو گالیاں و بیتے تھے۔ (ناصبی و خارجی تھے)۔ جب میں نے عبداللہ بن حسن سے اس بارے میں امیر علیہ السلام کو گالیاں و بیتے تھے۔ (ناصبی و خارجی تھے)۔ جب میں نے عبداللہ بن حسن سے اس بارے میں

پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تو دنیا وآخرت میں ان کے خون میں ماخوذ ہے (یہاں تک کہ) کہا کہ امام علیہ السلام نے اسے سے فرمایا کدہرآ دمی کے عوض بمقام منی ایک دنبہ کی قربانی دے کیونکہ تو نے امام کی پینٹکی اجازت سے بغیر ایسا کیا ہے اور اگر امام سے اجازت لے کرایسا کرتا تو پھر دنیا و آخرت میں تھے پر پہھی ہمی نہ ہوتا۔

(الفروع،العبديب)

ال صورت حال كاحكم كه جب قاتل اسلام لائے ياغيرمؤمن مستبر (مؤمن) ہوجائے؟ (ال باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم علی عنه)

حصرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخو دمنصور بن حازم ہے روایت کرتے ہیں ان کا ہیان ہے کہ بیں نے حصرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اوائل عمری میں اینے قبیلہ کے جوانوں کے ہمراہ بعض مقامات کی طرف لکلتا تھا۔ اور میں نے ایک ہار وہاں ایک مخص کوعصا مار کرتمل کر دیا تو؟ امام نے فرمایا: اس وفت تو ال امر (امامت) کی معرفت رکھتا تھا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: پھرتو تیری اس امر سے جہالت تیرے اس تعل سے بھی زیادہ سخت تھی کے (مطلب میہ کہ جب وہ اب معاف ہوگئ ہے تو ریبھی معاف ہی سمجھ لے)_(الفروع) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ شاید بیہ حدیث اس بات پرمحمول ہے کہ جسے تمل کیا تھا وہ کا فرتھا۔ یا وہ مجبول الحال تھا ورندأيك مسلمان كاخون مجمى رائيكان نبيس جاسكتار

جو محص کہیں کوئی جانور پائے اور اسے اس ارادہ سے پکڑے کہ اسے اس کے مالکوں تک پہنچا ہے گا اور وہ کسی قسم کی کوتا ہی کے بغیر ہلاک ہوجائے تو بیضامن ہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت بينخ طوى عليدالرحمه باسنادخودسكونى سے اور وہ حضرت امام جعفرصا دق عليدالسلام سے روايت كرتے ہيں اور وہ اپنے والد ماجد سے روابت کرتے ہیں فر مایا: ایک شخص کے دواونٹ بھاگ سمئے اور ایک مخض کول سمئے اور اس نے ان دونوں کو ایک رسی میں باندھ دیا۔اور وہ رسی ایک اونٹ کے ملے میں پھنس گئی جس سے وہ ہلاک ہو گیا اور جب بیمعاملہ حضرت امام علی علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا تو آتے نے اس پکڑنے والے کو ضامن نہیں تھہر ایا اور فرمایا کہاس کا ارادہ تو اصلاح کرنے کا تھا (کہان اونٹوں کواس کے مالک تک پہنچائے گا)۔ (انتہذیب)

ل اس حدیث سے بظاہر سے متعاد ہوتا ہے کہ اسلام کی طرح ایمان مجی پہلے والے گنا ہوں کومٹا ویتا ہے۔ جناب علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ میں کلام أمحاب مين اس برمطلع تهين مواوالله العالم_(احقر منزج على عنه)

بالسابه

جو محض رات کے وفت کسی کو گھر سے باہر بلائے وہ اس کے واپس لوٹانے کا ضامن ہے اور جو محض قاتل کو حاکم سے چیٹرا کر لے جائے اس پر واپس لوٹانا واجب ہے اور اگر نہ لوٹا سکے تو پھر دیت کی ادائیگی لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

ا۔ حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخودعبداللہ بن میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص رات کے وقت اپنے (وین) بھائی کو گھر سے باہر بلائے تو وہ اس کا ضامن ہے بہال تک کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ (العہدیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کداس متم کی چھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب س

جب کوئی مخص کسی سواری یا بار برداری کے جانور کواینے دفاع کی خاطر ڈانٹے اور وہ ہلاک ہوجائے یا تسی کو ہلاک کردیے تو وہ آ دمی ضامن نہیں ہے۔

(اس یاب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

ا۔ حضرت بینخ طوی علیہ الرحمہ با سنادخود ابوبصیر ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے ہوچھا کہ ایک مخض کو ایک گھڑ سوار آدی نے ڈھا تک لیا (اس پرحملہ کر دیا) اور چاہا کہ اسے ٹانپوں سے روند ڈالے کہ اس مخض نے سواری کو ڈانٹا اور وہ سوار کو لے کربد کی اور سوار کو بنچ گراویا جس سے اسے چوٹ نگ منی یا بچھ اور ہوگیا (مثلاً ہلاک ہوگیا) تو؟ فرمایا: اس مخص پر بچھ نیس ہے کیونکہ اس نے اپنے بچاؤ کی خاطر ڈانٹا ہے لہٰ داس آدی کا نقصان ہدر ہے۔ (العہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کداس منم کی کچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳۳ میں) گزر چکی ہیں۔ ا مسو

اس اندھے کا تھم جو پہلے قائد (تھینچنے والے) کامختاج نہ تھا مگر استے کسی نے ڈرایا اور خوف دلایا کہ اب وہ قائد کامختاج ہوگیا؟

(اس باب میں مرف آیک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم علی عند)

۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابو ہارون مکفوف سے اور وہ ایک فخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صا دق علیہ

السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ابو ہارون مکفوف (نابینا) سے فرمایا: اے ابو ہارون! تم اس اندھے کے بارے میں کیا کہتے ہو جو پہلے بلاکسی قائد کے شہر میں گھوم کھر لیتا تھا۔ گراسے ایک فض نے (زوروار) لہد میں آ واز دی: اوفلاں! تیرے آگے کوال ہے! یہ سفتے ہی وہ وہاں رُک گیا اوراس آ واز دینے والے سے چٹ میں آ واز دی کے سارے شہر میں قائد کے بغیر گھوم کھرسکتا تھا گراب وہ ایبانہیں کرسکتا! فرمایا: اس آ واز دینے والے پرلازم ہے کہاس کے لئے قائد کا اہتمام کرے۔ بعدازاں امام نے اپنے فرش کے نیچے سے اٹھا کر اسے چند دینار دینے اور فرمایا کہان سے ایک قائد فرید لے۔ (العہذیب)

بابه

ایک اونٹ میں ان شریکوں کا تھم؟ جب ان میں سے کوئی ایک اس کا گھٹٹا باند ہے اور اس کا کوئی عضو ٹوٹ جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود محمہ بین قیس سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان چار مخصول کا فیصلہ جو ایک اونٹ بیں باہم شریک تھے۔ مگر ان بیس سے ایک نے اس کا محسنا باندہ دیا اور وہ اس کی وجہ سے گر میا جس کی وجہ سے اس کی ٹا تک ٹوٹ گئی تھی اور اس کے ساتھیوں نے اس محسنا باند ہے والے سے کہا تھا کہ تو تاوان اوا کر۔ بوں کیا تھا کہ اس شخص کے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم اس کا حصہ ادا کرو۔ کیونکہ اس نے تو (اپنی طرف سے) اپنا حصہ بھا کیا تھا۔ مگر اتفاق ایسا ہوا کہ ان کے ساتھ اس کا حصہ ادا کرو۔ کیونکہ اس نے تو (اپنی طرف سے) اپنا حصہ بھا کیا تھا۔ مگر اتفاق ایسا ہوا کہ ان کے ساتھ اس کا حصہ بھی تلف ہوگیا۔ (العہذیب، المقعد ، المقعد)

بالسامهم

چو پائے کا مالک اس نقصان کا ضامن نہیں ہے جو وہ دن کے دفت کرے ہاں البتہ وہ اس نقصان کا ضامن ہے جو وہ رات کے دفت کرے۔

(اس باب میں کل چے حدیثیں ہیں جن میں سے تین کررات کو تفر دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنہ)
حضر یت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود حسن سکونی سے اور وہ حضر یت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد
ماجد سے اور وہ حضر یت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ چوپاؤں کے دن کے دوئت کئے ہوئے
نفصان کا ان کے مالکوں کو ضامن نہیں تھہراتے تنے اور فرماتے تنے کہ صاحب زراعت کا فرض ہے کہ اپنی زراعت
کی حفاظت کرے البتہ رات کے وقت چوپائے جو نقصان کرتے ہیے آپ ان کے مالکوں کو اس کا ضامن قرار

ويين تقيه (العهديب)

اور قال کے بارے میں باساد خود معاویہ بن تمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کر تے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے شمن میں فر بایا کہ جب حضرت واؤد علیہ السلام کے پاس وہ محض بحریوں اور قال کے بارے میں جھڑتے ہوئے آئے تو ضداو تدعالم نے جناب واؤد علیہ السلام کو وہی فرمائی کہ اپنے تمام بیٹوں کو اکھٹا کروپی ان بیں سے جواس تضیہ کا شیح فیصلہ کرے گا وہی آپ کا وصی ہوگا۔ پس آپ نے اپی سب اولا دکو اکھٹا کیا۔ اور جب ووٹوں جھڑنے نے والے آ دمیوں نے اپنا قصہ بیان کیا (کہ ایک فیصلی کی بحریاں دو مرے کے باغ میں داخل ہوئیں اور باغ ٹو ٹر آپ کیا) ان کا قصہ می کر جناب سلیمان علیہ السلام نے مدی سے بوچھا کہ تو بنا کہ اس خوشی کی بحریاں کس وقت تیرے باغ میں واٹھل ہوئیں؟ اس نے بتایا کہ رائت کے وقت! اس پر آپ نے فرمایا: اے بحر بوں والے ایس فیصلہ تیرے باغ میں واٹھل ہوئیں؟ اس نے بتایا کہ رائت کے وقت! اس پر آپ نے فرمایا: اے بحر بوں والے ایس فیصلہ تیرے باغ میں واٹھلہ تیں کی ہوگی۔ جناب داؤ دعلیہ السلام نے کہا کہ اس طرح کیوں فیصلہ تیں کی تیست کے برابر ہے؟ جب ساکہ بن اسرائیل کے علاء نے فیصلہ کیا ہے؟ اور باغ کی قیمت بھی بحریوں کی قیمت کے برابر ہے؟ جناب سلیمان علیہ السلام کی طرف وتی فرمائی کہ اس تفسیہ کا فیصلہ وہی سے جوسلیمان نے کیا ہے۔ (الکائی)

س۔ نیز باسنادخود ہارون بن ممزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ گائے ، بکری اور اونٹ جو کسی کا نقصان کرتے ہیں۔ آیا ان کا مالک ضامن ہے؟ فرمایا: جو نقصان دن کے وقت کریں مالک اس کا ضامن نہیں ہے کیونکہ چراگاہ والے خود اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اگر رات کے وقت کریں قابکہ مامن ہے۔ (ایسنا)

باب

جو میں اور کے گھر میں آگ روش کرے وہ اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ضامن ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مخص کے بارے میں جس نے والد ماجد سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مخص کے بارے میں جس نے کسی غیر کے تھر میں آگ روشن کی تھی جس سے ان کا تھر اور اس کا مال ومتاع جل تھا یوں فیصلہ

کیا تھا کہ وہ پہلے کھراوراس کے مال ومتاع کی قبت ادا کرے گا اور پھراسے قبل کیا جائے گا۔

(التهذيب،الفقيه)

بالبهم

جب کوئی جارح جارحیت کرے اور وہ زخم جال تلفی تک پہنچ جائے تو اس سے ضانت ثابت ہو جاتی ہے۔ اور اگر دو آ دمی زخمی کریں تو پھر دونوں پر دیت نصفا نصف واجب ہوگی اگر چہزخموں میں تفاوت ہو۔ (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

- حضرت شیخ طوی علید الرحمه باسنادخود فرریج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علید السلام سے پوچھا کہ ایک مخص نے ایک آ دمی کوموضحہ چوٹ لگا کر زخمی کیا ہے۔ اور دوسرے نے اس مجار حکد دامید (خون آ ور) چوٹ لگائی ہے جس سے وہ آ دمی مرکیا تو؟ فرمایا: ان دونوں پراس کی دیت نصفا نصف واجب ہے۔ (العہذیب، الفظید)
- نیز با سنادخوداسحاق بین عمار سے اور وہ معفرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: معفرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہرتئم کے زخمول میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کیا جائے جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائیں (یاکسی انجام کونہ کانچ جائیں)۔ (العہذیب)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس متم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (بابسا از ابواب قصاص طرف میں) گزر پکی ہیں ادر پچھاس کے بعد (باب از ابواب دیات الاعضامیں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

بأبسهم

جب دوآ دمی کسی سواری پرسوار ہوں تو وہ سواری کی جنابت کے تاوان میں برابر کے شریک ہیں اور جو تیرانداز پہلے کہدد ہے کہ بچووہ ضامن ہیں ہے۔ (اس باب میں مرف ایک مدین ہے جس کا ترجمہ حاصر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنہ)

حضرت بیخ طوی علیه الرحمه باسنادخودسلمه بن تمام سے روابیت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی علیه السلام نے ان دوسواروں کا جوابیک سواری پر سوار تھے اورسواری نے ایک مخص کو ہلاک کر دیا یا زخی کر دیا۔ اس طرح فیصلہ کیا تھا کہ دونوں پر برابر برابر دیت واجب قرار دی۔ (العبد یب،الفقیہ) مؤلف علام قرماتے ہیں کہ (عنوان میں نہکور) دوسرے تھم پر دلالت کرنے والی حدیثیں قبل ازیں (باب ااز

ل موضحہ اس زفم کو کہا جاتا ہے جومر کی ہٹری کو ملا ہر کر دے۔ (قوانین الشریعہ)

ابواب قصاص الطرف ميں) گزر چکی ہيں۔

بالسهم

اس مخض کا تھم جواپنی ہیوی ہے مقاربت کرے اور اس کا افضا کردے۔

(التهذيب،الاستبصار،الفقيد)

﴿ اعضاء وجوارح کی دیات کے ابواب ﴿ اسسلسلہ میں کل افتالیس (۴۸) باب ہیں)

بابا

انسانی جسم میں جوصرف ایک عضو ہے (جیسے سر، زبان اور ناک یا ذکر) اس میں پوری دیت ہے اور جو دوعضو ہیں (جیسے دوآ تکھیں، دو ہاتھ وغیرہ) ان دونوں میں پوری دیت ہے اور صرف ایک میں آ دھی دیت ہے سوائے دوخصیوں اور ہونٹوں کے اور دیگر دیات کے چندا قسام کا تذکرہ۔

(ال باب میں کل پندرہ صدیثیں ہیں جن میں سے سات مررات کوقلم وکر کے باتی آٹھ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم علی عنہ)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با سناو خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں فرمایا: وہ اعضا جو انسانی جسم میں دو ہیں جیسے دو ہاتھ اور دو آئلمیں ان میں پوری دیت ہے۔ راوی
نے عرض کیا کہ ایک محض کی ایک آٹھ ضائع کی گئی ہے تو؟ فرمایا: اس میں آدھی دیت ہے۔ پھرعوض کیا کہ ایک مصید ضائع کی گئی ہے تو؟ فرمایا: اس میں آدھی دیت ہے۔ پھرعوض کیا ایک خصید ضائع کیا
محض کا ایک ہاتھ کا ٹا گیا ہے تو؟ فرمایا: اس میں آدھی دیت ہے۔ پھرعوض کیا کہ ایک خصید ضائع کیا
علیہ ہوت کے دوثلث ہیں۔ راوی نے عرض کیا: کیوں؟ جبکہ آپ
نے فرمایا: اگر بایاں ہے تو اس میں پوری دیت کے دوثلث ہیں۔ راوی نے عرض کیا: کیوں؟ جبکہ آپ
نے فرمایا ہے کہ جوعضو دو ہیں ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے (تو یہاں دوثلث کیوں؟) فرمایا: یہ
نے فرمایا ہے کہ جوعضو دو ہیں ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے (تو یہاں دوثلث کیوں؟) فرمایا: یہ
نے فرمایا ہے کہ جوعضو دو ہیں ان میں خصید سے بیدا ہوتا ہے۔ (الفروع ، الحبذ یب)

نیز باسنادخود بونس سے روایت کرتے ہیں کرانہوں نے اپنا رسالہ دیات حضرت امام علی رضاعلیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا جس میں بہتل کا جو ہ جنایت جس سے کمل ساعت چلی جائے اس میں (کامل دیت) ایک ہزار دینار ہے اور جب کمل آ وازختم ہوجائے تو اس میں ہزار دینار، جب دونوں ہاتھشل (بکار) ہوجا کیں تو ہزار دینار، جب دونوں ہونٹ بالکل کان دیئے جا کیں تو ہزار دینار، جب دونوں ہونٹ بالکل کان دیئے جا کیں تو ہزار دینار، جب کمرتو رُدی جائے جس سے آ دی کہ ا ہوجائے تو ہزار دینار، جب آلہ تناسل بالکل قطع کر دیا جائے تو ہزار دینار، جب مرتو رُدی جائے جس سے آ دی کہ ا ہوجائے تو ہزار دینار، جب آلہ تناسل بالکل قطع کر دیا جائے تو ہزار دینار، جب کمرتو رُدی جائے جس سے آ دی کہ ایک تو ہزار دینار، جب کی آ دی کی ایک تینی کو اس طرح تقصان پہنچایا وینار، جب دونوں خصیے کان دیئے جا کیس تو ہزار دینار، جب کسی آ دی کی ایک تینی کو اس طرح تقصان پہنچایا جائے کہ دو اوھراُدھ رسرنہ پھیم سے تو پانچ سودینار، اور جو جنایت اس سے کم تر ہوتو اسی حساب سے اس کی دیت

واجب الإداء موكى _ (اييناً)

۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ وحضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی باسنا دخود کتاب ظریف کے حوالہ سے نہ کورہ بالا روایت نقل کی ہے مگراس میں بی تتر بھی نہ کور ہے کہ نفس انسانی کی دیت ایک بزار دینام ہے، ناک کی دیت بھی ایک بزار دینام ہے، ناک کی دیت بھی ایک بزار دینار ہے، جب آ واز بالکل شم ہو جائے تو اس کی دیت بھی ایک بزار دینار ہے، جب آ واز بالکل شم ہو جائے ترب ہمی دیت بھی ایک بزار دینار ہے اور جب زبان جڑ سے کا نے دی جائے تو اس کی دیت بھی ایک بزار دینار سے۔ (العبذیب، الفقیہ)

سم حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ با سادخود علا ہن فضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے روآیت کرتے ہیں فر بایا: جب ناک کوکاٹ دیا جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور جب کمی مخف کی پوری بھیں تو ڑ دی جائے تو اس میں بھی کامل دیت ہے، نیز دونوں کا نوں کے کا شخ کی صورت میں بھی پوری دیت ہے۔ اور دونوں پاؤں اور دونوں آ بھوں کا بھی میں تھم ہے (کہ ان میں پوری دیت بغن ایک ہزار دینار ہے)۔ (الفروع ، العہذیب)

حضرت مخف طوی علیہ الرحمہ با سادخود علا بن فضیل ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ناک کی دیت کے بارے میں فرمایا جبکہ زم ہڑی سے کافی جائے تو پوری دیت ہے، اسی طرح آگر ہیں کہ تاک کی دیت ہے، زبان کے کا شخ میں بھی پوری دیت ہے۔ دونوں کا نوں، دونوں پاؤں اور دونوں آ تھموں کا بھی بھی تھم ہے (کہ ان میں کامل دیت ہے)۔ اور جو یک چشم گل ہواس کی ایک آ کھ کی پوری دیت ہے۔ اور اگر ہاتھ یا پاؤں کی ایک آگی جائے تو اس میں دیت کا دسواں حصہ ہے (وہ سک لما) اور آگر اسکے دانتوں مین سے کوئی ایک ڈاڑھ تو ٹری جائے تو اس میں دیت کا دسواں حصہ ہے (وہ سک لما) بیسواں حصہ واجب الا داء ہے ان دونوں کا تھم ایک دانت یا ڈاڑھوں مین سے کوئی ایک ڈاڑھ تو ٹری جائے تو اس میں دیت کا دسواں حصہ ہے اور اگر باتھ یا بان دونوں کا تھم ایک ہوں کا تھی ایک دانت یا ڈاڑھوں مین سے کوئی ایک ڈاڑھ تو ٹری جائے تو اس میں دیت کا دسواں حصہ داجب الا داء ہے ان دونوں کا تھم ایک ہے۔ (المنہذیب، الاستھار)

۲ نیز با سنادخود بشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہا ووعضو جوانسانی جسم میں دو ہیں ان کی ویت کامل ہے اور ایک کی نصف اور جوانسانی جسم میں صرف ایک عصو ہے اس کی دیت کامل ہے۔ (انجہذیب، الفقیہ)

نیز با ان وخود محمد بن عبد الرحمٰن سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے بین کہ آپ نے کانے (ضراب)، دانت (اکھیڑنے) کی صورت میں اس کی دیت کا ایک محمد ، اورشل شدہ ہاتھ کی دیت اس کی دیت کا ایک محمد ، وہ آ کھے جو بے نور ہو محمر علی حالہ قائم ہو جب اسے مثا دیا جائے تو اس کی دیت اس کی دیت کا ایک محمد ہے ، کان کی لوکا شنے کی دیت کا ایک محمد ہے ، لنگڑے پاؤل کا شنے کی دیت کا ایک محمد میں ناک کی ویت کا ایک محمد کی دیت ہی ناک کی ویت کا ایک محمد کی دیت ہی ناک کی ویت کا ایک محمد کی دیت کا ایک محمد کی دیت کا ایک محمد کی دیت ہی ناک کی ویت کا ایک محمد کی دیت کی دیت ہی ناک کی ویت کا ایک محمد کی دیت ہی ناک کی ویت کا ایک محمد کی دیت ہی دیت کا ایک محمد کی دیت ہی دیت کی دیت ہی دیت کا ایک محمد کی دیت ہی دیت کی دیت کی دیت ہی دیت کی دیت کی دیت ہی دیت کی دیت کی دیت کی دیت ہی دیت کی دی

ہے۔(العبدیب)

- تفسیر عیاشی میں باسناد خود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک کان کے کاشنے کی دیت بچاس اونٹ ہے (جبکہ کامل دیت ایک سواونٹ ہے)۔ (تغییر عیاش)
 مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) اس فتم کی پچھ حدیثیں بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالی۔
 مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) اس فتم کی پچھ حدیثیں بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالی۔

آئنگھول کی پلکوں ،ابرؤوں اور کنیٹی کی دیاہے کا تذکرہ۔

(اس باب میں کل پانٹی حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکر دات کو قلم دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

ا- حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا وخود محمد بن عیسی اور پولس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے کتاب الفرائض (جو حضرت الم معلی رضا علیہ السلام پر پیش کرکے (اس کی توثیق جاہی)

حضرت امیر علیہ السلام) کی طرف منسوب ہے حضرت امام علی رضا علیہ السلام پر پیش کرکے (اس کی توثیق جاہی)

فرمایا صحیح ہے۔ (الفروع)

- ا۔ نیز باسناد خود ابوعمر وطہبب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں نے حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منسوب کتاب الفرائفل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت ہیں (بغرض تو یُق) پیش کی تو آپ نے فرمایا: جھفرت امیر علیہ السلام جوفتو ۔ دیتے تھے لوگ انہیں لکھ لیتے تھے اور خود حضرت امیر علیہ السلام بھی انہیں لکھ کر بھیجا کرتے تھے اور مجملہ ان باتوں کے جواس کتاب ہیں کامی تھیں ایک بیجی تھی کہ اگر آ کھی او پروالی پلک متاثر ہونے کی وجہ سے وہ عیب دار ہوجائے تو اس کی دیت کامی تھیں ایک بیجی تھی کہ اگر آ کھی او پروالی پلک متاثر ہونے کی وجہ سے وہ عیب دار ہوجائے تو اس کی دیت آکھی ویت کی ایک تہائی ہے لینی ایک سوچھیا سے دینار کے دوشک ، اور اگر آ کھی کی بیک متاثر ہوجس کی وجہ سے وہ عید ار ہوجائے تو اس کی دیت آکھی دیت کا نصف ہے لینی دوسو بھیاس دینار۔ اور اگر ابرو اس طرح متاثر ہوکہ اس کے سب بال جاتے رہیں تو اس کی دیت آکھی دیت کا نصف ہے ۔ یعنی دوسو بھیاس دینار۔ اور اگر ابرو اس طرح متاثر ہوکہ اس کے سب بال جاتے رہیں تو اس کی دیت آکھی دیت کا نصف ہے ۔ یعنی دوسو بھیاس دینار، پس اس کا جس قدر حصہ متاثر ہوتو اسی حساب سے اس کی دیت آگھی دیت کا نصف ہے۔ یعنی دوسو بھیاس دینار، پس اس کا جس قدر حصہ متاثر ہوتو اسی حساب سے اس کی دیت آگھی دیت کا نصف ہے۔ یعنی دوسو بھیاس دینار، پس اس کا جس قدر حصہ متاثر ہوتو اسی حساب سے اس کی دیت آگھی دیت ہوگے۔ (ایفیا)
- حضرت میخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود محمہ بن عیسیٰ اور یونس سے روایت کرتے ہیں اور وہ نہ کورہ بالا روایت میں (جو
 نمبرا میں نہ کور ہے) بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی مخص کی کنچی اس طرح متاثر ہوتی تھی کہ پورے بدن کو پھیرے بغیر
 اوھراُدھر نہیں مرسکتا تھا تو حضرت علی الظفظ اسکی ویت آ دمی کی ویت کا نصف کا فیصلہ کرتے تھے بعنی پانچ سووینار۔
 اور اگر اس سے کم مقدار متاثر ہوتی تھی تو پھر اسی حساب سے دیت کا فیصلہ کرتے تھے الخے۔ (العبدیب، الفقیہ)
 مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تھی کی محمد یشیں اس سے پہلے (گزشتہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

بالساس

آ نکھی دیت، بینائی میں نقص یا اس سے بالکل زائل ہوجانے کی دیت اوراس کا امتحان کس طرح لیا جائے گا؟ اوراس سلسلہ میں قسامہ کا بیان؟

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مررکوچھوڑ کر ہاتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ) حضرت مینخ کلینی علیه الرحمه باسنادخود ظریف بن صالح ہے اور وہ حضرت امیر علیه السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا جب سی آ دی تی ایک آ کھے کی بینائی سی وجہ ہے متاثر ہو۔ تو اس کا اختیار اس طرح کیا جائے گا کہ اس کی متاثرہ آئکھ کے اوپر ایک انڈا باندھا جائے گا اور پھر دیکھا جائے گا کہ اس کی سجے آئکھ کہاں تک دیکھتی ہے؟ بعد از اں اُس کی سیح آئکھ پریٹی باندھی جائے گی اور دیکھا جائے گا کہ اس کی متاثر و آئکھ کہاں تک دیکھتی ہے؟ پھراس حساب سے اس کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کے باوجود جوشم کا قسامہ بھی قائم کیا جائے گا۔ لینی جس قدر بعبارت مناثر ہوگی اس قدر قسامہ ہوگا ہیں اگر بصارت کا چھٹا حصہ کم ہوتو صرف وہ متاثرہ مخص تشم کھائے گا اور اگر بصارت کا ایک ثلث مناثر ہوا تو پھرتو اس کے علاوہ ایک اور مخص شم کھائے گا۔اور اگر آ دھی بصارت مناثر ہوئی تو مچراں کے ہمراہ دواور آ دمی قتم کھائیں ہے۔اور اگر دوٹلٹ متاثر ہوں تو اس کے علاوہ تین اور آ دمی قتم کھائیں سے اور اگر یا نج میں سے جار جعے متاثر ہوں تو اس سے ہمراہ جارا وی شم کھائیں سے اور اگر پوری بعدارت متاثر ہو تو پھراس کے ساتھ ساتھ یانچ آ وی شم کھائیں سے (اور پھر پوری دیت واجب الاداء ہو جائے گ) اس طرح تمام زخموں میں قسامہ قائم کیا جاتا ہے اور جس کی بصارت متاثر ہوئی ہے اگر اس کے باس کوئی قشم کھانے والا نہو تو پھران کی تعداد کےمطابق اس پرفتمیں دیخی تگنی ہوتی جائیتگی پس اگراس کی بصارت کا چھٹا حصہ متاثر ہوا ہے کہ مرف ایک تتم کھائے گا اوراگر بصارت کا ایک ثلث متاثر ہوتو پھر دو بارتشم کھائے گا۔ اوراگراس سے زائد مقدار متاثر ہوتو اس نسبت ہے قسموں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔الخ۔(الفروع،الفقیہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی چھے حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پھھاس کے بعدآ لمينلي انشاءالله تعالى.

بإب

ناک کی و بہت، اس میں گھننے والی چیز اور اس کے پھوڑ نے کا بیان۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

ٔ حضرت شیخ کلینی علیه الرحمه با سنا دخود ظریف بن صالح سے اور وہ حضرت امام علی علیه السلام کی کتاب سے ناک کی

دیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی فض کسی کی ناک کے کنارہ کوقطع کر دیے تو اس کی دیت یا بیخ سودینار ہے۔ اور اگر ناک میں تیریا نیزہ کے ذریعہ سے کوئی چیز اس طرح مسائی جائے جو بند نہ ہو سکے تو اس کی دیت تین سوتیس (۱۳۳۰) دینار ہے اور چونیس دینار کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر وہ ناک میں محصنے والی چیز نکل جائے اور زخم مندل ہو جائے تو پھر ناک کا کنارہ کا شے کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی ایک سودینار ہے اور ناک کا جس قد دحصہ متاثر ہوگا اس حساب سے دیت واجب ہوگی۔ اور اگر کوئی چیز ناک کے ایک نتھنے میں تھس جائے اور ناک کی درمیانی دیوار تک کا خواں حصہ یعنی اور ناک کی درمیانی دیوار تک کا خواں حصہ یعنی اور ناک کی درمیانی دیوار تک کا خواں حصہ یعنی ہوگا۔ اور ناک کی درمیانی دیوار تک کا خواں حصہ یعنی ہوگا سے دوسرے نتھنے تک دیوار کو چیز کر کافئے جائے تو اس کی دیت باتھنے تک دیوار کو چیز کر کافئے جائے تو اس کی دیت چھیاسٹھ (۲۲) دینار اور ایک ویٹار کے دو گھٹ ہے۔ (الفروع ، الفقیہ)

نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ناک کے چھوڑنے کی دیت کا ایک مکث قرار دی۔ (الفروع، العبدیب) السلام نے ناک کے چھوڑنے کی دیت کا ایک مکث قرار دی۔ (الفروع، العبدیب) مؤلف علام فرماتے ہیں: اس مسم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر پھی ہیں۔

باب۵

دونوں ہونٹوں کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت بیخ کلینی علید الرحمہ باسنا وخود کہ باخریف منسوب با امیر علیہ السلام کے قل کرتے ہیں فرمایا: جب کی مختص کا اوپر والا ہونٹ کاٹ ویا جائے تو اس کی دیت پانچ سودینار ہے۔ اوراگر پورا نہ کاٹا جائے بلکہ پھوچھوڑ کر کے حکم کاٹا جائے تو اس حساب (نصف یا ٹلٹ وغیرہ) ہے دیت واجب ہوگی۔ اوراگر اے اس طرح پھوڑ ا جائے کہ دانت فلاہر ہوجا کیں اور پھر دوا دارد کرنے ہے تھیک ہوجائے اور کئی ہوئی جگہ چڑ جائے تو اس کی دیت ایک و دیت کا پانچواں حصہ ہے اوراگر ہونٹ کے کلئے کی وجہ برا اُر اعیب و بینار ہا اور ہو اس کی دیت ایک موتینتیس دینار اور چوٹیویں دینار کا ایک ٹلٹ ہے۔ اور نچلے ہونٹ کی دیت جبکہ باکل کاٹ ویا جائے پوری دیت کے دو ٹلٹ ہیں یعنی چھو چھیاسٹھ دینار اور سیناسٹھویں دینار کے دو ٹلٹ اوراگر اس سے کمٹر کاٹا جائے تو اس کی دیت کے دو تا سے دیت واجب ہوگی۔ اوراگر اسے اس طرح پھوڑا جائے کہ اس سے دانت ظاہر ہوجا کیں اور بعد ازاں وہ مندل ہوجا ہے تو اس کی دیت تین سوتینتیس دینار اور چوٹیہ ویں دینار کا ایک دیت تین سوتینتیس دینار اور چوٹیہ ویں دینار کا ایک دیت تین سوتینتیس دینار اور چوٹیہ ویں دینار کا ایک شرک اوراگر ہوجا کی ویت تین سوتینتیس دینار اور پوٹیہ ویں دینار کا ایک دیت تین سوتینتیس دینار اور پوٹیہ ویں دینار کا ایک دیت تین سوتینتیس دینار اور پوٹیہ ویں دینار کا ایک دیت تین سوتینتیس دینار اور پوٹیہ ویں دینار کا ایک دیت تین سوتینتیس دینار اور کر دیت تین سوتینتیس دینار کی دیت تین سوتینتیس دینار کی دیت تین سوتینتیس دینار کا ایک دیت تین سوتینتیس دینار کیا کہ دیت تین سوتینتیس دینار کا کہ دیت تین سوتینتیس دینار کیا کہ دیت تین سوتینتیں سوتیں سوتینتیں سوتینتیں سوتینتیں سوتینتیں سوتینتیں سوتینتیں سوتینت

ویناراور چوتیبوی دینارکا ایک کلف ہے۔ اور بیاس کی دیت کا نصف ہے۔ ظریف بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جمیں بیہ بات پیچی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے نچلے ہونٹ کو اوپر والے ہونٹ پرترجے دی ہے کیونکہ وہی وانتوں کے ساتھ پائی اور طعام کوروکتا ہے۔ (الفروع ،الفقیہ ،العبذیب)

۱- نیز باسنا دخود ابان بن تغلب ہے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نچلے ہونٹ کی دیت چے ہزار درہم ہے اور اوپر والے کی چار ہزار کیونکہ نچلا ہونٹ تی پانی کوروکتا ہے۔ (ایصاً) مؤلف میں دیت علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر پچی ہیں اور اوپر والی صدیث میں جواوپر والے ہونٹ کی ویت یا نچ سورینار مذکور ہے وہ تقیہ پرمحمول ہے۔

بايب

رخساراور چېره کې د بيت کا بيان ـ

(اس باب بل صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم علی عنه)

جائیں تو اس کی دیت ایک سو پہاس دینار ہے اور اگروہ زخم سرکے اندر تھس جائے جسے مامومہ کہا جاتا ہے تو اس کی دیت تین سوتمیں دیناراور چونتیسویں دینار کا ایک ٹکٹ ہے۔ (الفروع، النہذیب، الفقیہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجھ حدیثیں اس سے پہلے (باب مود میں) مزر پیکی ہیں۔

کان کی دیاہے کا بیان۔

(اس باب میں کل تین مدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیه الرحمه باسنادخود بحواله کتاب ظریف حضرت امیرعلیه السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب كى كا ايك كان بورا كاث ديا جائة أس كى ديت بانج سودينار بادراكراس كالم يحد حصد كانا جائة واس حصہ کو بورے کان سے جونسبت ہوگی (نصف یا مکث وغیرہ) اس حساب سے دیت واجب ہوگی۔

(الفروع،التهذيب،الفقيه)

- نیز باسنا دخود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کسی محض کے کان کی لوکاٹی جائے تو اس کی دیت پورے کان کی دیت کا ایک ثلث ہے۔ (الفروع ، التہذیب)
- ۳- نیز باسنا دخود ساعد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام) سے ہاتھ کے بارے میں یوچھا(کہ اگر کا ٹا جائے تو اس کی دیت کیا ہے؟) فرمایا: پوری دیت کا نصف ہے۔ پھر دونوں كالول كے بارے ميں يوجها؟ قرمايا: آوسى ديت ہے۔ (ايضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی مجموحدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) مزر پھی ہیں اور پھے اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیکی انشاء اللہ تعالیٰ۔

دانتول کی ویات کا بیان۔

(اس باب میں کل چەحدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکوم مور کریاتی یا بچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عنی عند) حصرت شیخ کلینی علیه الرحمه با سناوخود بحواله کتاب ظریف حصرت امیرعلیه السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر دانت (کے توڑنے کی دیت) پیاس دینار ہے اور اس سلسلہ میں سب دانت برابر ہیں۔ جبکہ قبل ازیں ام کلے دو دانتول میں پچاس دیناراورا کے جار دانتوں میں جالیس دینار، لیے دانت میں تمیں دینار، داڑھ میں کھیں دینار، جب (چوٹ کی وجہ ہے) کوئی دانت سیاہ ہو جائے مرکر ہے ہیں تو اس کی دیت پھیس دینار ہے اور اگر اس کا پچھے

حصد گرجائے تو پورے وانت کی دیت بچاس دینار ہے ای نسبت ہے اس کی دیت ہوگی اور اگر بعد اوال گر جائے ہوئے جبکہ سیاہ بھی ہوتو اس کی دیت پچیس دینارہ اور اگر بھٹ جائے جبکہ سیاہ بھی ہوتو اس کی دیت ساڑھے بارہ دینارہ اور اگر اس کی دیت ساڑھے بارہ دینارہ اور اگر اس کا بچو حصد کرجائے تو پھروہ اسے پورے دانت سے جونسبت ہوگی اس حساب سے وایت واجب ہوگی (جبکہ پوری) دیت پچیس دینارہے)۔ (الفروع، العبدیب، الفقیہ)

- ایر باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے ہیں جو (کسی چوٹ کی وجہ ہے) اسکلے دو دانت سیاہ ہوجا کیں تو ان کی دیت پوری دیت کا ایک ثلث ہے۔ (ایعنا)
 نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب دانت پر پہلے چوٹ گلے تو ایک سال تک انظار کیا جائے گا یس اگر اس اثنا میں دانت کر کیا تو چوٹ لگانے والا پانچ سودرہم دیت اداکرے گا در وانت سیاہ تو ہو مگر گرانہیں تو پھر دیت کے دو تک واکرے گا۔ (ایعنا)
- نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے بچہ کے (پہلے والے) دانت ٹوٹے سے پہلے توڑنے کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہر دانت سے عوض ایک اونٹ دیا جائے۔(الفروع،النہذیب)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہاس کے بعد (آئندہ باب میں) اس تم کی پھے حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔ ماث 9

بنسلی اور کا ندھے کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک جدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناوخود کماب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر بایا جب کسی خفس کی ہنری توڑی جائے اور پھر اس طرح جوڑ دی جائے کہ کوئی نقص وعیب ندرہ جائے تو اس کی دیت چیس دینار ہے اور اگر زخم ہڑی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچیس دینار ہے اور اگر زخم ہڑی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچیس دینار ہے اور اگر اس کی ڈیاں اوھراُدھر ہو جا کی تو تو رہ کی دیت پوری ہنسلی توڑنے کی دیت بوری دیت کا نصف یعن ہیں دینار ہے۔ اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت اسے توڑنے کی دیت ہو جائے تو اس کی دیت کی دیا کی دیت
پانچواں حصہ ہے یعنی ایک سود ینار اور اگر کا عدھے میں شکاف پڑجائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی پوری دیت کے پانچ حصول میں سے چار حصے یعنی اتنی دینار ہے اور اگر زخم ہڈی تک پانچ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ یعنی چھیں دینار ہے۔ اور اگر اس زخم کی دجہ سے کا ندھے کی ہڈیاں اپلی جگہ سے إدھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ایک سودینار تو اس کے توڑنے کی دجہ سے اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ایک سودینار تو اس کے توڑنے کی دجہ سے ۔ اور پھیس دینار زخم کے ہڈیوں تک پہنچ جانے کی دجہ سے۔ اور پھیاس دینار ہڈیوں کے إدھر اُدھر ہونے کی دجہ سے اور پھیس دینار زخم کے ہڈیوں تک پھیس دینار ہو جائے تو اس کی دیت اس تو ڈنے کی دیت کی ایک چوتھائی لیعنی پھیس دینار ہو جائے تو اس کی دیت اس تو ڈنے کی دیت کی ایک چوتھائی لیعنی پھیس دینار کی دیت کا ایک مصرا لگ ہو جائے تو اس کی دیت تھیں دینار اور چوتیس دینار کا ایک تلک ہو جائے تو اس کی دیت تھیں دینار سے۔ (الفروغ ، الفقیہ ، المتہذیب)

باب•ا بازواور کہنی کی دیت کابیان

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنه)

حضرت شخ کلین علیدالرحمد باسنادخود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیدالسلام سے دوایت کرتے ہیں کہ آپ بازو تو ڑنے کی دیت کے سلسلہ میں جبداسے جوڑ ویا جائے اور کوئی عیب دار بھی شہوتو فرمایا: اس کی دیت پورے ساتھ کی دیت کا پانچاں حصد یعن ایک سو دینار ہے اور اگر باز و کا زخم بڈی تک پانچ جائے تو اس کی دیت بازو تو ڑنے کی دیت (سو دینار) کا ایک چوتھائی حصد ہے یعنی پچیس وینار، اور اگر بازو کی بگریاں إدھر اُدھر ہو جا کیں تو اس کی دیت بازو تو ڑنے کی دیت کا نصف ہے یعنی پچیس وینار، اور اگر کہنی کو تو ڑا جائے تو اس کی دیت بازو تو ڑنے کی دیت ایک چوتھائی حصد ہے یعنی پچیس وینار، اور اگر کہنی کو تو ڑا جائے اور پھر بغیر کی دیت بازو تو ڑنے کی دیت ایک سودینار ہو اور اگر کہنی کو تو ڑا جائے اور پھر بغیر کی دیت ایک سودینار ہودینار) کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے ہوئی اس کی دیت ایک ہو بیاں دینار اور اگر کہنی کو ٹر نے کی دیت ایک سودینار تو دینار اور اگر کہنی تو ڑنے کی دیت کی دیت ایک سودینار تو دینار سے کہنے تو اس کی دیت کی دیت ایک سودینار تو دینار اور گر کر کئی جس کے اور پھر بول کے اور گر دینار اور گر کئی ہو گئے ایک سودینار کی دیت ایک مورٹ کی دیت کہنی تو ڑنے کی دیت کی دیت کو دیت کہنی تو ڑنے کی دیت کو دیت کی دیت کو دینار کر ہو جائے کہ اس میں عیب مودار ہو جائے تو اس کی دیت کی دیت کو دیت کی دیت کی دیت کی دیت کو اس کی دیت کو دیت کی دیت کی دیت کی دیت کو دیت کی دیت کی دیت کو دیت ک

بوری جان کی دیت کا ایک ثلث ہے لینی تین سوئیٹنیس دیناراور چوٹنیسویں دینار کا ایک ثلث۔ اور اگر ہڑی جدا ہو جائے تو اس کی تیس دینارہے۔ (الفروع ،الفقیہ ،التہذیب)

> باب ۱۱ کلائی، پہنچے اور مصلی کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه)

ا۔ حضرت بھنے کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود کتاب ظریف سے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آ ب نے کلائی کے بارے میں فرمایا: جب اسے توڑا جائے اور پھر کسی عیب کے بغیراسے جوڑا جائے تو اس کی وبهت ایک باته کی دیت کا یا نجوال حصد یعن ایک سودینار ہے اور اگر کلائی کی دونوں کمبی بڑیاں توٹ جائیں تو اس کی دیت بھی پورے ہاتھ کی دیت (یانج سودینار) کا یانجوال حصہ بعنی ایک سودینار ہے اور اگر ہاتھ کا ایک مہنجا توڑا جائے تو اس کی دیت ہجاس دینار ہے۔ اور اگر دونوں توڑے جائیں تو ان کی دیت ایک سودینار ہے۔ اور ا الركاائي كى دولمى بديوں ميں سے صرف ايك چھوڑى جائے تواس كى ديت ايك اليى بدى تو زنے كى ديت كے یا نج حصوں میں سے جار حصے بعنی استی دینار ہے اور اگر کلائی کا زخم بڈی تک پینی جائے تو اس کی دیت کلائی توڑنے کی دیت (ایک سودینار) کی ایک چوتھائی بعن پچیس دینار سے اور اگرزخم کی وجہ سے کلائی کی ہڈیال اپنی جكدسے إدهرأدهر موجائيں تواس كى ديت ايك سودينار باوريد بورے ہاتھ كى ديت كايا بجوال حصدب اوراگر اس میں سوراخ ہوجائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت (ایک سودینار) کا چوتھائی حصہ بعنی پہلیں وینار ہے اور اگر زخم آر بار ہو جائے تو اس کی دیت بچاس دینار ہے اور اگر کلائی بیس کوئی ایسا پھوڑ ا ہو جو تھیک نہ ہوتا ہوتو پھراس کی دیت بوری کان کی ہے تو ڑنے کی دیت کا ایک ثلث ہوگا لیعن تینتیس دیناراور چوہیسویں دینار کا ایک ثلث اور بیاس بورے عضوی دیت کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر چینج کوکوٹا جائے اور پھر بغیر عیب کے جوڑ ویا جائے تو اس کی دیت پورے ہاتھ کی دیت کا ایک مگٹ ہے لین ایک سوچھیا سٹھ دینار اور ۲۷ دیں دینار سکے دونکٹ۔اور آگر ہاتھ کی مضلی تو ڑی جائے اور پھرکسی عیب کے بغیر جوڑی جائے تو اس میں پورے ہاتھ کی دیت کا پانچواں حصہ ہے یعنی ایک سودینار۔ اور اگر متعلی بالکل مچوڑ دی جائے تو پھراس کی دیت پورے ہاتھ کی دیت کا ایک مکٹ ہے بعنی ایک سوچھیاستھ دیناراور ۲۷ ویں دینار کے دوثلث اور اگریے زخم مڈی تک پہنچ جائے تو پھراس کی ویت اس کے توڑنے کی دیت کا ایک چوتھائی ہے بعنی پچیس دینار ہے۔ (الفروع، الفقیہ ، العہذیب)

حضرت شیخ صدوق علیه الرحمه باسنا دخود عبدالله بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیه السلام سے روابیت

کرتے ہیں فرمایا: جب ہاتھ (جڑ ہے) کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پیاس اونٹ ہے (جو آ دی کی دیت کا نصف ہے) اور اگر صرف اسے زخی کیا جائے اور جڑ ہے نہ کاٹا جائے تو اس کا فیصلہ دو عاول گواہوں کی گواہ ہی سے کیا جائے گا۔ اور جو شخص قانون خداوندی کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔ (الفقیہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آ کندہ باب میں) کھھ اسی حدیثیں آ کینی انشاء اللہ تعالی۔ جو اس موضوع کے بعض مطالب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب۱۲ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شخ کلینی علیدالرحمه باسنادخود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے انگلیوں اور جھیل کے بوروں کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ اگر کسی کا انگوشا کاٹ دیا جاسے تو اس کی ویت بورے ہاتھ کی دیت (یانج سودینار) کا ایک مکٹ ہے یعن ایک سوچھیاسٹھ دینار اور ۱۷ ویں وینار کے دو مكث اور اگر انگو شخے كا نجلا بوروا كا نا جائے اور پركسى عيب كے بغير جوڑ ديا جائے تو اس كى ديت بورے انگو شے كى دیت کا پانچوال حصہ ہے لیعنی تیننتیس دیناراور چونتیسویں دینار کا ایک مکٹ اوراس کے شکافتہ کرنے کی ویت چیبیس دینار اورسٹائیسویں دینار کے دوثلث اور اگرانگو تھے کا زخم مڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت آٹھے ویتار اور نویں کا ایک تلث۔ اور اگر زخم کی وجہ سے اس کی ہڑی اپنی جگہ سے ادھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت سولہ دینار اور ستر ہویں دینار کے دو مکث ادر اس میں سوراخ کرنے کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک مکٹ ہے جو کہ مذكورہ بالا ديت كانصف بين اوراس كے الگ كرنے كى ديت دس دينار باور اگر انگو شے كا دوسرا بروا كانا جائے اور بغیر کسی عیب کے جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت سولہ وینار اور ستر ہویں دینار کے دوثلث ہے اور اگر اس کا زخم بڈی تک پڑنے جائے تو اس کی دیت جار دینار اور یا نچوس کا چھٹا حصہ۔ اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت جار و بیناراور یا نچوین دینار کا چھٹا حصہ اور است شگافتہ کرنے کی دیت تیرہ دینار اور چودھویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگراس زخم کی وجہ ہے اس پور کی ہٹری ادھراُ دھر ہو جائے تو اس کی دیت پانچے دینار ہے۔اورا گراس (درمیانی پور) کا کچھ حصد کاٹا جائے تو پھر بورے بور کی ویت سے نسبت کے حساب سے دیت واجب ہوگی۔اور جہاں تک باتی الكيول كاتعلق مياتو مرانكلي كافي كاسف كى ديت باته كى يورى ديت كا چمنا حصد بي يعنى تراس (٨٣) دينار اور٨٨ ویں وینار کا ایک مکث۔اور انگو تھے کے علاوہ ہرانگل کے نیچلے بوروے کو زخمی کرنے کی ویت ہیں وینار اور ۳۱ ویں

و بیار کے دو مکت ہے۔ اور ہر بور کے اس زخم کی دیت جو ہڈی تک پہنچ جائے جار دینار اور یا نچویں دینار کا جھٹا حصہ ہے۔ اور ہر بوری جب بڑی ادھراُدھر ہو جائے تو اس کی دیت آتھ دیناراورنویں وینار کا ایک ملث ہے اور ہرانگل سے ہتھیلی سے جوڑ کا نے کی دیت سولہ دینار اور ستر ہویں دینار کے دو مکث ہے اور ہر پوروے کے شکافتہ کرنے کی دیت تیرہ دیناراور چودھویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر کسی بھیلی میں کوئی ایسا پھوڑا ہو جوٹھیک ندہوتا ہوتو اس (ہتھیلی کوزخمی کرنے) کی دیت تینتیس دینارادر مہما ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس کی ہڈی ادھر أدهر موجائے تو اس كى ديت آخمه دينار اور نويں كا ايك ثلث ہے۔ اور آگر وہ زخم بٹرى تك ين جائے تو اس كى دیت جارویناراوریانچوی کا چھٹا حصہ بے اوراگراس میں سوراخ ہوجائے تواس کی دیت جار دیناراور یانچویں کا چھٹا حصہ ہے اور اس کے جدا کرنے کی دیت یا چ وینار ہے اور جاروں انگلیوں کے درمیانے بوروے کی دیت جبکہ اسے کا ف دیا جائے تو مجیس دینار اور ۵۲ ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اسے توڑا جائے تو اس کی دیت جمياره ديناراور بارجوي ديناركا أيك ثلث اوراكرات شكافته كيا جائة تواس كى ديبت سازه الماره دينارب اور اگر اسے اس طرح زخمی کیا جائے کہ زخم مڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت دو دینار اور تیسرے کے دو مکسف۔ اور اگر زخم کی وجہ ہے ان کی ہڈی ادھر اُدھر ہو جائے تو پھراس کی دیت یا پنج دینار اور چھٹے کا ایک مکٹ ہے اور اگر ان میں سوراخ کیا جائے تو اس کی دیت دو وینار اور تبسرے کے دونکٹ اور اگر آئیس الگ کر دیا جائے تو اس کی ویت تین دینار اور چویتے دینار کے دومکٹ ہے۔ اگر انگلیوں کے سب سے اوپر والے پوروں کو کاٹا جائے تو ہر ا کیک کی ویت ساڑھے ستائیس وینار ہے اور اگر اسے توڑا جائے تو اس کی ویت یانچ وینار اور جیھے وینار کے یانچ حصوں میں سے مار جھے ہے۔ اور اگر اسے شکافتہ کیا جائے تو اس کی ویت حارد بنار اور یا نچویں وینار کا یا نچوال حصہ ہے اور اگر اسے اس طرح زخمی کیا جائے کہ زخم بڑی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت دو دینار اور تیسرے دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس کی ہٹری ادھر اُدھر ہوجا نمیں تو اس کی دیت یا بچے وینار اور جھٹے دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس میں سوراخ کیا جائے تو اس کی دیت دو دینار اور تیسرے دینار کے دوثکث ہے اور آگر اسے الگ کر دیا جائے تو اس کی دیت تین وینار اور چوہتھے دینار کے دو مکت ہے۔ اور ہرانگلی ک ناخن اکھاڑنے کے دیت کے یا پنج و بینار ہے اور تقبلی کی ویت جبکہ اسے تو ڑا جائے اور بعندازاں کسی طرح بلاعیب کے اسے جوڑا جائے تو اس ک دیت جالیس وینار ہے اور اس کے شکافتہ کرنے کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کے بارنچ حصول میں سے جار جھے ہے بیعن بنتیں دینار ہے۔اور اگر اس کا زخم ہٹری تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پھیس دینار ہے۔اور اگر اس کی بدیاں ادھر اُدھر ہو جاکیں تو اس کی دیت ساڑھے ہیں دینار ہے اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت اس کے

توڑنے کی دیت کی ایک چوتھائی ہے۔ بیٹی وس دینار۔اوراگراس میں ایسازخم لگایا جائے جوٹھیک نہ ہو سکے تو اس کی دیت تیرہ دیناراور چودھویں کا ایک ثلث ہے۔ (الفروع،الفقیہ ،العہدیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کداس کے بعد (آئندہ باب میں بھی) اس تیم کی چھے حدیثیں آئیگی انشا واللہ تعالی۔ ماسسا

سینداور پسلیول کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیدالرحمة باسنادخود كماب ظریف كے حواله سے حضرت امیر علید السلام سے روایت كرتے ہیں فرمایا جب سی مخف کا سینداس طرح کونا جائے کہ اس سے دونوں پہلو دو ہرے ہوجا کیں تو اس کی دیت یا نجے سو دینار ہے اور جسب صرف ایک پہلو دو ہرا ہو جائے تو اس کی دیت اڑھائی سو دینار ہے اور جب سینداور دونوں کا ندھے کوئے جائیں تو اس کی دیت ایک ہزار دینار ہے اور اگر سینہ کا ایک پہلو اور کا ندھے کا ایک مجہلو دو ہرا ہوتو ااس کی دیت پانچ سو درہم ہے۔اور اگر سینہ کا زخم ہٹری تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچیس دیٹار ہے۔اور اگر کا ندھوں اور پشت کا زخم ہڈیوں تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچپیں دینار ہے اور اگر اس (پشت کے زخم) کی وجہ من اس کی مردن اس طرح تن جائے کہ وہ ادھر اُدھر پھر نہ سکے تو اس کی دیت یا پنج سو دینار ہے اور امریسی کی بشت توث جائے اور پھراسے اس طرح جوڑا جائے کہ اس میں کوئی عیب نمودار ند ہوتو اس کی دیت ایک سودیار ہے اور اگر عیب دارجو جائے تو پھراس کی دیمت ایک ہزار دینار ہے اور اگر مرد کے بہتنان کا سرا کاٹ دیا جائے تو اس کی پوری دیت کا آتھواں حصہ بعنی ایک سو پھیس دینار ہے۔ اور جہاں تک پسلیوں کی دیات کا ملت ہے تو جو پہلیاں دل کے ساتھ متصل ہیں تو ان میں سے جب کوئی پہلی ٹوٹ جائے تو اس کی دیت چیس دینار ہے اور اگر اس میں شکاف یر جلے تو اس کی دیت ساڑھے بارہ دینار ہے اور اگر اس کی بڈیاں ادھر اُدھر ہو جا کیں تو اس کی دیت ساڑھے سترہ دینار ہے۔ اور اگر اس کا زخم بٹری تک پڑنج جائے تو اس کی دیت اس کی بوری دیت (۱۲۵ رینار) کی ایک چوتھائی ہے۔اوراس کے سوراخ کی دیت بھی یہی ہے اور وہ پسلیاں جو دونوں کا ندھوں سے متصل ہیں ان میں سے ہرایک پہلی کے توڑنے کی دیت دس وینار ہے اور اس کے شکا فتہ کرنے کی ویت سات وینار ہے اوراگراس کی بڈی ادھراُ دھر ہوجائے تو اس کی دیمت پانچ ویٹار ہےاوراگراس کی بڈی ادھراُ دھر ہوجائے تو اس کی ویت اڑھائی دینار ہے اور اس کے تو ڑنے کی دیت اس کی دیت کی ایک چوتھائی ہے۔ اور اس کے سوراخ کی دیت از حائی دینار ہے اور اگر ان کا کوئی زخم پیٹ تک پہنچ جائے تو اس کی دیت بوری جان کی دیت کا ایک تهائی

یعنی تین سوتینتیس دیناراور چوشیسیوں دینارکا ایک ثلث ہے اور اگر کوئی تیریا نیزہ آرپار ہو جائے تو اس کی دیت چارسوتینتیس دیناراور ۱۳۴۷ دیں دینارکا ایک ثلث ہے۔ (الفروع،الفقیہ،التہذیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تتم کی چھے حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) گزر چکی ایشاء اللہ تعالی۔

باب ۱۳ پشت کی دیت کابیان ۔

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مررکوچھوڑ کر باتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)
ا۔ حضرت میخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود برید بجل ہے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں
فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس مخص کے بارے میں جس کی اس طرح کمرتو ڑی گئی کہ وہ بیٹے نہیں سکتا تھا یہ
فیصلہ کیا تھا کہ اس میں پوری دیت ہے۔(الفروع،العبذیب)

بإب۵ا

سرین اور ران کی دیت کا بیان۔

(ال باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باساد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب کس کی سرین توڑی جائے اور پھر لینے کہ کس کے جوڑی جائے تو اس کی دیت دونوں پاؤں کی دیت کا پانچے ان حصہ لیعنی دوسود بینار ہے اور اگر سرین ش شکاف پڑ جائے تو اس کی دیت اس کے تو ژ نے کی دیت کی بائج حصوں میں سے چار جصے یعنی ایک سوساٹھ دینار ہے اور اگر سرین کا رقم ہڑی تک پہنچ جائے اس کی دیت اس کے تو ژ نے کی دیت اس کی دیت ایک سوساٹھ دینار ہے۔ اور اگر زخم کی دجہ ہے اس کی ہڈیاں ادھر آدھر ہوجا کیں تو بیاس دینار ہوجا کے تو اس کی دیت ایک سودینار۔ اور ہڈیاں ادھر آدھر ہوجا کی دیت ایک سودینار۔ اور ہڈیاں ادھر آدھر ہونے کی دیت ایک سودینار۔ اور ہڈیاں ادھر آدھر ہونے کی دیت تین سوتینتیں دینار پیاس دینار ہوجائے تو اس کی دیت تین سوتینتیں دینار دیون کو اس کی دیت تین سوتینتیں دینار اور چوہیں وینار ہوجائے تو اس کی دیت تین سوتینتیں دینار سوز کو ایک ایک تبائی ہے۔ اور جب ران تو ژ کی جائے اور اس میں عیب سک جائے تو اس کی دیت تین سوتینتیں دینار اور ۳۳ ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر ران تو ژ کی جائے اور اس میں عیب سک بغیر جوڑی جائے تو اس کی دیت تین سوتینتیں دینار اور ۳۳ ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور آگر ران تو ژ کی جائے اور اس میں عیب سک بغیر جوڑی جائے تو اس کی دیت تین کی دیت دونوں ٹا تکوں (کے تو ژ نے) کی دیت کا پانچوں حصہ لیعنی دوسودینار ہے۔ اور آگر عب آگو اس

(الفروع،الفقيه،التهذيب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ ہاب میں) اس متم کی پجھ صدیثیں گزر پکی ہیں۔ باب ۱۲

محمضنه، پنڈلی اور مخنه کی دیات کا بیان۔

(ال باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کی کا محفقہ توڑ دیا جائے اور پھر کی شم کے عیب کے بغیرا سے جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت اس ک ٹاگوں کی دیت کا پانچاں حصہ بینی دوسو دینار ہے۔ اور اگر اس میں دیگاف پڑ جائے تو اس کی دیت اس ک توڑنے کی دیت (دوسو دینار) کے پانچ حصول میں سے چار حصے بینی ایک سو چھیاسٹھ دینار ہے۔ اور اگر اس کی بڑی تک پڑنچ جائے تو اس کی دیت اس کے تو ڑنے کی دیت کا چھا حصہ بینی بچاس دینار ہے۔ اور اگر اس کی بڑیاں ادھراُدھر ہوجا نیں تو اس کی دیت ایک سو چھی دینار ہے کہ بڑیاں توڑنے کے ایک سو دینار، ہڈیاں ادھراُدھر ہونے کے بچاس دینار اور بڑی تک زخم کے پڑنچ کے بچیس دینار (یہ ہوئے کل ایک سو دینار، ہڈیاں ادھراُدھر ہونے کے بچاس دینار اور بڑی تک زخم کے پڑنچ کے بچیس دینار (یہ ہوئے کل ایک سو بچھائی بینی بچاس دینار ہو جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت (دوسو دینار) کی ایک چوتھائی بینی بچاس دینار ہو جائے تو اس کی دیت اس طرح کوٹا جائے کہ عیب دار ہو جائے تو اس کی دیت انسانی جان کی دیت انسانی جان کی دیت انسانی جان کی دیت انسانی جائی ہو جائے تو اس کی دیت انسانی جائی دیت تو اس کی دیت انسانی جائی ہے تین اجزاء ہے بین تمیں دینار کا ایک تبائی اور اگر اس کا بھی حصہ جدا ہو جائے تو دیت کی ایک تبائی ہے تین اجزاء ہے بین تمیں دینار اور آگر ، پنڈ ٹی توڑی جائے اور پھر بغیر کی عیب ک

جوڑی جائے تو اس کی دیمت وونوں یا ؤں کی دیمت (جو کہ ایک ہزار ویتار ہے) کا یا نچواں حصہ یعنی دوسودیٹار ہے اور اس کے شکافتہ کرنے کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کے پانچ حصول میں سے حیار حصے ہے لیعنی ایک سو ساٹھ دینار، اور اگراہے ایبا زخم لگایا جائے جو ہڑی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کے تو ڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ ہے لیتن پیچاس دینار۔اوراس مین سوراخ کرنے کی ویت ہڈی تک زخم کا بینے کی دیت کا نصف ہے لیتن پیچیس دینار اور اگر اس کی مثریاں ادھر أدھر ہو جائیں تو اس کی دیت اس کے تو ڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ ہے بیعنی پہلیاں وینار۔اوراس کے مہرے زخم کی ویت بھی اس کے توڑنے کی ویت کا چوتھا حصہ ہے یعنی پیجاس دینار ہے اوراگر ابیها پھوڑا بن جائے جوٹھیک نہ ہوتو اس کی دبیت تیننتیس دینارا در۳۴ ویں دینار کا ایک ٹکث۔اوہوا گرزخم کی وجہ ہے پنڈ لی میں عیب ممودار ہو جائے تو پھراس کی دیت پوری انسانی جان کی دیت کا ایک تہا کی ہے لیعنی تین سوتینتیس وینار اور ۱۳۴۷ ویں دینار کا ایک مکث اور جب مخند کو کوٹا جائے اور پھر کسی عیب کے بغیر جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت دونوں ٹانگوں کی دیت کی ایک تہائی ہے یعنی تین سونینتیس دینار اور ہم ویں دینار کا ایک ثلث ہے۔ (الفروع،الفقيه ،التهذيب)

یا وس اور اس کی انگلیوں کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شيخ كليني عليه الرحمه بإسنادخود كتاب ظريف كحواله سے حضرت امير عليه السلام سے روايت كرتے ہيں فرمایا: جب سی مخص کا یا وس تو رو دیا جائے اور پھر کسی عیب سے بغیر جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت دونوں ٹاکلوں کی دیت کا یا نجوال حصہ لیعن ووسو (۲۰۰) دینار ہے اور اگر اس کا زخم بڑی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کی ایک چوتفائی ہے بینی بیاس دینارہ اور اگر اس زخم کی وجہ سے یاؤں کی ہریاں ادھراُوھر ہو جائبیں تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا نصف لیتنی ایک سو دینار ہے۔ اور اگر اسے ایسا حمرا زخم لگایا جائے جو بھرند سکے تو دونوں ٹانگوں کی دین کا پانچواں حصہ بعنی ووسو دینار ہے۔اور اگر اس میں سوراخ ہوجائے تو اس کی دیت اس کے تو ڑنے کی ویت کا چوتھا حصہ ہے بیعنی پیچاس دینار ہے۔ یاؤں کی انگلیاں اور ان کے پوروں کی دیات کی تفصیل ہے ہے کہ پاؤں کے انگوشھے کی دیت دونوں ٹانگوں کی دیت کی ایک تہائی ہے لیعن تنین سو تینتیس دینار اور ۱۳۳۷ ویس دینار کا آیک ثلث اور اگر انگویشهے کا وہ پوروا توڑا جائے جوقدم سے متصل ہے تو اس ک ویت انگونٹھا تو ڑنے کی دیت کا یا نچواں حصہ ہے بیٹی چھیاسٹھ دیناراور ۲۷ ویں دینار کے دومکٹ اورا گرانگو تھے کی

بٹریاں ادھراُ دھر ہوجا ئیں تو اس کی دیت چھیس دینار اور ۲۷ ویں دینار کے دوثلث اور اگر شکا فتہ ہوجائے تو اس کی دیت بھی لیمی سے بعنی چھییں دینار اور سے ویں دینار کے دوہلٹ اور اگر زخم بڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت ؟ محد دینار اورنوی کا ایک مکث بے اور اگر اس میں سوراخ ہوجائے تو اس کی دیت آ محد دینار اورنویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس کا میحو حصہ جدا ہو جائے تو اس کی دیت دس دینار ہے اور انگو ستھے کے اوپر والے بوروے کی (جس میں ناخن ہوتا ہے) دیت سولہ دینار اور ہا دیں دینار کے دونکٹ اور اگر اس میں ایبا زخم کیے جو ہڈی تک پینی جائے تو اس کی دیت چار دینار اور یا نجویں کا چھٹا حصہ اور اگر اس کی ہڈیاں اوھر اُدھر ہوجا ئیں تو اس کی دیت · آنخوزیناراورنوی دینار کا ایک ممک ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت جار دینار اور پانچویں کا چھٹا حصہ اور اگر اس میں شکاف پڑ جائے تو اس کی دیت تیرہ دینار اور چودھویں دینار کا ایک ثلث ۔ اور اگر پچھ حصہ جدا ہو جاسئے تو اس کی ویت پانچ وینار ہےاوراگراس کا ناخن اکھیڑ دیا جانے تو اس کی دیت تمیں وینار ہےاور پاؤں کی ہرانگل (کاسٹنے یا توڑنے کی) دیت ایک پاؤں کی دیت کا چھٹا حصہ ہے بعنی تریاسی دینار اور ۸۴ ویں دینار کا آیک مکث-اور جاروں الگلیوں کے پوروے کی دیت ہر پوروے کی دیت سولہ دینار اور ہے دیں وینار کے دو تکت ہے۔ اور ہر پوروے کی موضحہ (بڑی تک پہنچا ہوا زخم) کی ویت جار دینار اور یا نجویں دینار کا چھٹا حصہ اور ہر پوروے کی ہٹری کے ادھراُدھڑ ہونے کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک ٹکٹ۔ اور اس کے شرکافتہ ہونے کی دیت تیره دیناراور ۱۴ ویں دینار کا ایک ثلث اوراگر اس وجہ ہے قدم میں ایسا پھوڑ انکل آ ہے جوٹھیک نہ ہوتا ہو تو اس کی ویت تینتیس دیناراور ۱۳۳۰ ویں وینار کا ایک ثلث ہے۔اگر جاروں انگلیوں میں ہیے اس انگل کا وہ جوڑ توڑ دیا جائے جوقدم سے متصل ہوتا ہے تو اس کی دیت سولہ دیناراور ہا دیں کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر ان میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت تیرہ دینار اور ہما ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر ان بوروں کی ہڈیاں ادھراُ دھر ہو جا ئیں تو ان کی دیت آٹھ دینار اور تویں دینار کا ایک بکث ہے۔ اور ان کے ہٹری تک کنینے والے زخم کی دیت جار دینار اور پانچویں دینار کا چھٹا حصہ ہے اور ان میں سوراخ کرنے کی دیت حیار دینار اور یانچویں کا چھٹا حصہ اور ان کے جدا کرنے کی دیت پانچ دینار ہے اور اگر ان جارالکیوں کے وسطانی پوروں میں سے کوئی پوروا کا ٹا جا پڑتو اس کی دیستہ پچین (۵۵) دیناراور ۵۹ ویں دینار کے دوثلث اوراس کے توڑنے کی دیست محیارہ دیناراور۱۲ ویں دینار کے دو ثلث اور اگر اس میں شکاف یو جائے تو اس کی دیت جار دینار اور یا نجویں دینار کے پانچ حصوں میں سے حار حصے اور اگر اس کا زخم ہڈی جگ پہنچ جائے تو اس کی دیت دو دینار ہے۔ اور اگر اس کی ہڈی ادھراُ دھر ہو جائے تو اس کی دیت پانچ دینار اور چھنے دینار کے دوثلث۔ اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت وو دینار اور تیسرے دینار

کے دو کمے اور اس کے الگ کرنے کی دیت آئے وینار ہے۔ اور ان چار انگیوں کے بالائی بورووں کی دیت جن میں ناخن ہوتے ہیں جب کانے جا کیں تو ہر بوروے کی دیت ستائیس دینار اور ۲۸ ویں دینار کے پائے حصوں میں سے چار جھے ہے اور اس کے تو ڑنے کی دیت پائے دینار اور چھے دینار کے پائے حصوں میں سے چار جھے ہے اور اس کے شکافتہ کرنے کی دیت چار کو یں دینار کا پانچواں حصہ ہے، اور ان کی بڈی تک تو پہنے والے رخم کی دیت ایک دینار اور دوسرے دینار کا ایک شک ہے۔ اور اگر اس کی بڈیاں ادھر اُدھر ہو جا کیں تو ان کی دیت رخم کی دیت ایک دینار کا پانچواں حصہ ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جا نے تو اس کی دیت ایک دینار اور دوسرے دینار کا پانچواں حصہ ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت ایک دینار اور دوسرے دینار کا ایک شک ہے۔ اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت ایک دینار اور جھے۔ اور ہر کا ناخن اکھیڑنے کی دیت دی دینار ہے اور انگلیوں کا وہ زخم جو ہڈی تک کانچ جائے تو اس کی دیت انگلی کی دیت کی ناخن اکھیڑنے کی دیت دی دینار کے بارچ میں سے چار حصے۔ اور ہم کی دیت کی دیت انگلی کی دیت کی دیت کی دیت انگلی کی دیت کی دیت کی دیت انگلی کی دیت کی دیت انگلی کی دیت کی دیت کی دیت انگلی کی دیت کی دیت کی دیت انگلی کی دیت کی دیت کی دیت کی دیت دی در انگروع ، الفتیہ ، التبذیب)

باب ۱۸

خصیتین ، آماس خصید، کبڑا بین ،عیب اور اس سلسله میں قشم کھانے اور مرد کے سرپیتان کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ با بنا دخود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فر مایا: اگر کسی کا ایک خصیہ ماؤف کر دیا جائے تو اس کی دیت پانچ سو دینار ہے۔ اور اگر کسی خص کے دونوں خصیوں کو اس طرح تو کلیف پہنچائی جائے کہ ان پر آ ماس آ جائے تو اس کی دیت چار سود بنار ہے اور اگر آ دی کو اس طرح چوٹ لگ جائے کہ اس کے پاؤس کے پوروے دور ہوجا کیں اور اسلطے حصے قریب ہوجا کیں جس کی وجہ سے وہ چل پھر نہ سکے بااگر چلے تو غیر مفید چال چلے تو اس کی دیت پوری انسانی جان کی دیت کے پانچ حصول میں سے چار حصے ہے یعنی آ ٹھر سود بنار ہے۔ اور اگر اس کی وجہ سے آ دمی کی پشت کبڑی ہوجائے تو اس کی دیت ہوان کی دیت ہوان کی دیت کو پانچ حصول جان کی بیت کہڑی ہوجائے تو اس کی دیت کو تا دمی تھی جان کی بیت کہڑی ہوجائے تو اس کی دیت کو تا دمی تھی ہوان کی دیت کو تا اس کی دیت پوری انسانی جان کی دیت کا دسوال کھا کیں دیت پوری انسانی جان کی دیت کا دسوال حصہ یعنی ایک سود بنار ہے۔ اور اگر وہ عائہ (ظہار) کے اندر ہوجس سے صفات کی چسٹ جائے اور ایک خصیہ کی دیت کا دسوال تو بیتی ایک سود بنار ہے۔ اور اگر دہ عائہ (ظہار) کے اندر ہوجس سے صفات کی چسٹ جائے اور ایک خصیہ کی دیت کا میاں آ جائے تو اس کی دیت پوری انسانی دیت کا دسوال حصہ یعنی ایک سود بنار ہے (جو کہ ایک خصیہ کی دیت کا

ل مفاق اس باريك جمل كوكبا جاتا سے جواديرى چڑے كے بيجے بوتى ہے۔ (المغد)

پانچواں حصہ ہے۔اس روایت کو حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ اور حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی نقل کیا ہے۔ اور اس میں بیاضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مرد کے بیتان کا سرا کا ٹا جائے تو اس کی دیت بوری دیت کا آٹھواں حصہ ہے بعنی ایک سوپھیں وینار ہے۔(الفروع،الفقیہ،العہذیب)

حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابویکی واسطی سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا بچہ بائیں خصیہ سے متولد ہوتا ہے۔ البذا اس کے نقصان سے بوری دیت کے دوہکمٹ اور دائمیں خصیہ سے دیت کا ایک ثکث واجب ہوتا ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (سٹابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئئدہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

باب 19

نطفہ،علقہ (خون منجمد)،مضغہ (گوشت کالوتھڑا)، ہڈی کا بچہ، مذکر ہو یا مؤنث یامشیہ کو گرانے یا اسے زخم لگانے اور عزل (مادہُ منوبہ کے رحم سے باہر گرانے) کی دیات کا بیان۔ (اس باب میں کل دس صدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کوقلمز دکرکے باتی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنه) حفنرت شیخ کلینی علیه الرحمه باسنا دخود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیه السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس بچد کی دیت جو ہنوز شکم مادر میں ہواس کے گرانے کی دیت ایک سودینار بیان فرمائی اور منی ہے لے كرجنين بنے تك (ليمنى نطف سے لے كرعظم تك) پانچ اجزاء بيں اورجنين كى جبكہ بنوزاس ميں روح داخل نه ہوئى ہوا کیک سودینار بیان فرمائی اور بیراس کئے ہے کہ خدائے آ دی کو پانچ مرحلوں سے گزار کراس کی خلقت مکمل کی ہے پہلے نطفہ، یہ ایک جزء ہے۔ پھرعلقہ (خون منجمد) میدوسرا جزء ہے، پھرمضغہ (''گوشت کا لوگھڑا) میہ تیسرا جز و ہے۔ بعد ازاں ہڑی میہ چوتھا جزء ہے اس کے بعد اس پر پوست چڑھایا جاتا ہے۔اس وقت بچہ کی شکل وصورت ممل ہو جاتی ہے اس کتے نطفہ کے لئے سو کا پانچواں حصہ بعنی ہیں دینار۔ اور پھرعلقہ کے لئے سومیں نے دو جھے بیٹنی جیالیس دینار، اورلوکھڑے کے لئے ساٹھ دیناراور مڈی کے لئے اسٹی (۸۰) دیناراور جب روح داخل ہو جائے تو پھر پوری دیت یعنی اگر بچہ ہے تو ایک ہزار دینار اور بچی ہے تو یا نجے سودینار اور اگر کسی ایسی حاملہ عورت کو محمل کیا جائے جس کے وضع حمل کے دن قریب منے مگر بیمعلوم ندہوکہ پیٹ میں بیرتھایا بچی؟ زندہ تھا یا مردہ؟ تو اس کی دیت اس طرح ادا کی جائے گی که آ دھی بچہ کی اور آ دھی بچی کی اور پھر تمل عورت کی اور اگر کوئی شخص عز ل كرے يعنى اپنا مادة منوبيہ بيوى كے رحم سے باہر كرائے تو اس كى ديت سودينار كے يانچويں حصه كا نصف بے يعنى

وس دینار ہے۔ اور اگر ان پانچ مرحلوں بیں سے سی مرحلہ بیں کوئی اس کونقصان اور زیاں پہنچائے تو اس مرحلہ کی اس دینار ہے۔ اور اگر ان پانچ مرحلوں بیں سے سی مرحلہ بیلی کی دیت ایک سودینار ہے۔ دیت سے اس نقصان کی نسبت سے مطابق دیت واجب ہوگی۔ جبکہ کل دیت ایک سودینار ہے۔ (الغروع، الفقیہ ، العہذیب)

۲۔ نیز باساد خود محد بن سلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بلی نے حضرت امام محد با قرطیہ السلام ہے ہو چھا

کہ ایک مرد خورت کو پیٹتا ہے اور وہ نطفہ با ہر پھینک دیتی ہے تو؟ فرمایا: اس فضی پر ہیں دینار واجب ہیں، عرض کیا

وہ اسے پیٹتا ہے اور وہ مصفہ پھینک دیتی ہے تو؟ فرمایا: اس پر چالیس دینار واجب ہیں، پھر عرض کیا: وہ اسے پیٹتا ہے اور وہ مصفہ پھینک دیتی ہے؟ فرمایا: اس پر حافحہ دینار واجب ہیں۔ پھر عرض کیا کہ وہ اسے پیٹتا ہے اور وہ مضفہ پھینک دیتی ہے؟ فرمایا: اس پر حافحہ دینار واجب ہیں۔ پھر عرض کیا کہ وہ اسے بیٹتا ہے اور وہ بینا ہیں ہو ایک میں کہ ہمی ہو تو؟ فرمایا: اس پر پوری واجب ہے پھر فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اسی طرح فیصلہ کیا تھا! پھر سائل کے سوال کرنے پر امام نے وضاحت فرمائی کہ استقر ارحمل سے لے کر پالیس ون تک رحم میں نطفہ رہتا ہے بعد از اں اس بیل ہو ای تعلقہ (خون مخمد) بنتا ہے، بعد از اں چالیس ون تک مضفہ (محون میں اس وقت اس کے کان، آ کھا اور دوسرے اعتماء وہ جوارح تھکیل پاتے ہیں۔ پس جب اس طرح (جین) کھل ہو جائے تو اس میں پوری ویت موتی ہوتی ہے (کونکہ اب اس میں روح واضل ہو جائی ہے)۔ (الفروع، العبد یہ)

س نیز باسنادخودعبداللہ بن سنان سے اور وہ ایک اور مخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت کر تے ہیں سائل نے عرض کیا: ایک مخص عورت کو مارتا ہے اور وہ نطفہ گرا دیتی ہے تو؟ فرمایا: اس پر ہیں وینار واجب ہیں، اور اگر علقہ ہوتو پھر جالیس دینار اور اگر مضفہ ہوتو پھر ساٹھ دینار اور اگر ہڈی دغیرہ بن چکی ہو (اور روح وافل ہو چکی ہو) تو پھر پوری دیت ہے۔ (الفروع)

حصرت فی طوی علیدالرحمد با سناوخود ابو جریرتی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موئی کا ظم علید السلام سے بوچھا کہ نطفہ کی ، علقہ کی اور مضغہ کی دیت کیا ہے؟ اور پوری خلقت شدہ جنین اور جورتم مادر میں قرار پکوتا ہے اس کی دیت کیا ہے؟ قربایا مواود مال کے شم میں کی مراحل سے گزرتا ہے چنا نچہ وہ جالیس وان تک نطفہ ہوتا ہے (جس کی دیت کیا ہے اس کی دیت ہوتا ہے (جس کی دیت ساٹھ وینار ہے)۔ بعد از ال چالیس وان تک مضغہ (محوشت کا او تھوا) ہوتا ہے (جس کی دیت اس کی دیت سودینار ہے)۔ بعد از ال چالیس وان تک مضغہ (محوشت کا او تھوا) ہوتا ہے (جس کی دیت اس کی دیت سودینار ہے)۔ ارشاد قدرت ہے ہیں ہی کی دیت سودینار ہے)۔ ارشاد قدرت ہیں ہی

بابر کت ہے وہ ذات جو بہترین خالق ہے۔' (بعنی اس وقت اس میں روح ڈالی جاتی ہے اس وقت اس کی ویت کامل ہوتی ہے۔اگر بچہ ہے تو اس کی دیت اور اگر بچی ہے تو اس کی دیت۔ (العہذیب)

مؤلف علام اس حدیث میں زیادہ دیت بیان کرنے کی دجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بینطفہ ہے آ ہے، علقہ سے آ گے اور مضغہ سے آ گے قدرے زائد مقدار پرمحول ہے۔

۵- جناب آخ مفیرعلیدالرحمد کتاب ارشادیل بیان کرتے ہیں کد حضرت امیرعلیدالبلام نے اس محف کے بارے بی فیصلہ کیا تھا جس نے حوزت کو پیٹا تھا اور اس نے علقہ گرا دیا تھا کہ اس پر چالیس دینار ہیں۔ اور پھر یہ آ بہت پڑھی تھی ہو وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلاَلَةٍ مِّنْ طِیْنِ ٥ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِی قَرَادٍ مَّکِینِ ٥ ثُمَّ خَلَقْنَا الْمُصْفَعة عَظَمًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا ثُمَّ اَنْسَانَاهُ اللهُ الْعَلَقة مُضَفَة فَخَلَقْنَا الْمُصْفَعة عِظَامًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا ثُمَّ اَنْسَانَاهُ خَلَقْنَا الْمُصَلِّعَة عِظَامًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا ثُمَّ اَنْسَانَاهُ خَلَقْنَا الْمُصَلِّعَة عِظَامًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا ثُمَّ اَنْسَانَاهُ خَلَقْنَا الْمُصَلِّعَة عِظَامًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا فُمَّ اَنْسَانَاهُ خَلَقْنَا الْمُصَلِّعَة عِظَامًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا ثُمَّ اَنْسَانَاهُ خَلَقْنَا الْمُصَلِّعَة عِظَامًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا ثُمَّ اَنْسَانَاهُ خَلَقْنَا الْمُصَلِّعَة عِظَامًا فَکَسَونُ نَا الْعِظَامَ لَحُمَّا ثُمَّ الْمُنْ الْمُعْلِقِيْنَ ﴾ (سوره مومنون ، آیات الاسلام) پھرفر مایا: نظفہ کی دیت ہیں دیت ایک منافہ دینار ہے اور جب ہڑی بن جائے (اور پھرگوشت چڑھ جائے) اور جب اس کی شکل وصورت بن جائے مرادور اس کے اندر روح واضل نہ ہوئی ہوتو اس کی دیت ایک ہزار دینار ہے۔ (کتاب الارشاد) جب روح واضل ہوجائے تو اس کی دیت ایک ہزار دینار ہے۔ (کتاب الارشاد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس شم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے دیات النفس میں گزر پچکی ہیں اور پچھاس کے بعد (باب ۲۲ میں) میت کا سرقلم کرنے کے باب میں آئیگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

بان۲۰

جو محض کسی حاملہ عورت کو پیٹے جس کی وجہ سے اس کاحمل ساقط ہوجائے علقہ ہو یامضغہ۔تو اس محض کے ساتھ و بیت کی جگہ ایک غلام یا ایک کنیز کا پیش کر دینا کافی ہے۔

(ال باب بین کل نو صدیثیں ہیں جن میں سے تین کررات کو قفر وکر کے باقی چوکا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنا دخود ابوعبیدہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ نے اس حاملہ عورت کے بارے میں جس نے اس لئے کوئی دوائی پی تھی کہ اس کا حمل گر جائے چنا نچہ وہ
گرگیا۔ فرمایا: اگر اس بچہ میں ہڈی پیدا ہوگئی تھی اور اس پر گوشت پوست چڑھ چکا تھا اور اس کے کان اور آگھ بن
چکے تھے تو اس پر واجب ہے کہ بچہ کے باپ کو دیت اوا کرے۔ اور اگر ہنوز جنین تھا یعنی علقہ تھا یا مقدہ تو اس پر چالیس دینار لازم الا واء ہیں یا ایک عدد غلام یا کنیز اس بچہ کے باپ کے حوالے کرے۔ راوی نے عرض کیا کہ آیا
وہ اسپنے (مقتول) بچہ کی دیت سے وراثت پائے گی؟ فرمایا نہیں۔ کیونکہ وہ اس کی قاتلہ ہے۔

(العبّديب،الفروع،الفقيه،الاستبصار)

- ی نیز با اوخود داور بن فرقد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت بن ایک بدو کے خلاف بارگاہ رسالت میں دعوی دائر کیا کداس نے اسے اس طرح ڈرایا کداس کا حمل ساقط ہو گیا۔ اس پر بدو نے کہا کہ بچہ نے نہ آ واز بلند کی اور نہ کوئی چی ماری تو اس طرح تو اس کا خون رائیگان جائے گا۔
 اس لئے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اے بچاہ اور الفاظ کے طوطے مینے اڑائے والا) خاموش رہ بچھ پر آیک غلام یا کنیز (بچکی مال کو) پیش کرنالازم ہے۔ (الینا)
- ۔ نیز ہاسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی مخف کس حاملہ مورت کو مار ہے چیٹے جس سے وہ ایک مردہ بچہ کوسا قط کر دے۔ تو اس مخص پرایک غلام یا ایک کنیزاس مورت کو پیش کرنا واجب ہے۔ (ایصاً)
- سم۔ نیز ہانادخود ابوعبیدہ طبی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہے اس فخض کے بارے میں سوال کیا می جس نے خطاء ایک حالمہ عورت کوئل کیا تھا؟ فرمایا: اس پراس عورت کی دیت بائج ہزار درہم اور جو کچھ اس کے پید میں تھا اس کی دیت ایک غلام یا ایک کنیز یا چالیس وینار واجب ہے۔ (العنا)
- ۵۔ نیز باسناد خود اسحاق بن عمار ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا غلام اور کنیز
 کی قیمت عملی برحتی رہتی ہے۔ لیکن اس کی اصلی قیمت جالیس دینار ہے۔ (انجذیب الفروع)
- ۱۔ نیز بروایت سکونی انہی جعزت سے یوں مروی ہے فرمایا غلام اور کنیز کی قیت تعلقی بردهتی رہتی ہے مکراس کی اسلی قیت پانچے سودرہم ہے۔(العہذیب)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے بعض ایس حدیثیں گزر چکی ہیں جواس بات پر ولالت کرتی ہیں کہ علقہ کی دیت جالیس دینار، اور مضغہ کی ساٹھ وینار اور ان کی ورمیان حالت میں پچاس دینار ہے۔

باب٢١

کنیر کے جنین کی ویت جبکہ شکم مادر میں مرجائے اس کی دیت اس کی مال کی قیمت کے دسویں حصہ کا نصف ہے۔ اور اگر وہ اسے زندہ سقط کر ہے اور پھر مرجائے تو اسکی دیت اسکی قیمت کا دسوال حصہ ہے۔ نصف ہے اور اگر وہ اب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

۔ حضرت شخ کلینی علید الرحمہ باسنادخود ابوسیار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علید السلام سے روایت کرتے ہیں ا۔ حضرت کی تابید کے اس جنین کے بارے میں جے کسی مخص کے آئے وہ اس مخص کی کہ آئے نے کسی قوم کی کنیز کے اس جنین کے بارے میں جے کسی مخص نے آئی کیا تھا فرمایا: اگر وہ اس مخص کی

ضرب سے حکم مادر میں مرحمیا تھا تو اس کی دیت اس کی مال کی قیمت کے دسویں حصد کا نصف ہے (بینی بیسواں حصد) ہے اور اگر اس کی ضرب کے نتیجہ میں اس کی مال نے اسے زندہ باہر پھینک دیا تھا اور پھر مرحمیا تو اس پراس کی مال کی قیمت کا دسوال حصد لازم ہے۔ (الفروع، الفقید ،التبذیب)

ا۔ حضرت شخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود سکونی سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کنیز کے جنین کی دیمت کے بارے میں قرمایا کہ اس کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔ (العہذیب) ماس۳۲

کافر ذمی کی آ تھے کی دیت جارسودرہم ہے اور ذمیہ کے جنین کی دیت اس کی قیمت کا دسوال حصہ ہے۔

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

- حضرت شیخ طوی علیدالرحمد باسنادخود برید بجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بوجھا کہ ایک مسلمان شخص نے ایک نصرانی کی آ کھی کو وری ہے تو؟ فرمایا: ذی کی آ کھی دیت جارسودرہم ہے۔ (العبد بب،الفقیہ ،الفروع)
- ۲- نیز باسنادخود مسمع سے اور وہ معنرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں قرمایا: حعنرت امیر علیہ السلام نیز باسنادخود سے اور وہ معنرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بہودیہ، لصرانیہ اور مجوسیہ عورت کے جنین کی دیت اس کی مال کی دیت کا دسوال حصہ قرار دی متنی ۔ (العہذیب، الفروع)

بالسهم

جو محف اپنی بیٹی کو پیٹے جس کی وجہ ہے اس کا حمل سقط ہو جائے اور وہ (بیٹی)
اس کی دیت میں ہے اپنا حصہ (ایک جمٹ) اسے معاف کر دے تو جائز ہے
محروہ اس دیت کے دو تلث اس کے شوہر (ایپ داماد) کوادا کرے گا۔
مردہ اس دیت کے دو تلث اس کے شوہر (ایپ داماد) کوادا کرے گا۔
(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ با سناد خود ساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہوچھا کہ ایک مخص نے اپنی حاملہ بنی کو بیٹا جس کی وجہ سے اس نے ایک مردہ بچہ کوسقط کر دیا اور اس کے شوہر نے اس (اپنے سسر) کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا اور عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ اگر اس سقط کی بچھ دیت ہے اور اس میں سے میرا ہمی بچھ حصہ ہے تو وہ میرے باپ کا ہے (یعنی میں اسے جہہ کرتی سقط کی بچھ دیت ہے اور اس میں سے میرا ہمی بچھ حصہ ہے تو وہ میرے باپ کا ہے (یعنی میں اسے جہہ کرتی

ہوں)۔ فرمایا: وہ جو پچھ کردے وہ اس کے باپ کے لئے جائز ہے (مگروہ دیت کے دو حصے اپنی بیٹی کے شوہر کوا دا کرے گا۔ (دوسری حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے)۔ اب مہم

مردہ (یااس جیسے) آ دی کے سرکا شنے کی دیت کا بیان۔

(اس باب بین کل چھ حدیثیں ہیں جن بیں ہے تین کررات کو قلم دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنہ)

حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باساد خود حجہ بن صباح ہے اور وہ بعض اصحاب ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ منصور (دوائتی) نے آپ سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک مردہ آدمی کا مرقلم کیا ہے اس کی دیت کیا ہے؟ امام نے فرمایا: اس پر ایک سودینار لازم ہے۔ عرض کیا گیا کہ سودینار کس طرح لازم ہے؟ فرمایا: نظفہ کے ہیں وینار، علقہ کے ہیں دینارا نزم ہے۔ عرض کیا گیا کہ سودینار کس طرح لازم ہے؟ فرمایا: نظفہ کے ہیں وینار، علقہ کے ہیں دینارا مصفہ کے ہیں دینارا نہ ہدی کے ہیں دیناراور گوشت کے ہیں دینار (یہ ہوئے کل سودینار)۔ ارشاد قدرت ہے: ﴿فَهُمّ اَنْسَالْنَا اللهُ خَلْقًا الْحَوَ ﴾ (یعنی اس کے بعداس ہیں روح داخل ہونے ہے پہلے شکم مادر ہیں ہوتا ہے۔ پھرای داخل ہوتی ہے)۔ اور یہ مروہ بعز لہ اس جنین کے ہے جوروح داخل ہونے سے پہلے شکم مادر ہیں ہوتا ہے۔ پھرای نے لیجھی نے پوچھا کہ یہ درہم کس کو ملیں گارای سے درہ کم کس کو ملیں گارای ہے درہ کا کہ اس کے دار اور کے ساتھ اس کی موت کے بعد پیش آیا ہے! اس قم سے اس کے لئے پھر بھی کرایا جائے گایا اسے صد قد کر دیا جائے گا۔ یا کس کا رخبر میں اسے صرف کر دیا جائے گا۔ یا کس کا رخبر میں اسے صرف کر دیا جائے گا۔

(الفروع،التبذيب،الاستبصار)

نیز باساد خود حسین بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بوچھتا کیا کہ ایک فخص نے کسی مردہ کا سرکانا۔ فرمایا: خداوند عالم نے میت کے ساتھ ہروہ سلوک کرنا حرام قرار دیا ہے جوزندہ کے ساتھ ہروہ سلوک کرنا حرام ہوسکتی ہے تو اس کی دیت واجب ساتھ کرنا حرام ہوسکتی ہے تو اس کی دیت واجب ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ بیس نے حضرت امام موٹ کاظم علیہ السلام سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بچ فرمایا ہے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ بیس نے عرض کیا: پس جو محض کسی مردہ کا سرقام کرے یا اس کا پیٹ چاک کرے یا کوئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: پس جو محض کسی مردہ کا سرقام کرے یا اس کا پیٹ چاک کرے یا کوئی ایسا کام کرے جن سے زندہ آدی کی جان جاسکتی ہے تو آیا اس میں پوری دیت واجب ہے؟ فرمایا: شد بلکہ اس میں ہیں ہونے سے پہلے ہوتی ہے اور وہ سود بینار ہے میں اس جنین کی دیت واجب ہوتی ہے ورشی مادر میں روح کے داخل ہونے سے پہلے ہوتی ہے اور وہ سود بینار ہے ہاں البتہ اس (جنین) کی دیت تو اس کے وارثوں کے لئے ہوتی ہے گریہ خود اس مردہ کی ہے۔ ورشی تہیں ہے!

راوی نے عرض کیا کہ ان دونوں ہیں فرق کیا ہے؟ فرمایا: جنین کا تعلق متنقیل ہے ہوتا ہے جس ہے فاکدہ کی توقع ہوتی ہے گرید (مردہ) گزر چکا۔ اور اس کی مفعت ختم ہو چکی ہے للہذا جب اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا تو اب اس کی دیت اس کی ہوگ کسی اور کی نہ ہوگی۔ للہذا اس قم سے اس کے لئے جج کرایا جائے گا۔ یا کوئی اور کار فیر انجام دیا جائے گا یا صدقہ وغیرہ کیا جائے گا۔ رادی نے عرض کیا کہ ایک آ دی میت کے لئے گڑھا کھود رہا تھا کہ اسے اس میں شمل دے اور کسی اس کے ہاتھ سے گری جس سے میت کا پیٹ چاک ہوگیا۔ تو اس محد در ہا تھا کہ اسے اس میں شمل دے اور کسی اس کے ہاتھ سے گری جس سے میت کا پیٹ چاک ہوگیا۔ تو اس مرت اس پر کیا داجب ہے؟ فرمایا: بی خطاء ایسا ہوا ہے۔ اور اس کا کفارہ ایک غلام کا آ زاد کرنا ہے یا دو ماہ کے مدر در نے جس ۔ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا تا ہے ہر سکین کو ایک مداور وہ بھی تیفیر اسلام سلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم کے مکہ دانے مدے ساتھ۔ (الفروع، الفقیہ، العلل، الحاس)

۳- حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمارے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمارے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بوچھا کہ ایک شخص نے میت کا سرقلم کیا ہے تو؟ فرمایا: اس پر دیت واجب ہے۔ عرض کیا: اس کی دیت کون وصول کرے گا؟ فرمایا: امام۔ نیز فرمایا: اوراگر اس کا دابیاں ہاتھ یا کوئی اور عضو کا تا جائے تو اس کا ارش (تاوان) بھی امام وصول کرے گا۔ (الانہذیب، الاستبصار، الفقید) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ مطلب بیہ ہے کہ امام وصول فرمائیں سے اور اپنی کار ہائے خیر میں صرف کریں سے جن کا اویر تذکرہ کیا جاچکا ہے۔

ناب ۲۵

مسی بھی مؤمن کی میت پر جنایت کاری حرام ہے جیسے اس کا سرقلم کرنا وغیرہ۔

(اس باب میں کل چید حدیثیں ہیں جن میں سے نئین کررات کو قلم دکر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

ا- حضرت شیخ کلیٹی علیہ الرحمہ باسنادخود جمیل سے اور وہ کئی اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

روابیت کرتے ہیں فرمایا: میت کا سرقلم کرنا زندہ آوی کا سرقلم کرنے سے بھی زیادہ سخت (گناہ) ہے۔(الفروئ.

العہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

- ۲- نیز با سنادخود محمد بن سنان سے اور ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں
 راوی نے عرض کیا کہ ایک محفل نے کسی میٹ کا سر کاٹا ہے تو؟ فرمایا: میت کا احترام زندہ کے احترام کی مانند ہے۔ (الفروع)
- س- حضرت میخ طوی علیه الرحمه با سنا دخود مسمع بن کردین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر ما دق علیہ السلام سے ہو جہا کہ ایک محض نے میت کی بڑی توڑی ہے تو؟ فرمایا: آ دمی جب مرجائے تو اس کا احترام زندہ سے بھی زیادہ ہے۔ (العہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت بیخ وغیرہ نے اس مساوات کو اس تعل کے حرام ہونے اور دیت کے واجب ہونے برمحول کیا ہے اگر چہ زندہ ومردہ کی دیت کی مقدار اور اس کے مصرف میں اختلاف ہے۔

باب ۲۹ آزاداور کنیز کی افضا^ل کرنے کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضرہے)۔(احقرمترجم عفی عنه)

- ا۔ حضرت بیخ صدوق علیدالرحمہ باسنادخود قضا ہائے امیر علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس عورت کی دیت کی اواقعا کہا تھا۔ (الفقید) دیت کی ادائیگی کا فیصلہ کیا تھا جس کا افضا کیا تھا۔ (الفقید)
- ۲۔ نیز باسناد خود محر بن احمد بن یکی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب نوادر انحکمہ میں حضرت اہام جعفر مداوی تا بین کتاب نوادر انحکمہ میں حضرت اہام جعفر مداوی تا بین کے ایس کی کنیز کا اپنے مداوی تا بین کے ایس کی کنیز کا اپنے ہاتھ سے افضا کر دیا تھا۔ فرمایا: اس عیب کے بغیر بھی اس کی قیمت مقرر کی جائے اور اس عیب کے بغد بھی پھر جو تفاوت ہو وہ بیوی سے لیا جائے اور پھر اسے مجبور کیا جائے کہ ہمیشہ اس کنیز کو اپنے پاس رکھے کیونکہ اب وہ مردوں کے قابل نہیں رہی ہے۔ (ابیناً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تنم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے موجبات ضانت (باب مہم میں) گزر پیکی ہیں اور باب النکاح میں بھی اور پچھ اس کے بعد (باب ۲۷ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی۔

باب ۲۷

كانفض كى ايك (صحيح) أكم يعور في يركامل ديت واجب ب-

(اس باب بین کل جارحدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکوچھوڑ کر باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ) ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا وخود حلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رواہت کرتے ہیں کہ آپ نے کانے آ دمی کی آ کھ (پھوڑنے) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں کامل دیت ہے۔

(الفروع،العبديب)

٧۔ نيز باسنادخودمحر بن قيس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر عليه السلام سے روايت كرتے ہيں كه آپ نے فرمايا كه

ل الفدايية كرموامعت وغيره بيازي كامقام بول ومقام حيض ايك كرديا جائية - (احتر مترجم مغي عنه)

حعرت امیرعلیدالسلام نے اس کانے کے بارے میں جس کی سی آئیدکوایک شخص نے پھوڑ دیا تھا یہ فیعلہ فرمایا تھا کہ است ح کہاسے جن حاصل ہے کہ آ دھی دیت لے کر جارح کی ایک آئید پھوڑ دے اور جا ہے تو پوری دیت لے کراس کی آئید پھوڑ نے سے درگزر کرے۔ (ایعنا والمقنع)

حفرت فیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود عبداللہ بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک تندرست آتھوں والے فض نے ایک کانے آدمی کی (تندرست) آتھوں کھوڑ دی ہے تو جارج سے پانچ ہزار درہم لے کر پھوڑ دی ہے تو جارج سے پانچ ہزار درہم لے کر قصاص ہیں اس کی ایک آئے ہوڑ سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے پوری دیت لازم آتی ہے اور اس نے آدمی دیت تصاص ہیں اس کی ایک آئے ہو تا سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے پوری دیت لازم آتی ہے اور اس نے آدمی دیت تصاص ہیں اس کی ایک آ

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں تتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰ از قصاص اعصاء میں) گزر چکی ہیں اور سچھاس کے بعد (باب ۳۰ میں) آئینگی انشاءاللہ تعالی۔

باب ۲۸

شل شدہ ہاتھ کے کا شے میں (پورے ہاتھ کی) دیت کا ایک مکٹ واجب ہے اور یہی تھم شل شدہ انگی کا نے کا ہے (کہ اس میں پوری انگی کی دیت کا ایک ملٹ واجب ہے) اور اگریہ جنایت کاری کوئی غلام کرے تو اسے جنایت میں غلام بنایا جا سکتا ہے یا جنایت کاری کی مقدار کے مطابق اس کا بچھ خلام بنایا جا سکتا ہے اور اس کے آتا ہے اس کی جنایت کاری کی دیت کی جا سکتی ہے۔ حصہ غلام بنایا جا سکتا ہا پھر اس کے آتا ہے اس کی جنایت کاری کی دیت کی جا سکتی ہے۔ (اس باب میں کل تین صدیثیں ہیں جن میں ہے ایک محرر کوچھوڑ کر ہاتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عند) محضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محض کے بارے میں جس نے ایک آ دی کا معلول ہاتھ کا ٹا تھا۔ فر مایا کہ اس پر رضیح کہاتھ کی دیت کا ایک محلف واجب ہے۔ (البہذیب، الفروع)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن صالح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک فلام نے کسی آزاد آدمی کا ہاتھ کا اے جس کی تین انگلیاں شل شدہ مضیں؟ امام نے فرمایا: فلام کی قیمت کس قدر ہے؟ راوی نے عرض کیا کہ پچھ فرض کرلیں۔ امام نے فرمایا: اگر غلام کی قیمت دوسیح اور تین شل شدہ انگلیوں کی دیمت سے زیادہ ہے۔ تو اس صورت میں وہ مخص جس کا ہاتھ کا ناعمیا ہے وہ ذائد قیمت اس غلام کے آقا کو دے کراہے اپنا غلام بنا سکتا ہے اور اگر جا ہے تو اپنی دوشدرست اور تین شل شدہ وہ ذائد قیمت اس غلام کے آقا کو دے کراہے اپنا غلام بنا سکتا ہے اور اگر جا ہے تو اپنی دوشدرست اور تین شل شدہ

الكيوں كى قيمت (ويت) اس كے آقا ہے ليسكتا ہے۔ راوى نے عرض كيا بهضيلى سميت دوئندرست اور تين شده شده الكيوں كى قيمت كيا ہے؟ فرمايا: دوئندرست الكيوں كى بضيلى سميت قيمت دو ہزار درہم ہے اور نين شل شده الكيوں كى بضيلى سميت قيمت كا ايك ثلث (تبائى) ہے۔ الكيوں كى بضيلى سميت قيمت كا ايك ثلث (تبائى) ہے۔ پھر فرمايا: اور اگر غلام كى قيمت دوئندرست الكيوں كى بضيلى سميت اور تين شل شده الكيوں كى بضيلى سميت قيمت ہے كم ہو۔ تو پھر غلام اس كے حوالے كيا جائے گا جس پر جنايت كى تمى ہے گر يہ كه اس كا آقا اس كى ديت ادا كر كے غلام كواپنے ياس ركھ لے۔ (الفروع، التهذيب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تتم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ و۳ و۱۰ و۱۳ و۱۳ از ابواب قصاص اعضا میں) گزر پچی ہیں اور پچھاس کے بعد (باب ۴۰ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی۔

بات ۲۹

کانی آئکھ کے اندر دھنس جانے اور سپے نور آئکھ کے پھوڑنے کی ویت کا بیان۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عبداللہ بن ابوجعفر سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ نے اس کانی آگھ کے بارے ہیں جو (بنور ہونے کے باوجود) اپنی جگہ موجود تھی۔ اگر کوئی

اسے اس طرح چوٹ نگائے کہ وہ اندر دھنس جائے تو فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس کی دیت تندرست
آئے کی دیت کا نصف قرار دی ہے۔ (الفروع ، الجذیب)

۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سلیمان ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس فخص کے بارے میں جس نے ایک آ دمی کی ایسی آ کھھ پھوڑی جوتھی تو بے نور محرابی جکہ قائم تھی ۔ فرمایا: اس پر تندرست آ کھی و بہت کی ایک چوتھائی واجب ہے۔ (ایھناً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے بعد (باب از ابواب عاقلہ میں) بعض ایس حدیثیں آئیں گی جواس ہات پر دلالت کرتی ہیں کہ اندھے آ دمی کی آئھ چھوڑنے کی دیت تندرست آئھ چھوڑنے کی دیت کی ایک تہائی ہے۔

باب

عورت کے (سرکے) بال مونڈ نے سے اس کا زرِمبرا دا کرنا پڑتا ہے اور یہی تھم کسی کی بکارت کو زائل کرنے کا ہے اور اگر دوبارہ بال نہ اُ کیس تو پھر کامل دیت واجب ہوتی ہے۔ (اس باب میں کل چار مدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکر رکوچھوڈ کر باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ) ا۔ حضرت بینج طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہوجاؤں! اس محف پر کیا واجب ہے جس فر نے حملہ کرے عورت کا سر موثڈ ڈالا؟ فرمایا: اس سخت مارا پیٹا جائے اور پھر مسلمانوں کی جیل میں اسے قید کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ اس کے بالوں کے بارے میں صورت حال واضح ہو۔ پس اگر دوبارہ آگ آئیں تو اس سے مہر المثل بیا جائے گا اور اگر نہ آگے تو پھر اس سے پوری دیت وصول کی جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر بال اور اس کی آگر نال اور اس کی اور اس کے مہر المثل کس طرح واجب ہوتا ہے؟ فرمایا: اے فرزندستان! عورت کے بال اور اس کی بارے شریک ہیں! پس جب ان دو میں سے کوئی چیز چلی جائے تو اس سے مہر المثل میں برابر کے شریک ہیں! پس جب ان دو میں سے کوئی چیز چلی جائے تو اس سے مہر المثل واجب ہوجا تا ہے۔ (المجد یب، بلفظیہ والفروع)

- ۱۲ نیز باسنادخود ابوعمر وطبیب سے اور وہ حضرت آیام جعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس مختص کے بارے میں جس نے اپنی انگلی سے کنیز کا پردہ ایکارت زائل کر دیا تھا جس سے اس کا مثانہ بھٹ کیا للہٰ داوہ پیشاب کوئیس روک سکتی تھی۔ فرمایا: اس پر پوری دیت کی ایک تہائی بعنی ایک سوچھیا سٹھ دینار اور ۱۷ ویں دینار کے دوثکث واجب ہے دوثکث واجب ہے نیز مہر المثل کی اوائیگی بھی واجب ہے۔ (العہذیب، الفقید)
- ۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنا دخود کتاب ظریف ہے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس صورت میں پوری دیت لازم الا داء قرار دی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہل ازیں (باب ۱۹و۲ میں) بعض مقصود پر ولائٹ کرنے والی حدیثیں گزر پھی ہیں۔ باب اسم

موین آب اورای طرح می کی زبان کا شنے سے دیت کی ایک تہائی واجب ہوتی ہے اورای طرح مصلی آ دمی کی زبان کا شنے سے دیت کی ایک تہائی واجب ہوتی ہے۔ مصلی آ دمی کا آلہ بیا خصیتین کا شنے سے بھی دیت کی ایک تہائی واجب ہوتی ہے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

- حضرت شیخ کلینی علیه الرحمه باسنادخود بربیر بن معاویه سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیه السلام سے روایت کرتے بی فرمایا محمد باقر علیه السلام سے روایت کرتے بین فرمایا محمد باقر علیه السلام سے روایت کرتے بین فرمایا محمد باقر کے آلہ اور خصیتین کا شخ بین دیت واجب ہے۔ (الفروع، العبدیب، الفقیه)
- ۔ نیز باسنادخود ابوبھیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے زرارہ کے خاندان کے بعض آ دمیوں نے سوال کیا کہ ایک فض نے ایک کو نظے آ دمی کی زبان کائی ہے اس پر کیا ہے؟ فرمایا:
 اگر دہ پیدائش کونگا تھا تو اس پر دیت کی ایک تہائی واجب ہے اور اگر پہلے بولٹا تھا اور کسی تکلیف کی وجہ سے کونگا

ہوگیا تھا تو اس پر بھی تندرست آ وی کی زبان کی دیت کی آیک تہائی لازم ہے اور بھی تھم آتھوں اور دوسرے اعطاء وجوارح کا ہے۔ (ابینا)

باب٣٢

خصیتین کے آماس، ناف کے شکاف اور ہر شم نے (بدنی) شکاف کی یہی دیت ہے (اس عضو کی) دیت کی ایک تہائی ہے۔

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ با سناو خود معاویہ بن عمار سے روابت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میرے ایک پڑوی نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور جب اس نے اس سے مباشرت کرنا چاہی تو اس نے اس اس طرح زور سے لات ماری کہ اس کا خصیہ شکافتہ ہوگیا اور اس پر آ ماس آ گیا۔ اور وہ اس واقعہ کے بعد بھی مباشرت کرنے اور اولا و جننے کے قابل تعا۔ چنا نجہ میں نے اس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اور اس خض کے بارے میں جو مناور اس خص کی ناف کوشکافتہ کردیا تھا؟ فرمایا: ہر تم کے شکاف میں (پوری) و بت کی ایک تمائی ہے۔ (الفروع ، المتہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کو بل ازیں (باب ۱۹ میں) یہ بات گزر چک ہے کہ آ ماس کی دیت جارسودینار ہے۔ باب ساسلا

یجے کے وانت کی ویت کا بیان۔

(اس باب میں کل نین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مکررکو چھوڑ کر باتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنہ)

حضرت مین طوی علیہ الرحمہ باسنادخو دہمیل ہے اور وہ بعض اصحاب ہے اور وہ امامین علیما السلام میں ہے ایک امام
علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ بچہ کے اس وانت کے بارے میں جے کوئی آ دمی مارے اور دانت کر جائے اور چھراُ گھراُ گھرا گھراُ گھراُ گھیا۔ اس پر قصاص نہیں ہے۔ ہاں البند (اس عیب کا) تا وان لازم ہے۔

(العبذيب،الفقيه،الفروع)

ا۔ نیز باسناد خودمسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے بچہ کے (کھیر کے) وانت کے بارے میں اس کے کرنے سے پہلے (اگر کوئی گرائے) یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہرجانی دانت کے بوض ایک اونٹ ہے۔ (التہذیب)

بابهمه

اس صورت حال کا تھم کہ جب کس نے علام یہ کی تی جنایت کاری اس کی پوری قیمت پرمجیط ہوجیسے اس کی ناک کائی جائے یا آلہ تناسل؟ (اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عنی عنہ)

حضرت میخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود غیاث سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی غلام پر وہ جنایت کر سے جس کی دیت اس کی ایوب کی اس کی ناک یا اس کا آلہ کا دے تو وہ جانی اس کی قیمت اس کے آقا کوا داکرے گا اور غلام کو اس بنے قیمنہ ہیں لے لے گا۔ (المجدد یب، الفروع)

باب۳۵

بیجے کے آلہ اور نامرد کے آلہ کو کاشنے پر پوری دیت واجب ہوتی ہے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عنی عند)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود بر بدنجل سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نئج کا آلد کاشنے کے بارے میں فرمایا کہ اس سے پوری دیت اداکرنی پردتی ہے۔

(الفروع،التهذيب،الفقيه)

نیز پاسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے بچہ اور نامرد کے آلہ کو کاشنے کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے پوری دیت واجب ہوتی ہے۔(ایفناً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پجور دیشیں اس سے پہلے (باب اس میں) گزر چکی ہیں جواسے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب

عورت کی شرم گاہ کائے پر پوری دیت داجب ہوتی ہے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیدالرحمد باسنادخودعبدالرحن بن سیابه به اور وه حضرت امام جعفر صادق علید السلام به روایت کرتے بین فرمایا که حضرت امیر علید السلام کی کتاب بین لکھا ہے کہ اگر کوئی مخص این بیوی کی بشرم کاہ کان دے تو

میں اس براس کی بوری دیت ادا کرنے کا جریانہ عائد کروں گا۔ (الفروع، العبد یب، الفقید)

۳۔ نیز باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا حضرت امام علی علیہ السلام نے اس مخص کے بارے ہیں جس نے اپنی ہیوی کی شرم گاہ کاٹ ڈ الی تھی ۔ یہ فیصلہ صادر فر مایا تھا کہ بین اس پر نصف دیت کی ادائیگی کا جرمانہ عائد کروں گا۔ (ایصناً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہل ازیں (باب 9 از قصاص اعضاء میں) بعض ایسی حدیثیں گزر پیکی ہیں جواسیے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۲۷

کسی کی ڈاڑھی مونڈ نے میں پوری دیت ہے بشرطیکہ دوبارہ نہ آگے اور اگر دوبارہ بال

اگے آئیں تو پھر دیت کی ایک تہائی ہے اور اگر مرد کے سرکے بال اس طرح مونڈ ب
جائیں کہ دوبارہ نہ آگیں تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر کوئی کسی شخص کے پیٹ کواس
طرح رگڑ ہے کہ اس کا کپڑوں میں پا خانہ نکل آئے تو اس میں ایک تہائی دیت ہے۔
(اس ہاب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک کررکوجیوز کر باق دوکا ترجہ حاضرہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
ا۔ حضرت شنح کلینی علیہ الرحمہ با سناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ڈاڑھی کے بارے میں بوں فیصلہ فرمایا کہ آگراس طرح مونڈی جائے کہ دوبارہ فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام ہے اور اگر دوبارہ آگ آئے تو پھر دیت کی ایک تہائی ہے۔

(الفروع،التهذيب،الفقيه)

٧۔ حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود سلمہ بن تمام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے (گرم)

ہانڈی جس میں گرم شور با تھا دوسر فی شخص کے سر پر انڈیل دی جس سے اس کے سر کے بال گر گئے۔ چنانچہ ان

لوگوں نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ آپ نے اسے ایک سال کی مہلت دی اور جب

پورے سال تک بال دوبارہ نہ اُسے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ پوری دیت اداکر ہے۔ (العبدیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۱ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو آخری تھم پر دلالت
کرتی ہیں۔

باب ۳۸

پورے دانت توڑنے میں پوری دیت ہے اور وہ اٹھا کیس دانتوں پرتقسیم ہوتے ہیں اور تقسیم کی کیفیت کا بیان؟ اور زائد دانتوں کا کھیا

(ال باب میں کل چو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مررات کو تلمو دکر کے ہاتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عند)
حضرت شخ صدوق علیہ الرحمہ باساد خود قضاوت بائے امیر الموسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
ان دانتوں کے بارے میں جن پر دیت تقسیم ہوتی ہے یہ فیصلہ کیا کہ وہ کل اٹھا ٹیس ہیں جن میں سے سولہ مند کے
پیسے چھے چھے میں ہوتے ہیں اور بارہ منہ کے اگلے حصہ میں۔ چنانچہ اگلے بارہ دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت جبکہ
اسے بالکل تو زا اور اکھیٹر دیا جائے بچائی وینار ہے اس طرح سب اگلے دانتوں کی دیت چھسو دینار ہوگ۔ اور
پیسے دانتوں میں اگر کوئی دانت تو ڈا (یا اکھیٹرا) جائے تو اس کی دیت اگلے دانتوں کی دیت کا نصف ہوگی لینی
پیسے کی دینتوں میں اگر کوئی دانتوں میں جا دانتوں کی دیت ہوگے دانتوں میں سے پچھے
پیسے کی اور مینار اور سب کی چارسووینار ہوگی اور بیکل ہوئے ایک ہزار دینار کی اُن دانتوں میں سے پچھے
کی ہوتو اس کی دیت نہیں ہے۔ اور اگر پچھے ذائد ہے تو اس کی جمی کوئی دیت نہیں ہے۔ (الفقیہ)

حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ با سادخود تھم بن عتیہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے حضرت امام جمہ باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بعض لوگوں کے منہ میں بتیں (۳۲) دانت ہوتے ہیں اور بعض کے صرف اٹھا کیس ہوتے ہیں تو کس قدر وانتوں پر دیت تشیم ہوگی؟ فر مایا: اصل خلقت میں دانتوں کی تعدادا ٹھا کیس ہے جن میں سے بارہ وانت منہ کے اعلے حصہ میں ہوتے ہیں اور سولہ منہ کے وجھلے حصہ میں پس الحلے ہارہ وانتوں میں سے ہر دانت کی دیت جبکہ اسے بالکل تو ز دیا جائے پانچ سو ورہم ہے (یعنی پچ اس دینار)۔ اس طرح الحلے بارہ وائتوں کی دیت جبکہ اسے بالکل تو ز دیا جائے پانچ سو ورہم ہے (یعنی پچ اس دینار)۔ اس طرح الکل تو ز دیا جائے یا اکھیڑ دیا جائے الکل تو ز دیا جائے کی اس طرح المام کی جائے یا اکھیڑ دیا جائے از ھائی سو درہم ہے اور سب کی اس کر چار ہزار درہم قرار پائے گی۔ اس طرح المام الکی جی کوئی دیت نہیں ہے۔ فرمایا: ہم نے حضرت امام علی علیہ السلام کی کوئی دیت نہیں ہے۔ فرمایا: ہم نے حضرت امام علی علیہ السلام کی کئی کوئی دیت نہیں ہے۔ فرمایا: ہم نے حضرت امام علی علیہ السلام کی کتاب ہیں اس کا طرح کھا ہوا یا یا ہے۔ (کتب اربعہ)

حضرت من طوی علیہ الرحمہ باسناد خود ساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اُن (حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ باسناد خود ساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں برابر ہیں۔ (العہذیب) صادق علیہ السلام) سے دانتوں کی دیمت کے بارے ہیں سوال کیا؟ فرمایا سب دیمت میں برابر ہیں۔ (العہذیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ نے اسے اعظے دو دانتوں اور دومرے اعلے حصہ کے دانتوں مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ نے اسے اعظے دو دانتوں اور دومرے اعلی حصہ کے دانتوں

پر محمول کیا ہے (کہان کی دیست برابر سبے پین پہاس پہاس وینار)۔ ماہیہ pun

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں دیت ہے اور اس طرح دونوں یا ڈس کی انگلیوں میں بھی دیت ہے اور یہ کل دس دس انگلیاں ہیں۔اوران ستے زائد یا کم انگلیوں کا تھم؟

(اس باب میں کل فو مدیثیں ہیں جن میں ہے چار کردات کو تھر دکر ہے باتی چاری کا ترجہ ما منر ہے)۔ (احتر منز ہم عنی مند)

حضرت کے کلینی علیہ الرحمہ پاسان خود تھم بن عتیہ ہے دوایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمہ

ہم دیت ہے؟ آپ نے جمعے کہ دولوں ہاتھوں اور دولوں پاکس کی الکلیاں اگر دی دی ہے زائد یا کم ہوں تو ان میں

میں دیت ہے؟ آپ نے جمعے فرمایا: اے تھم الصل خلقت میں دوالکلیاں جن پردیت تشیم ہوتی ہے دو دولوں

ہم دیت ہے؟ آپ نے بحم ہوان ہے زائد یا کم ہیں ان میں کوئی دیت نیس ہے اور بی کی فیت پاکس کی

انگلیوں کی ہے کہ وہ بھی دی ہیں ہیں جو ان سے زائد یا کم ہیں ان میں کوئی دیت نیس ہے۔ اور پاکس کی دی الگلیوں

میں ہے ہرائگی کی ویت ایک ہزار درہم (لیحنی ایک سودینار) ہے اور کی تھم ہاتھ کی الگیوں کا ہے۔ اور اگر ان

الگلیوں میں ہے کوئی انگلی شل شدہ ہوتو اس کی دیت سالم انگلی کی دیت کی ایک تہائی ہوگی۔ (الفروع والتہذ یب)

انگلیوں میں ہے کوئی انگلی شراع میں اور و دھرت انام جعفر صادق علیہ السلام سے دوایت کرتے ہیں فرمایا: اگر ذاکہ

انگلی کائی جائے تو اس میں میں (ادر اصلی انگلی کی دیت کی ایک تہائی حصر واجب ہے۔

انگلی کائی جائے تو اس میں میں (ادر اصلی انگلی کی دیت کی ایک تہائی حصر واجب ہے۔

(الفروع،البتيذيب،الفقيه)

مؤلف علام فراستے ہیں کہ بیاس صورت پر محول ہے کہ جب صرف زائد انگی کائی جائے (کداس میں دیت ہے) اور جو پہلی حدیث میں نہور ہے (کداس میں دیت ہے) اور جو پہلی حدیث میں نہور ہے (کدراکد انگی میں کوئی دیت ہیں ہے) بیاس صورت پر محول ہے کہ جب وہ زائد انگی دوسری انگلیوں کے ساتھ کائی جائے۔

- س۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناوخودعبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعظر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وونوں ہاتھوں کی انگلیاں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں دیستہ میں سب برابر ہیں بینی ہرالگل میں دس اونٹ ہیں۔ (العہذیب، الاستبصار، الفقیہ)
- الله بیز با سنادخود نفیل بن بیارے دوایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بی نے معزبت امام جعفر صادق علیہ السلام سے باز و کے بارے بیں پوچھا کہ جب اے اس طرح چوٹ لگائی جائے کہ جس سے تغیلی کا بندٹوٹ جائے تو؟
 فرمایا: اگراس کی وجہ سے جھیلی خشک ہوجائے اور سب الگلیاں شن ہوجا کیں تو اس بیں ہاتھ کا سنے کی دیمت کے دو

مگٹ واجب ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا: اور اگر اس کی وجہ ہے بعض اٹکلیاں شل ہوجا کیں اور بعض نہ ہوں۔ تو پھر ہر شل شدہ انگلی کی ویت اس کی مجھے انگلی کی ویت کے دو مگٹ ہوگی۔ فرمایا: اور بہی تھم پنڈلی اور قدم کا ہے جبکہ قدم ک انگلیاں شل ہوجا کیں۔ (کتب اربعہ)

حضرت بیخ صدوق علیه الرحمه باسناوخود عبدالله بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دونوں ہاتھول کی انگلیاں اور دونوں ہاؤں کی انگلیاں دیت ہیں بالکل برابر ہیں۔ (الفقیہ)
 مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مسم کی بچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب اس میں) گزر پھی ہیں۔
 مولف علام فرماتے ہیں کہ اس مسم کی بچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب اس میں) گزر پھی ہیں۔

دانت کی دیت جبکہ اسے چوٹ لگائی جائے گروہ گرے تو نہ کین سیاہ ہوجائے۔
(اس باب بس کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک کررکوچوڈ کر باق دوکا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت مین طوی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا جب دانت پر چوٹ لگائی جائے تو ایک سال تک انظار کیا جائے گا۔ پس اگر گر گیا تو پھر چوٹ
لگانے والے کو پانچ سو درہم ادا کرنا پڑیں ہے۔ اور اگر سیاہ ہو گیا گر گر انہیں تو پھر اس کی دیت کے دو مگٹ ادا
کرےگا۔ (کت ادر بعہ)

ا۔ نیز باسنادخود ابان سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے ہے کہ جب (چوٹ کلنے سے) اسکلے دو دانت سیاہ ہو جا کمیں تو ان ہیں دیت ہے (سابقہ تفصیل کے مطابق جو پہلی حدیث میں ندکور ہے)۔

بابا

ناخن کی دیت کابیان _

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے ناخن کے بارے میں جب اسے کاٹ دیا جائے اور پھر نہ نکلے یا اگر نکلے تو سیاہ اور بلاشکل نکلے تو بیاں۔ اور بلاشکل نکلے تو یہ بیار ہیں۔ اور بلاشکل نکلے تو یہ بیار ہیں۔ اور بلاشکل نکلے تو یہ بیار ہیں۔ الفروع) (العبد یب، الفروع)

٢- نيز باسنادخودعبدالله بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے روايت كرتے ہيں كه آت نے

ایک حدیث سے من میں فرمایا کہ ناخن میں پانچ دینار دیت ہے۔ (ایسنا) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بیسابقہ تنعیل پرمحمول ہے۔ باریم

الكليوں كے اور الكو مصے سے جوڑوں كى ديت كابيان -

(اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم علی عنه)

ا۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سناد خودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمای حضرت امیر علیہ السلام ہر الگلی کے جوڑ (کوکائنے یا زخمی کرنے) کی دیت اس انگلی کی دیت کی ایک تہائی قرار دیتے تھے۔ سوائے انگو تھے کے جوڑ کے کہ اس میں انگو تھے کی دیت کا نصف قرار دیتے تھے۔ کیونکہ اس کے صرف دو جوڑ ہوتے ہیں) در التہذیب، الفقیہ) صرف دو جوڑ ہوتے ہیں) در التہذیب، الفقیہ) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۹ میں) اس قتم کی چھے حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس موضوع پر دلالت کرتی ہیں۔

باب سام کان کی لو (کامنے) کی دیت کان کی دیت کی ایک تنہائی ہے۔ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت فینی طوی علیدالرحمه باسنادخود غیات سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کان کی لوگ دیمت کے بارے میں کان کی ویت کا ایک ٹلٹ اوا کرنے کا فیصلہ تمام انگلی کی دیمت کا ایک تہائی ادا دیمت کا ایک تہائی ادا کرنے کا فیصلہ تمام انگلی کی دیمت کی ایک تہائی ادا کرنے کا فیصلہ قرمایا اور ناک کے ہر نقطے کی دیمت کا ایک ٹلٹ قرمایا اور ناک کے ہر نقطے کی دیمت کا ایک ٹلٹ قرار دی۔ (العہذیب)

نیز باسنا وخود عبد الرحمٰن سے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سیاہ دانت کی ویت مج و انت کی ویت ہو ایک مکٹ قرار دی اور اس (بنور) آ نکھ کی ویت جو اپنی جگہ قائم ہو جبکہ اندر دھنس جائے سیح آ نکھ کی ویت کی ایک تبائی قرار دی اور کان کی لوگ ویت خود کان کی ویت کی ایک تبائی قرار دی اور کان کی لوگ ویت خود کان کی ویت کی ایک تبائی قرار دی اور ناک کے میت مالم ٹانگ کی ویت کا ایک تکٹ قرار دی۔ اور ناک کے میت مالم ٹانگ کی ویت کا ایک تکٹ قرار دی۔ اور ناک کے ہر نتھنے کی ویت ناک کی ویت کی ایک تبائی مقرر فرمائی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں قبل ازیں (باب ساز دیات اعضاء میں) اس متم کی پچھ حدیثیں گزر پھی ہیں۔

بابهم

مرداورعورت کے اعضاء کی دیت اس وقت تک برابر رہتی ہے جب تک بوری دیت کے ایک ثلث تک نہ پہنچ جائے۔ بعدازاں مرد کے اعضاء کی دیت عورت کے اعضاء سے دو کنی ہو جاتی ہے۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مرر کوچھوڑ کر ہاتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ) حضرت شیخ کلینی علیدالرحمه باسنادخود ابان بن تغلب ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آ ب اس مخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے عورت کی ایک انگلی کاٹ وی اس کی کیا دیت ہے؟ فرمایا: دس اونٹ! عرض کیا: اگر دوانگلیاں کا لیے تو؟ فرمایا: بیس اونٹ_ مجرعرض كيا: اور أكر تين كافية تو؟ فرمايا: تيس اونث! عرض كيا: اور أكر جار كافية تؤ؟ فرمايا: بيس اونث! راوي نية (از راه تعجب) کہا: سبحان اللہ! تین الکلیاں کائے تو تمیں اونٹ اور اگر جار کائے تو ہیں اونٹ؟ (ایں چہ بوانجی است؟) پر کہا کہ جب ہم عراق میں متھ تو جب یہ بات ہم تک پہنچی تھی اور ہم ایبا سینے والے سے برائت ظاہر كرتے تھے اور كہتے تھے كدالي خبرلانے والاشيطان ہے (مكر آج تواسيخ كانوں سے آپ سے بير بات من لي؟) فرمایا: اے ابان! مشہرو۔ مید حضرت رسول خداصلی الله علیه وآله وسلم کا تنکم ہے! عورت دیت کی ایک تنہائی تک تو مرد کے ساتھ برابر رہتی ہے۔ اور جب اس حد تک پہنچ جائے تو وہ نصف کی طرف بلیٹ جاتی ہے۔ اے اہان! تو نے تیاں کے ساتھ میری گرفت کی ہے اور جب سنت میں قیاس کو داخل کیا جائے تو پھر دین ملیا میٹ ہوجا تا ہے۔ (الفروع،العهذيب،الفقيد،المحاس)

حضرت فیخ طوی علیه الرحمد باسنا دخود ساعد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیں نے ان (حضرت اہام جعفر صادق علیه السلام) سے عورتوں کے زخموں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: مرد اور عورتیں دیت میں ایک ثلث تک تو بالکل برابر ہیں اور جب معاملہ اس سے آسے نکل جائے تو پھر عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہوتی ہے۔ (التہذیب، کذا فی المقعد للمقید")

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ لل ازیں قصاص کے ابواب (باب۳۳ میں) اس نتم کی پچھے صدیثیں گزر پھی ہیں۔ باب ۵۲۸

شوہریا آقا کے سوااگر کوئی اور مخص مجامعت وغیرہ ہے کئی لڑکی کی بکارت زائل کرے تو اس پر دیت لازم ہے۔

(ال باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنه)

حضرت شیخ طوی علید الرحمد باسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علید السلام سے روایت کرتے ہیں

قرمایا حضرت امیرعلیہ السلام کی خدمت میں دولڑ کیوں کا مقدمہ پیش کیا مجا جوجهام میں داخل ہو کیں اور ایک نے انگلی ہے دوسری کا پردؤ بکارت زائل کر دیا؟ آپ نے ایسا کرنے والی پر دیت لازم قرار دی۔ (العہذیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کہل ازیں دیات الاعضاء (باب اس میں) ایسی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں جواہیے عموم سے اس پر دلالت کرتی ہیں۔

بإبهم

عورت کے بیتان کا نئے میں عورت کی آ دھی دیت لازم ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنادخود ابوبصیرے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ انسلام سے روایت کرئے ہیں فرمایا:
حضرت امیر علیہ انسلام نے اس مخص کے بارے میں جس نے اپنی عورت کے پہتان کاٹ ڈالے تھے۔ یہ فیصلہ کیا
تھا کہ اس پرعورت کی آرھی دیت واجب قرار دی تھی۔ (التہذیب، الفروع)
مؤلف علام فریاتے ہیں کہ اس سے بل (یاب ۳۲ میں) اس تسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جواسے عموم سے اس

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے قبل (باب ۳۱ میں) اس تنم کی سی کھ صدیثیں گزر پیکی ہیں جواسے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

ہاب کہم

جانورکی آئکھ پھوڑنے کی دیت اس کی موجودہ قیمت کی ایک چوتھائی ہے۔

(اس باب میں کل چارحدیثیں ہیں جن میں سے دو کررات کو قلمز دکرے باتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

د حضرت یشخ طوی علیہ الرحمہ با سنا دخود ابو العباس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی جانور کی آئکھ پھوڑے اس پراسکی قیمت کی ایک چوتھائی واجب ہے۔ (التہذیب الفروع)

۱ نیز با سناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام نے محموزے کی آئل دون کی قیمت کی ایک چوتھائی لازم قرار دی تھی۔

السلام نے محموزے کی آئکھ پھوڑنے والے پراس محموزے کی اس دن کی قیمت کی ایک چوتھائی لازم قرار دی تھی۔

(التہذیب، الفروع ، الفقہ)

باب ۲۸۸

خراش کے تاوان کا بیان اور مومن کی پیشتی اجازت کے بغیر اسے خراش پہنچانا جائز نہیں ہے۔ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کدآپ نے ایک حدیث کے ممن میں فرمایا: ہمارے جامعہ میں موجود ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ وہ جامعہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جس میں سب حلال وحرام کا تذکرہ ہے اور جس میں ہروہ چیز موجود ہے جس کی لوگوں کو (قیامت تک) ضرورت ہے بہاں تک کدائل میں خراش کے تاوان کا تذکرہ بھی ہے۔ بعدازال آپ نے اپنا ہاتھ میری طرف برد حمایا اور فرمایا: اے ابو محمد! اجازت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں آپ کا (غلام) ہوں آپ جو چاہیں سلوک کریں! چنا نچہ آپ نے اپنے ہاتھ سے جھے دہایا اور فرمایا کدائل (دہانے) کا تاوان بھی اس میں فدکور ہے۔ (الکانی)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ سابقہ ابواب میں اس متم کی سیجھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

﴿ منافع کے تلف کرنے کی دیات کابیان ﴿

(اس سلسله مین کل چوده (۱۹۴) باب بین)

بابا

ساعت، آواز اوراعضاء کوشل کرنے میں بوری دیت لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بونس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام علی رضاعلیہ السلام کی خدمت میں کتاب الدیات پیش کی جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کسی کی قوت ساعت زائل کی جائے تو اس کی دیت بورا ایک ہزار دینار ہے۔ اور اسی طرح اگر آ واز بالکل ختم ہو جائے تو اس سے بھی بوری دیت یعنی ایک ہزار دینار داجب ہوتی ہے۔ اور دونوں ہاتھوں کے شل کرنے (بے کار) کرنے کی دیت بھی ایک ہزار دینار ہے۔ اور اسی طرح دونوں یا وی کوشل کرنے کی دیت بھی ایک ہزار دینار ہے۔ اور اسی مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی بچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب از دیات الاعضاء میں) گزر چکی ہیں اور مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی بچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب از دیات الاعضاء میں) گزر چکی ہیں اور

م بجراس کے بعد (باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی۔

جس مخص کواس طرح پیما جائے کہ اس کے کلام میں پچھٹھ واقع ہوجائے (کہ بعض الفاظ ادانہ کر سکے) تو دیت کوحروف کی تعداد کے مطابق تقسیم کیا جائے گا (جو کہ بنابرمشہور ۲۸ حروف ہیں) اور جس بخدرنقص واقع ہوگا آئی دیت کی جائے گا۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار کررات کو قلمز دکر کے باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عنی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ نے اس محض کے بارے میں جس نے ایک دوسر سے خص کے سر پراس طرح چوٹ لگائی تھی

کہاس کی زبان میں تفتل پیدا ہو گیا۔ فرمایا: اس پر پورے حروف (۲۸) پیش کئے جا کیں سے (اور کہا جائے گا کہ وہ

بولے) پس وہ جس قدار حرف مجع ادانہیں کر سکے گا ای نسبت سے اس کو دیت دی جائے گی۔

(القروع،التبذيب،الاستبصار)

- حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود ساعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس فخص کا فیصلہ اس طرح کیا تھا جس نے دوسر فخص کے سر پر چوٹ لگائی تھی جس سے اس کی زبان لقبل ہوگئ تھی۔ آپ نے اس پر حروف جبی پیش کئے اور تھم دیا کہ وہ انہیں پڑھے۔ پس وہ جوحرف پڑھتا گیا اس کی دیت ساقط کرتے گئے اور جونہ پڑھ سکا تو اس کی دیت ساقط کرتے گئے اور جونہ پڑھ سکا تو اس کی دیت لازم قرار ان کی۔ (النہذیب، الاستبصار)
- س۔ نیز باسنادخودسکونی ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہوں ایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک آ دمی کولا یا گیا جسے اس طرح پیٹا گیا تھا کہ اس کی آ واز میں اس طرح نقص پیدا ہوگیا تھا۔

 کہ وہ بعض الفاظ ادا کرسکتا تھا اور بعض اوانہیں کرسکتا تھا۔ آپ نے اس پرحروف جبی چیش کئے اور فرمایا: انہیں پڑھ پس وہ جن حروف کو نہ پڑھ سکا اسی حساب ہے جانی پر دیت کی اوائیگی لازم قرار دی۔ اور حروف کل ۲۸ ہیں پس دیت کو اضا کیس حصول پرتھیم کیا جائے گا۔ (ایعنا)
- حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود علی بن انحن بن علی بن فضال سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا خدانے سب سے پہلے حروف کو پیدا کیا تا کہ ان کے ذریعہ سے اپنی مخلوق کو کھیا (پڑھنا) منکھائے ہیں جب سی شخص کے سرپر انٹھی ماری جائے جس کی وجہ سے وہ بعض الفاظ کوا وا نہ کر سکے ان کی تعداد کے مطابق اسے دینت اواکی جائے گی۔ (عیون الاخبار الرضاء معانی الاخبار ، الامالی ، کتاب التوحید)

بإبس

جس شخص کی قوت ساعت متاثر ہوجائے تو اس کا امتحان کس طرح لیاجائے گا؟ اور اگر ساعت کو نقصان پہنچانے والے سے دیت کی جائے اور بعد از ان ساعت ٹھیک ہوجائے تو دیت کی رقم واپس نہیں کی جائے گی!

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکررکوچیوڑ کر باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر متر جم تئی عنه)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے اس مخص کے بارے ہیں جس نے ایک دوسرے کے کان میں مڈی ماری اور اس نے
دعویٰ کیا کہ اس کی ساعت ختم ہوگئی ہے۔ فرمایا: ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ پس اگر وہ سننے لگ کیا۔ یا دو

سمواہوں نے گواہی دی کہ وہ سنتا ہے تو فہما ورنہ اس سے تنم اٹھوائی جائے گی اور جانی دیت ادا کر ہے گا۔عرض کیا سمیا: مولا! اگر اس کے بعد اس کی ساعت لوٹ آئے تو؟ (کیا اسے دیت والی رقم واپس کرنی پڑے گی؟) فرمایا: میں اس پر پچھولازم نہیں جانتا۔ (الفروع، العبذیب، المفقیہ)

ا۔ نیز باسنا دخود ابو بھیرے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس محف کے بارے بی جس کے کان پر کوئی چیز ماری گئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس کے ایک کان کی ساعت جاتی رہی ہے۔ فرمایا: اس کے متاثرہ کان کو باندھ کر (اس پر پٹی وغیرہ باندھ کر) بالکل بند کر دیا جائے اور سے کہا جائے کہ اس کی آ واز من جائے۔ اور پھراس کے آگے کی طرف سے پھوفا صلہ سے تھنی بجائی جائے اور اس سے کہا جائے کہ اس کی آ واز من پہر قدر رے زیادہ فاصلہ پر بجائی جائے و هکدا۔ پس جب وہ نہ سے تو اس جگہ پرنشان لگا دیا جائے۔ پھراس کے بیچھے سے تھنی بجائی جائے اور اس سے کہا جائے کہ اس کی آ واز من ۔ اور قدرے دور جا کر بجائی جائے (پس جب بیچھے سے تھنی بجائی جائی جائے گا۔ پھراسی طرح اس کے داکمیں جائے تھا اس کے داکمیں جائے تھا اس کے داکمیں جائے تھا ہے گا۔ پھراسی طرح اس کے داکمیں جائی جائے گا۔ پھراسی طرح اس کے داکمیں جائے تھا ہے گا۔ پھراسی طرح اس کے داکمیں جائے گئی جائے گا۔ پھراسی طرح اس کے داکمیں جائی جائے گا۔ پھراسی طرح اس کے داکمیں جائے گئی جائے پھراسی طرف میں جو اس کے داکمیں جو اس کے داکمیں جو اس کے داکمیں جو اس کے جائی جائے گئی جائے گئی جائے گئی جائے پھراسی طرف میں کہ اس کے جو روں طرف سے تھنی بجائی جائے گئی کی جائے گئی جائے گئی جائے گئی جائے گئی جائے گئی جائے گئی کی جائے گئی جائے گئی جائے گئی جائے گئی جائے گئی کر جائے گئی کر جائے گئی جائے

"- جناب علی بن جعفرا پی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اسپے بھائی حضرت امام موی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مخص نے دوسر ہے محص کے کان پر ہٹری ماری اور اس نے دعویٰ کیا کہ وہ سن نہیں سکتا تو؟ فرمایا: جب وہ خص مسلمان ہے تو اس سے دعویٰ کی تقسدین کی جائے گی۔ (اور جانی کو دیت اوا کرنا پڑے گی)۔
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ استحاب پرمحمول ہے (کہ مسلمان کی تقیدین کی جائے) یا اس کا یہ مطلب ہے کہ امتحان کے بعداس کی تقیدین کی جائے گی۔

باسبهم

جب کوئی مخص کسی آ دمی کو پیٹے اور اس سے اس کی بصارت ، سوٹکھنے کی قوت اور بولنے کی طاقت زائل ہوجائے تو اس پر تبین دبیتیں واجب ہوگی۔اور مدعی کے دعویٰ کو جانچنے کا معیار؟

(اس باب میں صرف ایک عدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر کے)۔ (احتر مترجم عفی عند)

حضرت شیخ کلینی علیدالرحمه باسنادخودعلی بن ابراہیم سے اور وہ مرفوعاً حضرت امیرعلیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قتم کی پھھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور پھھ اس کے بعد (باب ۲ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی۔

باب۵

آ تکھ کی بینائی کا تخمینه بادل والے دن نہیں لگایا جا سکتا۔

(اس باب میں کل دو صدیثیں ہیں ایک مرر کوچھوڑ کر باتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر منزجم عفی عنہ)
حضرت شیخ طوس علیہ الرحمہ باسنا دخود اساعیل بن ابوزیاد ہے اور وہ حضرت امام جعفرصا دق علیہ السلام ہے روایت
کرتے ہیں اور وہ اپنے والد ماجڈ ہے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا: ابر و باو والے
دن آ کھی بینائی گونہیں جانجا جا سکتا۔ (العہذیب، الفقیہ)

بان

اگر کوئی شخص کسی انسان کواس طرح مارے پیٹے جس سے اس کی ساعت، بصارت، زبان، عقل، شرم گاہ اور مقاربت کرنے کی قوت زائل ہوجائے تو اس پر چھادیات لازم ہوں گی۔

(اس باب میں صرف ایک عدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عنی عنه)

حضرت بین کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عمر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس مخص کے بارے میں جس نے ایک دوسرے مخص کواس زور سے کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس مخص کے بارے میں جس نے ایک دوسرے مخص کواس زور سے

ڈنڈ امارا کہ اس کی ساعت، بصارت، زبان ،عقل، شرم گاہ (بینی اس کی منفعت) اور قوت جماع زائل ہوگئ مگروہ ہے زندہ۔اس طرح فیصلہ فرمایا کہ اس جانی پر چھودیات واجب ہیں۔(الفروع،العبدیب)
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب میں) اس قتم کی پچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور پچھاس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالی۔

اس مخص کا تھم جس کی عقل (کسی جنابیت کاری کے نتیجہ ہیں) چلی جائے اور پھرلوٹ آئے اور اس صورت کا تھم کہ جب کوئی مخص کسی کو ایک ضربت لگائے تمراس سے دویا دو سے زیادہ بار جنابیت کاری ہو جائے؟

(اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت چیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابوعبیدہ حذاء ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محد با قرعلیدالسلام ہے بوجھا کہ ایک مخص نے ایک دوسرے آ دی کوسر پر خیمہ کا ستون مارا مگروہ چوٹ سرکوشگافت كرتى ہوئى اس كے د ماغ تنك پہنچ تن جس سے اس كى عقل زائل ہوگئى تو؟ فرمایا: اگر وہمصروب ایسا ہے كہ اسے نہ نماز کے اوقات کاشعور ہے اور نہ ہی اس بات کا کہ وہ کہہ کیا رہا ہے اور اس سے کیا کہا جا رہا ہے تو ایک سال تک ا نظار کیا جائے گا۔ پس اگراس دوران اس کی موت داقع ہوگئی تو جنایت کارسے قصاص لیا جائے گا۔اوراگر سال تک نەمرا اور نەبى اس كى عقل واپس لوقى تو ضارب سے بورى ديت دصول كى جائے كى ـ راوى نے عرض كيا كه اگروہ ضربت اس کی ہڈی تک پہنچ جائے تو اس صورت کا کیا تھم ہے؟ فرمایا: اس صورت میں اس نے چوٹ اتو ایک رگائی ہے تکراس سے جنابیتیں دو واقع ہوئی ہیں (ایک زخم اور وہ بھی ہڈی تک) اس لئے میں اس پرسخت جنابیت کی دیت لازم قرار دول گا۔ اور وہ پوری دیت ہے۔ اور اگر وہ دو چوٹیس لگائے اور ان کے نتیجہ میں جنابیتی ہمی دو ہی دا قع ہوں تو میں اس پر دونوں جنا بیوں کی جوسزا ہے وہ لا زم قرار دول گا وہ جوبھی ہومگر بیر کہان میں سے ایک کی وجہ سے مصروب کی موت واقع ہو جائے کہ اس صورت میں دوسری ضرب کونظر انداز کرکے اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر کوئی جانی کیے بعد د گیرے تین ضربات لگائے اور ان کے نتیجہ میں جنایتیں بھی تین واقع ہوں تو میں اس پر نتیوں جنایتوں کی حد جاری کروں گا۔ تمرید کہ اس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں اس سے قلباس لیالائے گا۔ پھرفر مایا: اوراگر کوئی جانی دس ضربات لگائے تکران کے نتیجہ میں جنابیت ایک واقع ہو

تومیں اس براس ایک جنابت کی حد جاری کروں گا جودس ضربات کے نتیجہ میں واقع ہوئی ہے۔

(الفروع، العبديب، الفقيه)

حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو همزه ثمالی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام مجر باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہیں آپ پر قربان ہو جاؤں! آپ اس فخص کے بارے ہیں کیا فرماتے ہیں جس نے خیمہ کا ستون ایک آ دی ہے سر پر مارا جس سے اس کی عقل زائل ہوگئی؟ فرمایا: اس پر پوری دیت واجب ہے۔ عرض کیا کہ بعد ازال وہ فخص دی دن یاس ہے کم ویش دن زندہ رہا اور پھر اس کی عقل لوٹ آئی تو آیا وہ جانی وہ دیت واپس لے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ وہ تو ادا ہو پھی۔ پھرعرض کیا کہ آگر وہ دویا تین ماہ کے بعد مر جائے اور اس کے اولیاء کہیں کہ ہم تو جنایت کار سے قصاص لیس سے (یعنی اسے فٹل کریں سے) تو؟ فرمایا: اگر دہ اسے فٹل کریں سے) تو؟ فرمایا: اگر دہ اسے فٹل کریں ہے) تو؟ فرمایا: اگر دہ اسے فٹل کرنا چاہیں تو پھروہ دیت واپس کرویں۔ اور اگر دہ سال کے بعد مرے تو پھروہ نہ ضارب کوئل کر سکتے ہیں اور نہ ہی وصول کردہ دیت واپس کر سکتے ہیں۔ (المجذیب)

بإب

(الفروع،التهذيب)

۲۔ نیز باننا دخود حسین بن کثیر ہے اور وہ اپنے والد (کثیر) ہے روا بیت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک آدئی کی آئیکو کچھ تکلیف پہنچائی گئی (جس ہے اس کی بینائی کم ہوگئی) گر دہ اپنی جگہ پر قائم تھی تو حضرت امیر علیہ السلام کے حکم ہے (اس کا نقص معلوم کرنے کے لئے بیتہ بیرا ختیار کی گئی کہ) اس کی تندرست آ کھی پر پٹی باندھ دی گئی اور ایک آدئی کو ہاتھ بیس آیک انڈا دے کر اس کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ اور وہ اس آفت زدہ آدئی ہے؟ اور جب وہ کہتا کہ ہاں تو پھر وہ فیض قدرے بیچے ہٹ جاتا (اور پھر پوچھتا کہ کیا تو انڈاد کیے رہا ہے) یہاں تک کہ وہ کہتا کہ اب اسے انڈانظر نہیں آرہا۔ پھر اس جگہ پر نشان لگا دیتا۔ پھر اس کی آفت زدہ آئی ہوڑ دی جاتی اور اس سے بی سوال و جواب کیا جاتا۔ یہاں تک وہ انڈ کے ویڈ دی جاتی اور اس سے بی سوال و جواب کیا جاتا۔ یہاں تک دو انڈ کے کونہ دیکھ سکتا (پھر وہاں نشان لگا جاتا اور) پھر دونوں فاصلوں کو نا پا جاتا تو جس قدر کی واقع ہوئی آئی دیت کی جاتی ہوئی آئی

۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناوخو وسلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بوچھا کہ ایک شخص وجوئ کرتا ہے (کہ کمی شخص کے چوٹ لگانے سے) وہ و کھی نہیں سکتا تو؟ فرمایا: ایک سال تک اسے مہلت دی جائے گی۔ اور اس کے بعد اس سے سم کی جائے گی کہ اسے بچھ نظر نہیں آتا! تب اسے دیت ولوائی جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر اس (دیت ولوائے) کے بعد اسے بچھ نظر آتا! تب اسے دیت ولوائی جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر اس (دیت ولوائے) کے بعد اسے بچھ نظر آتا نے لگ جائے تو؟ فرمایا: بیضدا کا عطیہ ہے جواس نے (از راولطف وکرم) اسے عطافر مایا ہے (جس کی وجہ سے دیت واپس نہیں کی جائے گی)۔ (المتہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قتم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب میں) گزر چکی ہیں اور پچھ اس کے بعد (باب ۱۳ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالی۔

باب

الیں چوٹ کی و بیت جس سے سلسل البول سلسلِ پا خانداورافضا کی شکایت پیدا ہوجائے اور جوکسی

کے پید کواس طرح روندے کہ اس کا پا خانہ نکل جائے اس کی و بیت؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں ہے دو کررات کوتمر دکر کے باقی تیں کہ ترجمہ منہ ہے)۔ (احتر متر جمعنی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود سلیمان بن خالد ہے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت المام جعفر صادق علیہ السلام ہے یوچھا کہ ایک محف نے دوسر سے خص کی سرین کی مدی توڑ دی ہے جس کی وجہ ہے اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نگل جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے افتیار اس کا یاخانہ نگر جاتا ہے) اس کی دبراس کے کنٹرول میں نہیں دبراس سے نوچھا کہ اس کی دبراس سے نوچھا کہ انہاں کا یاخانہ نگل جاتا ہے کا دبراس سے نوچھا کہ ان کی دبراس سے نوچھا کہ ان کی خواند کی دبراس سے نوچھا کہ کی دبراس سے نوچھا کہ کو نوٹر کی دبراس سے نوچھا کہ کی دبراس سے نوچھا

اس میں کامل دیت ہے۔ پھر پوچھا کہ ایک مخص نے ایک لڑی ہے مقاربت کی اور اس کا افضا کر دیا اور اب وہ بچہ جننے کے قابل نیس رہی تو؟ فرمایا: اس میں بھی پوری دیت واجب ہے۔ (الفروع، المفقیہ، العبدیب)

نیز باسنادخود اسحاق بن محمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرمات ہوں کے بورے میں جس کی خصیہ اور دبر کی فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تنے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس محتص کے بارے میں جس کی خصیہ اور دبر کی درمیانی بڑی برکسی نے اس طرح چوٹ لگائی کہ اب اس کا پیٹاب و پاخانہ نیس رکتا۔ بوں فیصلہ فرمایا کہ اس میں بوری دیت واجب قرار دی۔ (ایمنا)

حضرت بیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمارے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمارے روایت کرتے ہیں ان کا بیاں کہ اس کے پیشاب کا سلسلہ خواب ہوگیا تو؟ فرمایا اگر اس کا بیشاب سارا دن یعنی رات تک جاری رہے تو اس پر پوری دیت واجب ہے کرواب بوگیا تو؟ فرمایا اگر اس کا بیشاب سارا دن یعنی رات تک جاری رہے تو اس مورت میں کیونکہ اس نے اس مخص کا روز گار خراب و برباد کر دیا ہے اور اگر دن کے آخرتک جاری رہے تو اس صورت میں پوری دیت لازم ہے۔ اور اگر آ دھے دن تک جاری رہے تو اس پوری ویت کی دو تہائی واجب ہے۔ اور اگر چاہئی جاری رہے تو اس باری رہے تو اس باری رہے تو اس باری رہے تو اس باری رہے تا کہ جاری رہے تو اس باری رہے تا کہ جاری رہے تو اس باری رہے تو کا در اگر آ

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بل ازیں (باب ۱۱٪ دیات الاعضاء میں) اس نتم کی پچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور (باب ۲۰ میں) پیپ کواس طرح روندنے کی دیت کا تذکرہ بھی کیا جاچکا ہے جس سے پاخانہ نکل جائے۔

باب•ا

اگر کسی عورت کواس طرح چوٹ لگائی جائے جس سے اس کا حیض آناختم ہوجائے توقتم سے بعد دیت کا ایک ٹکٹ واجب ہے بشرطیکہ ایک سال کے بعد بھی نہ آئے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مررکو تھوؤ کر باتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنہ)
حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے جعزت امام محمہ باقر
علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک خض نے ایک جوان عورت کے پیپ پر ایسی چوٹ لگائی کہ اس کا رحم
بانجھ ہوگیا۔ اور نظام چیش خراب ہوگیا جبکہ پہلے اس کا بیسلسلہ بالکل درست تھا؟ فرمایا: ایک سال تک انتظار کیا
جائے گا پس اگر اس اثناء میں اس کا نظام تھیک ہوگیا تو فیما ورنہ اس کے قتم کھانے کے بعد اس محف کواس کی دیت
کی ایک تبائی اوا کرنا پڑے گی۔ کیونکہ اس نے اس کے رحم کوخراب کیا ہے اور نظام جیش کوختم کیا ہے۔

(الفروع، العنديب، الفقيه)

بإباا

جب دل کوگھن گرج سے ڈرایا جائے اور وہ اڑ جائے (ہارٹ فیل: ﴿ جائے) اس میں پوری ویت ہے اور جب گرون یا منہ ٹیڑھا ہو جائے تو اس میں بھی پوری ویت ہے۔ (اس ہاب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (اِحقر مترجم عفی عنہ)

حضرت بیخ طوی علیه الرحمه باسنا وخود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیه السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خداصلی الله علیہ وآلہ وہم ہ دل کے بارے ہیں فرمایا کہ جب اے گھن گرج کے ساتھ ڈرایا جائے اور وہ اڑ جائے (بارث افیک ہو جائے) تاریخ بارے ہیں فرمایا کہ اس ہیں ہمی پوری ویت ہے۔ نیز آنخضرت نے گردن (اور چرہ) کے ٹیڑھا ہو جانے کے بارے ہیں فرمایا کہ اس ہیں ہمی پوری دیت ہے۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں دیات الاعصاء (باب۳۱و۱۴ میں)اس تنم کی پچھے حدیثیں گزر چکی ہیں۔ یا ب11

منافع اور اعضاء پر جنابیت کاری کو ثابت کرنے کے لئے کس قدرقسموں کی ضرورت ہے؟ (اس باب میں مرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

ہوئی ہے تو اس کے علاوہ جار آ دمی بھی تشم کھائیں گے (تب 4/8 حصہ دیت ملے می)۔اور اگر پوری بینائی ضائع ہوگئی ہے تو اس کے علاوہ یانچ اور آ دمی بھی قتم کھا کیں گے (تب اسے آئکھ کی پوری دیت ادا کی جائے گی)۔ اور یمی کیفیت دوسرے زخموں میں قسمول کی ہے اور جس محض کی بینائی متاثر ہوئی ہے اگر اس کے ہمراہ اور کوئی مخص قسم کھانے والا نہ ہوتو پھراس مخص پر اتنی تشمیں کھانا واجب ہوں گی مثلاً اگر اس کی بینا کی کا چھٹا حصہ متاثر ہوا ہے تو وہ صرف ایک متم کھائے گا اور اگر ایک ثلث متاثر ہوا ہے تو پھر دوشمیں کھائے گا۔ اور اگر اس سے زیادہ متاثر ہوا ہے تو ای حساب سے زیادہ قشمیں کھائے گا۔ادر قشم اس کی بینائی کی آخری حدید کھائی جائے گی۔اور یہی کیفیت قوبت ساعت کی ہے کہ وہ کس قدرمتاثر ہوئی ہے۔اس کے مطابق قسمیں کھائی اور کھلائی جائین کی اور اس کی ساعت کا اندازه کی چیز کے بجانے ہے لگایا جائے گا۔ (کہوہ کس حد تک سن سکتا ہے؟) پس اگروہ دعویٰ کرے کہ اس کی قوت ساعت بالكل ختم ہوگئى ہے اور انديشہ ہوكہ وہ غلط بيانى سے كام لے رہا ہے تو اس كا انداز ہ يوں لگايا جائے گا کہ جب وہ ممبری نیندسوجائے تو چیخ ماری جائے گی پس اگروہ آ وازس کر جاگ جائے تو اس ہے حاکم اپنے خیال کے مطابق اندازہ لگائے گا۔ اور اگریہ نقص بازو یا ران میں واقع ہوتو اس کا تخیبنہ سیح اور متاثرہ بازواور ران پر دھام کہ باندھنے سے لگایا جائے گا کہ ہاتھ یا یاؤں میں کس قدرنقص واقع ہوا ہے؟ اور اگر پنڈلی یا کلائی میں سمجھ نقص واقع ہوتو اس کا تخمینہ بھی باز و والے طریقۂ کار سے لگایا جائے گا۔اوراس کے مطابق حاکم فیصلہ کرے گا۔ (الفروع،التهذيب،الفقيه)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاس منم کی پچھ صدیثیں اس سے پہلے (باب او ۱ از دیات الاعصاء میں) گزر پچکی ہیں۔ باب ۱۹

اس صورت کا تھم کہ جب سانس میں پچھٹف واقع ہوجائے اور اس کے معلوم کرنے کا طریقۂ کا رُ؟ (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

خفرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے مارہ بیٹا گیا اور اس کے نظام سانس میں نقص واقع ہوگیا! اب اسے کس طرح معلوم کیا جائے گا؟ فرمایا وقت کی گھڑیوں سے! عرض کیا وہ کس طرح؟ فرمایا جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سانس ناک کی وائیس جانب ہوتی ہے۔ اور جب ایک گھنڈ گزر جائے تو پھر بائیں جانب آ جاتی ہے۔ البذائی طرح تمہارے اور اس کے سانس کو دیکھر پید چلے گا کہ اس میں کتنا میں واقع ہوا ہے؟ اور اس حساب سے دیت وصول کی جائے گی۔ (الفروع ، العہدیں)

بإبهاا

اگرانزال نه موتواس میں پوری دیت ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

حضرت بین طوی علیدالرحمد باسنادخود ساعد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب سی مخص کی کمراس طرح توڑ دی جائے کہ اسے انزال ندہوتو اس میں پوری دیت واجب ہے۔

(العبديب)

﴿ شجاح اور جراح کے ابواب ﴿

(اسسلسله مین کل نو (۹) باب بین)

باب ا ان کے اقسام وانواع اور ان کی تفسیر وتشریح۔

(اس باب من صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ پیش فدمت ہے)۔ (احظر مترجم عفی عنه)

حضرت شخ کلینی علید الرحمہ جراحات اور شجاج کی تفییر وتشریح کے حمن میں فرماتے ہیں کہ ان کی پہلی قتم (۱)

خسان صحه ہے اور بیدس ضرب کو کہا جا تا ہے جس سے خراش تو آئے گرخون نہ نظے۔ (۲) دا میدہ: اور یہ اس ضرب کو کہا جا تا ہے جو گوشت کو کاٹ دے۔
ضرب کو کہا جا تا ہے جس سے خون بہنے گئے۔ (۳) جا ضعہ: بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو گوشت کو کاٹ دے۔
(۴) صفلا حمہ: بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو گوشت کو کاٹ کر اس کے اندر بیطی جائے۔ (۵) مسمحات : بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو ہڈی کی کو طاہر کر دی۔ (۲) مساحہ : بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو ہڈی کو طاہر کر دی۔ (۲) مساحہ : بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو ہڈی کو فاہر کر دی۔ (۲) مساحہ د: بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو ہڈی کو اس کے اصلی مقام سے ادھر جا تا ہے جو ہڈی کو تو ہو۔ (۸) مسئولہ د: بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو ہڈی کو اس کے اصلی مقام سے ادھر اُن سے جو ہڈی کو تا ہے۔ (۱۹) جو دماغ تک پہنچ جائے۔ (۱۰) جو انفذ یہ ، بلاقتیہ)
اُدھر نتقل کر دے۔ (۹) اصدی ماصوصہ: بیاس ضرب کو کہا جا تا ہے جو دماغ تک پہنچ جائے۔ (۱۱ مرب کو کہا جا تا ہے جو دماغ تک بلاقتیہ)

باب۲

ان شجاح اور جراحات کی دیات کا بیان مع چند دیگراحکام۔

(اس باب میں کل انتخارہ حدیثیں ہیں جن میں ہے دس مکررات کوقلمز دکر کے باتی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ) استحضرت بینخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا: باضعہ میں (جو گوشت کو کا ہے دے) تین اونٹ واجب ہیں۔(الفقیہ ،التہذیب)

ا- نیز باسناد خودسکونی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے باشمہ میں (جو ہڑی کو تو ڑ
 دے) دس اونٹ واجب قرار دیئے ہیں۔ (ایفنا)

سے حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن فعال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہیں نے کتاب (دیات) حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی ، آپ نے فرمایا: بیرسمج ہے۔ پھر فرمایا: حضرت امر علی رضا علیہ السلام نے تمام رخموں کے بارے میں وہ خواہ سر میں ہوں یا چہرہ پر یا جہم کے دوسرے اعضاء و جوارح پر بھیسے سے وہراء آور عشل ، ہاتھ ، پاؤل اور پھر ان کے کافی نے یا تو ڑے یا ان شی شکاف کرنے اور پھر برتم کی ضربت پرخواہ موضحہ ہو یا دامیہ ، منقلہ ہو یا نا تبداور جس عضو میں ہوفیطے کتے ہیں مشالاً اگر کوئی ہٹری اون خواہ موضحہ ہو یا دامیہ ، منقلہ ہو یا نا تبداور جس عضو میں ہوفیطے کتے ہیں مشالاً اگر کوئی ہٹری اون خواہ اور پھر ان کہ کری اون خواہ موضحہ ہو یا دامیہ ، منقلہ ہو یا نا تبداور جس عضو میں ہوفیطے کتے ہیں مشالاً اگر کوئی ہٹری اون خواہ اون کے کہ کی اور اگر زخم ایسا ہے جس سے ہٹری ظاہر تو ہو جائے اگر کر ہٹری اپنی جگہ ہے کہیں نتعقل نہ ہوتو اس کی دیت اس کے تو ڑ نے والی دیت ہے کیونکہ جو ہٹری تو زی جائے اس کی دیت اس کے تو ڑ نے کی دیت کا نصف ہے اور موضحہ کی دیت اس کے تو ڑ نے کی دیت کا نصف ہے اور موضحہ کی دیت اس کی دیت کا دیواں حصہ بین ایک مور بیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین ایک مور بیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین ایک مور بین کری دیت کا دیواں حصہ بین ایک دیت آدی کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی کی دیت آدی کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی بھر تھی البیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو تو بیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی بیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو بیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو بیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو تو کیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو تو کی دیت کا دیواں حصہ بین آلی دیا ہو تو کیا ہو تو کیا ہو تو کیا ہو تو کیا گیا کے دیا ہو تو کیا ہو تو کیا گیا کیا کو تو کیا گیا کیا کو کیا گوئی کیا کیا کو تو کیا گور کیا ہو تو کیا ہو کیا کیا کیا کو کیا کو کیا کو کیا کیا کو کیا ک

س نیز با سنادخود حلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: موضحہ کی دیت پانچ اونت ہے۔ اور سمحاق کی دیت چار اونٹ ہے، باضعہ کی تین اونٹ ہے، مامومہ کی تینتیس (۳۳۳) اونٹ ہے، جا کفہ کی بھی تینتیس (۳۳۳) اونٹ ہے اور معظلہ کی دیت پندرہ اونٹ ہے۔ (الفروع ،العہذیب)

نیز با سادخود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مامومہ میں پوری دیت کا ایک ٹکث امیس علیہ اللہ علیہ اللہ علیہ میں ایک اونٹ، باضعہ میں دواونٹ قرار (۱۳۳ اونٹ) اورمنظلہ میں بیندرہ اونٹ اورموضحہ میں پانچ اونٹ، دامیہ میں ایک اونٹ، باضعہ میں دواونٹ قرار دیئے اورمتلاحمہ میں تین اونٹوں کا فیصلہ کیا اور سمحات میں جاراونٹوں کا فیصلہ کیا۔ (ایعناً)

۔ حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنادخود ابومریم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ جضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابن حزم کے لئے ایک تحریر کھی تھی تو وہ تحریراس سے لئے آتا کہ میں اسے دیکھوں! ابومریم بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے باس کیا اور وہ تحریر لا یا۔ اور امام کی خدمت میں چیش کی۔ چنانچہ دیکھا کیا کہ اس میں صدقات اور ویات کے ابواب موجود ہیں۔ اور اس میں میں بی

بھی لکھٹا تھا کہ ایک آئکھ کی دیت پچاس اونٹ ہے، جا کفہ کی ایک ٹلٹ (۳۳ اونٹ) اورمنقلہ کی پندرہ اونٹ اور موضحہ کی پارٹج اونٹ ہے۔ (العہدیب)

- ے۔ نیز باسنادخودسکونی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ہاشمہ کی دیت کا فیصلہ دس اونٹ کیا تھا۔ (ایضا)
- ۔ نیز باسنادخود غیاث سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ہزرگواڑ ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دہ تو صرف طبیب (معالج) کی امام علی علیہ السلام سے دوایت کرتے ہیں فرمایا جوضرب سمحات سے کم تر ہے وہ تو صرف طبیب (معالج) کی اجرت ہے۔ (ایسنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے ابواب دیات الاعضاء (باب و بے امیں) ندکورہ بالا دیات کی تغمیل گزر چک ہے اور جو خوڑ اسا اختلاف پایا جاتا کے وہ اس بات پر بنی ہے کہ سر اور چہرہ کا زخم ہاتھوں وغیرہ کے زخموں جیسا نہیں ہوتا (بلکہ اس کی نوعیت قدرے خت ہوتی ہے)۔

بابس

مرداورعورت کے زخمول کی دیت اس وفت تک برابر برابر ہوتی ہے جب تک جان کی دیت کے ایک مکٹ تک نہ بھنچ جائے اس کے بعد مرد کی دیت عورت سے دوگنا ہو جاتی ہے۔ (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

- حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبھیر سے اور وہ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا عورت اور مرد کی زخموں کی دیت اس وقت تک برابر ہوتی ہے جب تک ایک مکث تک نہ کہنچ جائے بس جب اس سے آھے برد مرد کی زخموں کی دیت اس وقت تک برابر ہوتی ہوجاتی ہے۔ (الفروع، العبدیب) اس سے آھے برد صوبائے تو پھرمرد کی دیت عورت سے دوگئی ہوجاتی ہے۔ (الفروع، العبدیب)
- حضرت شیخ طوق علیه الرحمه باسنادخود ابومریم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیه السلام سے روایت کرتے ہیں فر مایا: ہرمعاملہ میں عورت کی دبیت مرد کی دبیت کا نصف ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: بیاس صورت پر محمول ہے کہ جب دیت ایک کمٹ ہے آئے بڑھ جائے۔اس متم کی بچھ حدیثیں ابواب دیات نفس (باب ۴۵ میں) اور ابواب قصاص ظبر فعد (باب امیں) اور یہاں سابقہ باب میں گزر چکی ہیں۔

بابهم

تنھیٹر مارنے کے تاوان کا بیان۔

(اس باب من صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضرہے)۔ (احتر مترجم عنی عنہ)

- حضرت منطح کلینی علیدالرحمه باسنادخود اسحاق بن عمار سے اوروہ حضرت امام جعفر صادق علید السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیرعلید السلام نے اس تھیٹر کا تاوان جس سے چیرہ پر سیاہ نشان پڑجائے چید و بینار مقرر کیا ہے اور اگر سیاہ نشان نہ پڑے بلکہ چیرہ نیلا ہو جائے تو اس کا تاوان تین دینار ہے۔ اور اگر چیرہ صرف سرخ ہو جائے اور نیلا نہ ہوتو اس کا تاوان ڈیڑ دو دینار ہے۔ (الفروع ،الجد یب ،الفقیہ)

بان۵

شجاح لیعنی جوزخم چبرہ اورسر پر گئے اسکی دیت برابر ہے بخلاف بدن کے دوسر سے خون کی دیات کے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک کررکوچھوٹ کر باتی ایک کا ترجہ حاضر ہے)۔ (احظر منز جم عفی عنہ)

ا- حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن صالح توری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا سرکی موضحہ دوایت کرتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا سرکی موضحہ چوٹ چبرہ کی موضحہ چوٹ چبرہ کی ہویا سرکی دیت ہیں ووٹوں برابر ہیں۔ کیونکہ چبرہ می تو سرکا ہی حصہ ہے اور بدن کے دوسرے زخموں کی نوعیت سرکے زخم کی طرح نہیں ہے۔

چبرہ بھی تو سرکا ہی حصہ ہے اور بدن کے دوسرے زخموں کی نوعیت سرکے زخم کی طرح نہیں ہے۔

(الفروع،التهذيب،الفقيه)

مؤلف علام فرمات ہیں کہ قبل ازیں (سابقہ باب میں اور باب از دیات منافع اعصاء میں) اس متم کی سچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب۲

عمدی واراوی زخم کی دیت تب ثابت ہوتی ہے کہ جنب قصاص لیننے کا ارادہ نہ ہوا در دونوں فریق راضی ہوں۔

(اس باب میں کل تین صدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مررکوچھوڑ کر باتی دوکا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
- حعزت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے انگلیوں میں زخم نگانے کی ویت جبکہ زخم پڈی تک پہنچ جائے اس انگلی
کی دیت کا دسوال حصہ مقرر فرمائی جبکہ زخمی قصاص لینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (الفروع ، العبد یب ، الفقیہ)

۹- حفرت شیخ طوی علیدالرحمہ باسنادخود تھم بن عنیہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حفرت امام محمہ باقر علید السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ لل وزخم عمدی وخطائی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: خطا عمد کی ماندندیں ہے کیونکہ لل اگر عمدی ہوتو اس کی سزاقتل ہے اور عمدی زخم کی سزاقتصاص ہے۔ لیکن قبل ہویا زخم اگر وہ خطائی ہوں تو ان میں دیت ہے۔ (قبل یا تصاص نہیں ہے)۔ (المتبذیب، الملقیہ)
 مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس تھم کی مجموعہ شیں اس سے پہلے (باب میں) گزریکی ہیں۔

باب

جس کوزخم لگایا جائے اگر وہ جارح کومعاف کر دے مگر زخم جان کے تلف ہونے پرمنجر ہو جائے تو جانی پر (جان کی) دیت واجب ہے ہاں جومعاف کی گئی تھی وہ واجب نہیں ہے۔ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی حنہ)

ا۔ حضرت بیخ کھیٹی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبصیرے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ سنے اس فحص کے بارے میں جس نے کسی آ دمی کوموضحہ چوٹ لگائی مگرمضروب نے اسے بخش دیالیکن بعد ازاں زخم خراب ہوگیا اور نوبت اس کی موت تک بینج می فرمایا: اس پراس کی جان کی دیت واجب ہے۔ ہاں البتہ موضحہ چوٹ کی دیت واجب ہے۔ ہاں البتہ موضحہ چوٹ کی دیت واجب ہے۔ کوئکہ وہ مضروب نے معاف کر دری تھی۔ مگر اپنی جان (کا اتلاف) تو معاف نہیں کیا تقالہ (الفروع ، العبدیب)

مؤلف علام فرمانت بین کداس فتم کی مجموعدیثین اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزریکی ہیں۔

بات ۸

غلام کی زخم اور چوٹ (شجاج) کی دیت اس کی قیمت کے حساب سے ہے بشرطیکہ وہ آزاد آ دمی کی دیت سے بڑھ نہ جائے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو کررات کو قلمود کر کے باتی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احظر مترجم عفی عد)
ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناوخود عبید بن زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں آپ نے اس محف کے بارے میں جس نے ایک غلام کو موضحہ چوٹ لگائی تھی۔ فرمایا: اس پر اس
(غلام) کی قیمت کے عشر کا نصف (بیسوال حصد) واجب ہے (جوغلام کے آتا کو اداکی جائے گی)۔

(الفروع،التهذيب،الفقيه)

ا- حضرت في طوى عليه الرحمه باسنا وخود ابومريم سه اور ده حضرت امام محمه باقر عليه السلام سه روايت كرت بين فرمايا:

مؤلف علام فرمائے ہیں کہاں سے پہلے (باب۳۲ از قضاص طرف میں)اس فتم کی پچھے صدیثیں گزر چکی ہیں۔ باب ۹

اور جس زخم کے بارے میں کوئی نص موجود ندہواس میں دوعادل کواہوں کا فیصلہ ٹابت ہوگا۔ (اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ صدوق علیه الرحمهٔ باسنادخود عبدالله بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک ہاتھ جب کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پنچاس اونٹ ہے۔ اور اگر ہاتھ پرصرف کچھ زخم لگائے جائیں محر بڑے سے کاٹا نہ جائے تو اس کی دیت کا فیصلہ تبہارے دو عادل گواہ کریں سے (پھر اس آیت کی الگائے جائیں محر بڑے کاٹا نہ جائے تو اس کی دیت کا فیصلہ تبہارے دو عادل گواہ کریں سے (پھر اس آیت کی الاوت کی) ﴿وَمَنْ لَمْ يَهُ حَكُمْ بِنَمَا آنُولَ اللهُ فَاو لَنِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (اور جو الله تعالی سے نازل کردہ تانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافریں)۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ااز دعوائے تل میں) اس تتم کی مجمد میشیں گزر چکی ہیں۔

﴿ عَا قُلْمُ كِ الدِّابِ ﴾

(اس سلسله مین کل پندره (۱۵) باب بین)

بابا

اہل ذمہ (کفار) کی عاقبہ امام علیہ السلام ہوتے ہیں اور غلام کی عاقبہ اس کا آقا ہوتا ہے اور اگر کا فر ذمی کے پاس مال ہوتو پھراس کی جنایت کی دیت اس کے مال سے اوا کی جائے گی۔

. (اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ پیش فدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عند)

حضرت فیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوولا دسے اور وہ حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا الل ذمہ فل کرنے یا زخم لگانے کے جس جرم کا ارتکاب کریں ان کی اپنی کوئی عاقلہ نہیں ہے۔ بلکہ اس ک دیت خود ان کے مال سے وصول کی جائے گی اور جن کے پاس کوئی مال نہ ہوتو ان کی جنایت کی دیت امام اسلمین پرعا کد ہوگی کیونکہ وہ ان کے پاس جزیہ اوا کرتے ہیں۔ جس طرح کہ غلام اپنے آ قاکو ضریبہ اوا کرتا ہے اور بیز فری اور ان بیل سے جواسلام لے آئے وہ آزاد متعور ہوتا ہے۔

(الفروع،العبلايب،الفقيه،العلل)

مؤلف علام فرمات بین کداس منتم کی مجموعدیثین اس سے پہلے (باب ۱۳۹ و ۲۹ از ابواب قصاص میں) گزر چکی بین-

ہاب ا عاقلہ کی تعیین! اور دیت کی ان پر تقسیم اور ریہ کہ وہ کسی بھی جانی کی خطائی جنایت کے تاوان کے ضامن موتے ہیں۔

(ال باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنه)

- حضرت بیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخودسلمہ بن کھیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام کی ضدمت میں ایک ایسے مخص کو لا با گیا جس نے خطاء ایک آ دمی کوئل کیا تھا حضرت امیر علیہ السلام نے اس سے

ا عاقله جانی کے ان قریبی رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے جو کسی کی خطائی جنابیت کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ (احتر مترجم علی عند)

یو جما تیرا قبیلها در تیرے رشنه دا دکون بین؟ اس نے عرض کیا کہ یہاں (کوفہ میں) تو میرا کوئی قبیله اور رشنه دارئیں ہے! آپ نے فرمایا: تو تمس شہر کا رہنے والا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں موسل کا رہنے والا ہوں۔ میں وہیں پیدا ہوا اور وہیں میرا قبیلہ اور رشتہ دار رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر علیہ انسلام نے اس کے بارے میں یو چید مجھ کی اور معلوم ہوا کہ واقعا کوفہ میں اس کا کوئی قبیلہ اور رشتہ دار موجود تیں ہے۔ بعد ازاں آپ نے موسل کے حاکم کواس مضمون کا خطاکھا کہ فلان بن فلان نے جس کا حلیہ یہ ہے غلطی سے ایک مسلمان آ دمی کوفل کیا ہے اور اس نے · بیان کیا ہے کہ وہ موصل کا رہائش ہے اور وہاں اس کے تبیلہ کے آ دی اور رشتہ دار رہی ہیں۔ اور میں اسے اسیخ فلال غلام کے ہمراہ جس کا حلیہ یہ ہے تہارے یاس بھیج رہا ہوں تا کہ جب بیخص اور میرا عطاقہارے یاس پہنچ جائے تو اس کے معاملہ کی مختیق کرو۔اوراس کے رشتہ داروں کو تلاش کرو۔ پس اگر وہ تہمیں مل جائیں تو ان سب کو اسيخ ياس بلواؤ۔ اور پھر ديکھو كه ان ميں سے كتاب الله كے مطابق اس مخص كا وارث كون ہے؟ جس كا كوئى حاجب نہیں ہے۔ تو اس براس کے جرم کی دیت عائد کرو۔ اور پھر تین سال کی مت میں اس سے بالاقساط وصول کرو۔اور اگر اس کا کوئی ایسا رشتہ دار نہ ہوجس کو کتاب اللہ کے مطابق اس کی وراشت ملتی ہے لیکن دوسرے عام پدری و مادری رشته دار بول تو پھراس کے پدری اور مادری رشته دار بالغ مسلمان مردول براس کی دید تقتیم کردو۔ اور تین سال کی مدت میں بالاقساط ان ہے وصول کرو۔ اور اگر اس کا دہاں کوئی پدری، مادری رشتہ وار نہ ہوتو پھر موصل کے ان تمام لوگوں براس کی دیت کوتشیم کر دو جو وہاں پیدا ہوئے ہیں اور وہیں ملے بوسے ہیں۔ مرخیال رکھنا کہ کسی اورکوان میں شامل نہ کرنا اور پھر تین سال کی مدت میں ان سے بیدویت وصول کرنا ہر سال ایک قسط حتی ا كه تنين سال ميں يوري وصول كرو_انشاءالله وراگر وبال موسل ميں اس كا كوئي فليله اور رشته دار نه مواور نه بي بيه موصل کار ہائشی ہواوراس نے بیدوعوی غلط طور پر کیا ہوتو پھراستے میرے غلام فلان بن فلان کے ہمراہ میرے پاس بھیج وے انشاء اللہ۔ پھر میں اس کا سر برست ہوں گا اور میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا تا کہ ایک مسلمان كاخون رائيكان نه بهوجائے _ (الفروع ، النبذيب ، الفقيه)

قبل ازیں ایواب میراث میں اس متم کی کھے حدیثیں گزر چکی ہیں جن میں وارد ہے کہ عورت کے لئے عاقلہ ہیں اور ہے کہ عراث میں اس متم کی کھے حدیثیں گزر چکی ہیں جن میں وارد ہے کہ عورت کے لئے عاقلہ ہیں وارد ہے بلکہ بید چیز صرف مردول کے لئے ہے۔ جیسا کہ ابوجعفر احول کی روایت اور بعض دوسری روا جول میں وارد ہے۔ (الکانی)

Presented by Ziaraat.Com

بابس

عا قلہ عمدی یا شبہہ عمد جنایت کی اور مجرم کے اقرار بیاضلح کی ضامن نہیں ہوتی بلکہ صرف خطاء محض کی ضامن ہوتی ہے۔ ضامن ہوتی ہے۔

(اس ہاب میں کل دوصدیثیں ہیں جن میں ہے ایک مررکوجھوڑ کر ہاتی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)
حضرت شخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبھیر ہے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فر مایا:
عاقلہ عمری جنایت اور کسی کے اقرار یا کسی صلح کرنے کے نتیجہ میں عائد ہونے والے تاوان کی ضامن نہیں ہوتی ہے
(بلکہ محض جنایت خطائی کی ضامن ہوتی ہے)۔ (سمت اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی چھے حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب ہیں) گزر چکی ہیں اور پچھے اس کے بعد (آئندہ باب ہیں) گزر چکی ہیں اور پچھے اس کے بعد (آئندہ باب ہیں) گزر چکی ہیں اور پچھے اس کے بظاہر منافی بھی آئیں گی اور ہم وہیں ان کی توجیہہ بیان کریں سے انشاء اللہ تعالی۔

باب ہم عمدی قاتل کا تھم جبکہ وہ کہیں بھاگ جائے؟

(ال باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک کررکوچھوڑ کر باتی دوکا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عنی عنہ)
حضرت میخ کلینی علیہ الرحمہ باسنا دخود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادتی علیہ السلام سے بچ چھا کہ ایک فضل نے ایک آدمی کوعمرا قتل کیا اور پھر کہیں اس طرح بھا گی گیا کہ اس پر قابو فہر کہیں اس طرح بھا گی گیا کہ اس پر قابو فہریں پایا جاسکا تو؟ فرمایا: اگر اس کا کچھ مال ومنال ہے تو اس سے مقتول کی دیت حاصل کی جائے گی۔ ورنداس کے اقرب فالا قرب رشتہ دار سے وصول کی جائے گی اورا گر اس کا کوئی رشتہ دار بھی نہ ہوتو پھر اس کی طرف سے امام دیت ادا کریں مے تا کہ ایک مسلمان کا خون رائیگان نہ ہو۔ (کتب اربحہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعدازاں (اگر قاتل مل جائے تو) حاکم کوحق حاصل ہے کہ اسے مناسب سزا دے اور اسے قید کرے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بل ازیں سابقہ باب ہیں یہ بات بیان کی جا پھی ہے کہ عاقلہ عمری قبل کی دیت کی ضامن نہیں ہوتی (مگر یہاں اسے ضامن قرار دیا گیا ہے اس لئے) حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ نے اس (عدم ضامن نہیں ہوتی (مگر یہاں اسے ضامن قرار دیا ہے اس لئے) حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ نے اس (عدم ضامن) کواس مخصوص صورت کے علاوہ دوسرے حالات کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے۔

باب۵

عاقلہ پرصرف موضحہ (چوٹ) یا اس سے اوپر والی چوٹوں کی دبیت عائد ہوتی ہے اور سمحاق سے کمتر چوٹوں کا تھم؟ (اس باب میں مرنب ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنہ)

حفرت فیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابو مریم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ عاقلہ پر صرف موضحہ اور اس سے اوپر وائی چوٹوں کی ویت عائدہوگی اور فرمایا: جوسمحات سے کم ترہے اس میں دیت کے سوا (صرف) طبیب کی اجرت لاذم ہے۔ عائدہوگی اور فرمایا: جوسمحات سے کم ترہے اس میں دیت کے سوا (صرف) طبیب کی اجرت لاذم ہے۔

باب۲

جب قبل خطا کا مرتکب دیت اوا کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کا تھم؟ اورجس کی کوئی عاقلہ ند ہوتو اس کی عاقلہ امام ہوتے ہیں اور یہی تھم ملاعنہ کے فرزند کا ہے۔

(اس باب میں مرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسناد خود بوٹس بن عبد الرحمٰن سے اور وہ آیہ سے اور وہ اہامین علیما السلام میں سے
ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا اگر قتل خطا کا مرتکب مقتول کے ورثہ کو دیت اوا کرنے سے پہلے
مرجائے تو اس کے وارثوں پر اس کی اوائیگی واجب ہے۔ اور اگر اس کی کوئی عاقلہ نہ ہوتو پھر حاکم پر بیت المال
سے اس کی اوائیگی لازم ہے۔ (العہدیب)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ دوسرے تھم پر ولالت کرنے والی بعض حدیثیں قبل ازیں (باب میں) گز ، پیکی ہیں۔ ماس کے

> جوکسی کے جرم کا ضامن ہوتا ہے وہی اس شخص کی عاقلہ تصور کیا جائے گا اور اس شخص کا تھم جواسلام لے آئے اور اس کا کوئی مولی نہ ہو؟ (اس باب میں کل دوحدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (اعترمترجم عنی عنہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنادخود محمہ بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علیہ السلام ہے روایت کرتے ہیں فرمایا جو محف سمی قوم کے بال پناہ لے اور وہ اس کی تولیت کا اقرار کرلیں تو اس کی ورافت ان کے لئے ہوگ اور وہ بی اس کی عاقلہ منصور ہوگی۔ (العہذیب)

۲۔ نیز باسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرنے ہیں اور وہ اپنے والد ہزرگوار علیہ السلام سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو مخص اسلام لے آئے اور پھر خلطی علیہ السلام سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو مخص اسلام لے آئے اور پھر خلطی سے کسی آ دمی کوئل کر بیٹھے تو اس کے مقتول کی دیت اس جیسے ان لوگوں پر تقسیم کی جائے گی جو اسلام لا کمیں مگر ان کا کوئل سر پرست نہ ہو۔ (ایعنا)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ ریحکم ضامن جربرہ برمحمول ہے۔ یا پیراس مخص پرجس کی عاقلہ امام ہوتے ہیں۔ اور اس فتم کی پچھ حدیثیں بہاں (باب اوم میں) اوراس سے پہلے باب المیر اٹ میں گزر پکی ہیں۔

بابت۸

اگر کوئی بدوی (ویہاتی) خطاء جرم کا ارتکاب کر لے تواس کی ویت بدویوں پر ہوگی اور کوئی قروی (شہری) ایسا جرم کر ہے تو اس کی دیت شہریوں پر ہوگی۔

(اس باب میں صرف ایک مدیث ہے جس کا ترجمہ ماضرہے)۔ (احتر مترجم عفی عنه)

حضرت بینخ طوی علیدالرحمد با سناوخود تھم بن عتیب سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیدالسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے شمن میں فرمایا: اسے تھم! جب کوئی خطاکسی بدوی سے صادر بوتو اس کی و بت اس کے بدوی اولیاء پر ہوگی اور آگر کوئی قروی (شہری) کوئی خطا کرے (کسی کوئل کرے یا زخم لگائے) تو اس کے بدوی اولیاء پر ہوگی اور آگر کوئی قروی (شہری) کوئی خطائی جرم کی و بت اس کے شہری اولیاء پر واجب ہوگی۔ (المتہد یب، الفقید)

باب

عا قلمصرف اس قبل خطا کی و بہت کی ضامن ہوتی ہے جو بینہ (گواہوں) سے ثابت ہواور اگر قاتل کے اقرار سے ثابت ہوتو پھرخود اس کے مال سے اوا کی جائے گی۔ کے اقرار سے ثابت ہوتو پھرخود اس کے مال سے اوا کی جائے گی۔ (اس باب میں کل دوجو پٹیس ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احتر مترجم عفی عنه)

ا۔ حضرت شیخ طوی علیدانرحمہ باسنادخود زید بن علی سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عاقلہ صرف اس (قمل وغیرہ جرم) کی دیت اوا کرتی ہے جو بیند (دو کواہوں کی کوائی) سے ثابت ہواوراگر خود مجرم کے اقرار سے ثابت ہوتو اس کی دیت اس کے اپنے مال سے اوا کی جائے گی عاقلہ پرندہوگی۔ خود مجرم کے اقرار سے ثابت ہوتو اس کی دیت اس کے اپنے مال سے اوا کی جائے گی عاقلہ پرندہوگی۔

(العبديب،الاستبصار،الفقيه)

ا۔ تیل ازیں باب ۱۱ از وعوائے قل میں ابوم واپشی از حضرت امام جعفرصا دق علیہ السلام کی بیر حدیث گزر چکی ہے کہ سے کسی غلام کا اسپے آتا کے خلاف اقرار کرنا نافذ نہیں ہے۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ باب سوااز دعوائے قبل میں اس متم کی بچھے حدیثیں گزر پھی ہیں۔ باب • ا

اندھے کے عمری اقدام کا تھم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنه)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ با سنا وخود محرطبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اہام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک اندھے محص نے دوسرے کے سرپر کئی سے بھر پور دار کیا جس سے اس کی دونوں آ تکھیں باہر نکل کر اس کے رضاروں پرآ گئیں اور پھر اس معزوب نے جوابی حملہ کرکے ضارب کوئی کر دیا تو؟ فرمایا: دونوں نے (حدو دشریعت) سے تعدّی اور تجاوز کیا ہے گر میں اس قاتل پر (جس پر پہلے حملہ کیا گیا) قصاص لازم نہیں جانبا۔ کیونکہ اس نے اسے اس وقت قبل کیا ہے جبکہ دو اندھا ہو چکا تھا۔ اور اندھے کا عمری اقد ام بھی خطائی سمجھا جانا ہے جس کی دیت اس کی عاقلہ پر لازم ہے جتے وہ تین سال کی مدت میں ادا کریں ہے۔ ہم سال ایک قبط ہاں البتدا گراس اندھے کی کوئی عا قلہ نہ ہوتو پھر دیت اس کے مال سے وصول کی جائے گی گر تین سال میں (بالاقساط) اور بید اندھا اپنی آ تھوں کی دیت اپنے مارنے والے (مقتول) کے وارثوں سے وصول سال میں (بالاقساط) اور بید اندھا اپنی آ تھوں کی دیت اپنے مارنے والے (مقتول) کے وارثوں سے وصول کی حالے گر کرے گا۔ (المتبذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس متم کی پچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳ از دعوائے قبل میں) گزر پچکی ہیں اور ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث کو اس صورت پرمحمول کیا ہے کہ اندھے کا اراد و قبل نہ تھا۔ بلکہ صرف مارنے کا ارادہ تھا۔

بإباا

معتوه (ممعقل)، وبوانه، بچهاور مد بوش کے عمری اقدام کا تھم؟

(ال باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک تمرد کوچھوڑ کر باتی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی ہونہ)

حضرت شیخ طوی علیہ الرحمہ باسنا دخود محمہ بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام معتوہ (میم عقل) کی جنایت کوخواہ عمدی بوتی تھی یا خطائی سبرحال خطائی قرار دیتے

متھے۔ (العبدیب، الفقیہ)

۲- نیز باسنادخودمحمر بن مسلم سے اور دہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا. (نابائغ) بچہ کا عمد وخطا ایک ہی خطا ہی شار ہوتا ہے) (جوعا قلہ ادا کرے گی)۔ (التہذیب)

Presented by Ziaraat.Com

سا۔ نیز باسنادخودسکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق ملیدالسلام سے روایت کرتے ہیں کرآپ نے اس مرداور بچہ سکہ بارسے میں جنوں سند باہم ال کرایک آ وی کول کیا تھا فر بایا: حضرت امیر علیدالسلام کا ارشاد ہے: جب بچہ کا فر بایا تعدید کا است میں جنوں سند باہم ال کرایک آ وی کول کیا تھا فر بایا : حضرت امیر علیدالسلام کا ارشاد ہے: جب بچہ کا فر بائے بالشعہ تک نہ ہے تو بھراس سے دیت لی فد پائے بالشعہ تک نہ ہے تو بھراس سے دیت لی میں جائے گا۔ (الحد یب والاست مارد الفائد)

مؤلف علام فرائے بیں کر معزمت می طوی علیہ الرحمہ سنہ اس (قعاص) کواس باست پرمحول کیا ہے کہ اس کے فساد پھیلا نے کی وجہ سنے آن پر حد جاری کی جاستے کی برقعاص ندہ وگا۔

حضرت فیخ صدوق علید الرحمد باسناد خود اسامیل بن الدنیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علید السام سے روایت کرتے میں فرمایا جناب محد بن الدوکر نے حضرت امیر علید السلام کی خدمت میں علائلما جس میں بیر مسئلہ بوجھا تھا کہ ایک دیا ہے؟ آپ نے نے جواب میں تکھا کہ اس کا عمد اور خطا آیک دی ہے؟ آپ نے نے جواب میں تکھا کہ اس کا عمد اور خطا آیک دی ہے (بعن عاقلہ) (بعن عاقلہ) را بعن عاقلہ) را بعن عاقلہ) را بعن عاقلہ) را بعن عاقلہ) دورہ الله ایک دی دیا اس کی قوم (بعن عاقلہ) (بعن عاقلہ) را بعن عاقلہ)

مؤلف علام فرمائے ہیں کہ اس شم کی بیکو عدیثیں اس سے پہلے متعدد مقامات پر (مثلاً باب ۱۹۹۹ و ۱۹۳۹ و ۱۹۳۹ و ۱۹۳۱ ز ابواسیہ قصاص میں) گزر مکی ہیں اور مدہوش کی جنابت کے تھم پر دنالت کرنے والی عدیثیں موجبات مقانت میں محزر بیکی ہیں۔

باب۱۱ مکاتب غلام کی خطائی جنایت کانتم؟

(اسباب من سرف ایک مدید بعدی از جدمانر ب). (احز مرجم علی منه)

حضرت فی کلینی علید الرحمة باسناد خودعبدالله بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صاوق علید السلام سے روابعت کرتے ہیں کدآ ہے اس فعام مکا تب کے بارے میں جس نے خطاع ایک فیص کوئل کردیا تھا فربایا: اس پر منتول کی اس قدر دیت واجب ہے جس قدر آزاد ہو چکا ہے اور ہا قیما ندواس کے آتا پر ہے اور آگر مکا تب اس کی اوائی اس ماجز ہوتو گھراس کی کوئی عاقلہ تیں ہے۔ (الفروح ،الجد بیب) مؤلف علام فرباتے ہیں کدار میں کی محدود شیں اس سے پہلے (باب ۲ ساز ابواب قصاص میں) کرریکی ہیں۔

بابسا

اس شخص کا تھم جو کسی حاملہ عورت سے زنا کرے اور اس طرح وہ اس کے بچہ کوئل کر دے؟ (اس اب میں کل تمن حدیثیں ہیں جن میں ہے ایک تمررکو چھوڈ کریاتی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم علی عند)

- منتر ت فی میں ان کا بیان ہے دیا کہ بیس ان خود حسین بن مبران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک چور حاملہ عورت کے گھر داخل ہوا اور اس عورت سے زنا کیا جس کے متبر میں اس کے بید بیس موجود بچہ کوئل کر دیا اور عورت نے (مشتعل ہوکر) چور پر حملہ کر کے اسے قبل کر دیا تو؟ منتب من موجود بچہ کوئل کر دیا اور عورت نے (مشتعل ہوکر) چور پر حملہ کر کے اسے قبل کر دیا تو؟ میں من نے فر مایا عورت پر تو بچھ ایس ہے بوا دیرانہ کام کیا ہے) البتہ اس کے بچہ کی دیت مقتول چور کی ما قلہ پر واجب ہے۔ (الفقیہ)
- ۱۔ اس سم کی ایک دوسری روایت جو بروایت محمد بن فضیل حضرت امام موی کاظم علیہ السلام سے مروی ہے اس میں دارد ہے کہ اس مقتول بچہ کی دیت مقتول چور پر واجب ہے (جو اس کے وارثوں سے وصول کی جائے گیا۔ (ایعنا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ آیا اس صورت میں بیل شیبہ بعمد ہے یا قتل خطا ہے اگر مولف علام فرماتے ہیں کہ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ آیا اس صورت میں بیٹی ہے کہ اور اگر قتل خطا ہے (جیسا کہ ظن عالب بہی ہے) تو چم بیا تا کہ براس کی ادائیگی لازم ہوگی۔ پھر عاقلہ پراس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بإبها

' جو محص اینے رشتہ داروں کے جرائم کی دیت ادا کرنے سے اپنی برائت و بیزاری ظاہر کرےاس پروہ تاوان عائد نہیں ہوگا جو بیا قلہ پر عائد ہوتا ہے۔

(ال باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمد حاضر ہے)۔ (احقر متر مجمع فی عند)

دھرت شیخ طوی ملیدالرحمہ باسنادخوداسحاق بن نمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی شخص کوئی جنابیت کرے تو اس سے جگری دوست (حمیم) کوئی سلسلہ میں پکڑا جائے گا؟ فرمایا: گریہ کہ اس نے اس شخص کولوگوں کے سامنے پیش کرے اس کی جنابت کاری اوراس کی وراثت سے اپنی بیزاری ظاہر کرنی ہو۔ (التہذیب)

باب ۱۵

اس ام الولد کنیز کا تھٹم جبکہ وہ اپنے آتا کا کوعمد آیا خطاع تل کرو۔۔؟ (اس باب میں اصرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احتر مترجم عفی عنہ)

حضرت بیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنا دخود وسب بن وسب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اسے وار وہ اللہ بزرگوار سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے ہے کہ جب کوئی ام الولد کنیز اسپیے آتا کو خطاء مل کر وے تو وہ آزاد ہے اور اس پرکوئی وزر و وبال نہیں ہے اور اگر عمد افعل کر دے تو ہو تا داور سے اور اس پرکوئی وزر و وبال نہیں ہے اور اگر عمد افعل کر دے تو بھرقصاص میں قبل کی جائے گی۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہاں سے پہلے (باب میں از ابواب قصاص میں) اس متم کی سچھ حدیثیں گزر پھی ہیں۔

اورای پرآج و ماک الشید ال تحصیل مسائل الشریدی آنیدوی جلد کا ترجمه بنام مسائل الشرید ترجمه و مسائل الشید بخیره و فی است افتقام کو پنچا بهدو الله القدید به مقام برسخم (برطانید).

بمکان جناب الحاج رجب علی میرصاحب آف کالا مجرال ضلع جهام حال وارد برسخم (برطانید).
والمحمد لله او لا و آخر او صلی الله علی خیر خلقه و اشوف بریته سیدنا و نیبا محمد و آله الطیبین الطاهرین و لا سیما امام زماننا و ولی عصرنا صاحب العصر و الزمان عجل الله تعالی فرجه و جعلنا من اعوانه و انصاره والمنتبعین لائاره

قرجه و جعلنا من اعوانه و انصاره والمنتبعین لائاره

آمین یا رب العالمین بجاه النبی و آله المعصومین.
و حم الله من قال آمینا و ذلك فی یوم الاربعاء من السابع و العشرین محرم الحرام ۲ ۲ ۲ ۱ م المصادف للسادس من فروری ۲ ۰ ۰ ۲ و انا الاحقر الجانی محمد حسین البا کستانی

و انا الاحقر الجانی محمد حسین البا کستانی

ثیر تائی: کشوال ۱۳۳۳ الهالمین.